بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ) ’’ایک وقت مقررہ تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔‘‘ (البقرہ 2: آیت 36)

وقت کا بہترین استعمال کیجئے

قرآن وسنت کی روشنی میں

جمع وترتیب : مولانا امان اللہ فیصل ، مولانا مشتاق احمد شاکر و مولانا عمر فاروق حفظہم اللہ تعالیٰ

نظر ثانی : شیخ الحدیث مولانا محمود احمد حسن حفظہ اللہ تعالیٰ و شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد یوسف قصوری حفظہ اللہ تعالیٰ

معاونین : مولانا محمد عمر و سید عبد الودود حفظہما اللہ تعالیٰ

زیر نگرانی : محمد عبید اللہ عبد اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر : الاعلام الاسلامی

کمرہ نمبر 10، دوسری منزل، گلشن ٹیرس (بلڈنگ)، نزد جامع کلاتھ مارکیٹ ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: 32210209 / 32627369

طلب کیجئے............تقسیم کیجئے............ثوابِ دارین حاصل کیجئے

بطورِ صدقۂ جاریہ آپ یہاں ⬆ اپنا یا اپنے مرحومین کا نام لکھ کر یا صرف نیت کر کے تقسیم کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم .... نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

فہرست مضامین

عرض ناشر

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ رب العزّت کے لئے کہ جس نے اکیلے ہی پوری کائنات کو تخلیق فرمایا اور انسان کو اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت دیتے ہوئے اسے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے اصول بھی بتا دیئے۔

درود و سلام نبی مکرم شفیع اعظم حضرت محمد ﷺ پر کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات انسانیت تک اس طرح پہنچائے کہ جس طرح سورج کی روشنی میں ہر چیز واضح نظر آتی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنی زندگی اس طرح گزارے جیسے گزارنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر اتنی زیادہ نعمتیں فرمائی ہیں جن کا شمار ممکن ہی نہیں۔فرمان الٰہی ہے :-

(ترجمہ) ’’اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔‘‘ (ابراہیم **14** : آیت **34**)

مگر ان نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت وقت بھی ہے جو حقیقت میں سرمایہ حیات ہے۔جس کی حفاظت ہر انسان پر لازم ہے، اس کا نقصان اتنا بڑا نقصان ہے کہ جس کی تلافی ممکن نہیں اور اس کا فائدہ اتنا بڑا ہے کہ جس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے وقت کی عظمت واضح کرنے کے لئے ایک سورت (العصر **103**) کی ابتدا ہی وقت کی قسم کھا کر کی ہے اور اہل ایمان کو یہ پیغام دیا ہے کہ وقت کی اہمیت وعظمت کا ادراک کئے بغیر کامیابی اور خوشحال زندگی کا حصول ناممکن ہے۔

آپ ﷺ نے وقت کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا :-’’**2** نعمتیں ایسی ہیں کہ جن سے لوگ پورا فائدہ نہیں اٹھاتے وہ **2** نعمتیں صحت اور فرصت (وقت) ہیں۔‘‘ (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

عقلمند انسان اپنے وقت کا استعمال اس طرح کرتا ہے جیسے ایک بخیل نفیس چیز کا استعمال بڑی سوچ اور سمجھ کے بعد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تو ساتھ ساتھ انہیں یہ بھی بتا دیا کہ ایک مقررہ وقت تک دنیا میں رہنا ہے۔ اس میں یہ اشارہ بھی دے دیا کہ وقت کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر اور صحیح کرنا۔

وقت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ادارہ نے اس اہم ترین موضوع پر قرآن وسنت اور سلف صالحین کے اقوال و اعمال پر مشتمل جواہر پارے اکٹھے کئے ہیں تاکہ صاحب عقل ان سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت کی زندگی خوشگوار اور پرسکون بنا لیں۔

اس کتاب میں وقت کے صحیح استعمال کے لئے بہت سے اصول پیش کئے گئے ہیں ان سے استفادہ کیجئے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کیجئے اور ادارہ اور اس کے تمام معاونین کو اپنی نیک دعاؤں میں ضرور یاد رکھئے۔

دعا ہے اللہ ربّ العزّت اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور ادارہ سے قولی، مالی اور بدنی تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور سب کے لئے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ

فقط: خادم قرآن وحدیث

محمد عبید اللہ عبداللہ

مقدمہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ : اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

سیکنڈ سے منٹ، منٹ سے گھنٹے، گھنٹوں سے دن، دنوں سے ہفتے، ہفتوں سے مہینے، مہینوں سے سال اور سالوں سے صدیاں بنتی ہیں۔صدیاں خیر بھی ہوتی ہیں اور شر بھی۔

بہترین صدی کے لوگ بہترین اور بدترین صدی کے لوگ بدترین مخلوق قرار پاتے ہیں۔جن لوگوں نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا ان کا دور خیر القرون (بہترین دور) کہلایا اور وہ خود خیر البریہ (بہترین مخلوق) قرار پائے اور جن لوگوں نے اپنے وقت کا صحیح استعمال نہیں کیا ان کا دور شر القرون (بدترین دور) کہلایا اور وہ خود شر البریہ (بدترین مخلوق) قرار پائے۔قیامت بھی اس وقت قائم ہوگی جب وقت کا صحیح استعمال کرنے والے لوگ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور وقت کا غلط استعمال کرنے والے لوگ باقی رہ جائیں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:۔''قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔'' (مسلم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

وقت کے صحیح استعمال کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو زمین پر اتارا تو یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لئے زمین ایک مقررہ وقت تک قرار گاہ اور فائدہ اٹھانے کی جگہ ہے۔اس میں یہ اشارہ تھا کہ زندگی کی مدت لامحدود نہیں بلکہ محدود و معین ہے۔جس نے بھی اس مدت کا صحیح استعمال کیا اس نے اپنی دنیا اور آخرت سنوار لی اور جس نے اس کا صحیح استعمال نہ کیا وہ دنیا اور آخرت میں خسارہ پانے والا بنا۔

کارخانہ قدرت میں وقت کے بہترین استعمال کے لئے خالق کائنات نے اپنی تمام قسم کی عبادات کو وقت کے بندھن سے باندھ دیا ہے۔نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر عبادات کی ادائیگی کا ایک وقت مقرر ہے۔

(پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ **2**: آیات **183** تا **184** اور **197**، آل عمران **3**: آیت **148**، النسآء **4**: آیت **103** الانعام **6**: آیت **141**، ہود **11**: آیت **114**، بنی اسرائیل **17**: آیات **78** تا **79** اور الحج **22**: آیت **11**)

وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے ایک رات بھی گزاری جائے تو وہ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ) ''شب قدر (کی عبادت ایک) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔'' (القدر **97**: آیت **3**) اور وقت کا استعمال صحیح نہ ہو تو صدیاں بھی ایک دن یا دن کے کچھ حصہ کے برابر لگتی ہیں۔

فرمان الٰہی ہے: ۔ (ترجمہ) ''وہ (وقت ضائع کرنے والے) کہیں گے دن یا دن کا کچھ حصہ (ہم دنیا میں) رہے ہیں۔'' (المومنون **23**: آیت **113**)

زیر نظر کتاب ''وقت کا بہترین استعمال کیجئے'' جو ایک گائیڈ بک ہے جو میرے ہونہار شاگرد مولانا امان اللہ فیصل، مولانا مشتاق احمد شاکر اور مولانا عمر فاروق حفظہم اللہ نے مرتب کی ہے جسے قرآن و حدیث کے عمدہ اور نایاب موتیوں سے مزین کر دیا ہے۔میرے عزیز از جان دوست اور بھائی محمد عبید اللہ بن عبداللہ حفظہ اللہ نے اپنی نگرانی میں اس کار خیر کو انجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اس کتاب کی تدوین و تالیف میں دامے، درمے، سخنے حصہ لینے والے تمام ساتھیوں کو جزائے خیر اور اجر عظیم سے نوازے اور اسے ان کے لئے ذخیرہ آخرت بناتے ہوئے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

فقط : شیخ القرآن والحدیث مولانا محمود احمد حسن

وقت کی تعریف

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اللہ نے فرمایا : (اے ابلیس) بیشک تجھے مہلت دے دی جاتی ہے۔ مقررہ وقت (قیامت) کے دن تک۔'' (الحجر 15 : آیات 37 تا 38)

❷ ''اور ہم نے کہا : اُتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے لئے دشمن ہو اور ایک وقت مقررہ تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔'' (البقرہ 2 : آیت 36)

❸ ''اور جب کسی نفس (آدمی) کی موت کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا۔'' (المنافقون 63 : آیت 11)

حدیث رسول ﷺ :

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں یہ بات بھی ہے کہ عقلمند کا وقت 4 گھڑیوں میں تقسیم ہو چکا ہے : ① وہ گھڑی جس میں وہ اپنے رب سے سرگوشیاں کرے ② وہ گھڑی جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے ③ وہ گھڑی جس میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر غور و فکر کرے ④ وہ گھڑی جس میں اپنے نفس کی ضروریات پوری کرے مثلاً کھانا، پینا اور دیگر امور۔''

(صحیح ابن حبان۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

ابن اسید کا قول ہے : وقت زمانے کی ایک معروف و مشہور مقدار کا نام ہے۔ یعنی انسان کے دنیا میں زندہ رہنے کے عرصے کو وقت کہا جاتا ہے۔ (لسان العرب)

زندگی کی عمر، انسانی وجود کا میدان، اس کی بقا، نفع حاصل کرنے اور نفع پہنچانے کا سفر وقت کہلاتا ہے۔ وقت ایک مقررہ زمانہ اور طے شدہ مدت ہے۔ یہ زمانے کی وہ مقدار ہے جو انسان کو میسر کی گئی ہے جسے گزارنے کے بعد وہ دار بقا (آخرت کے گھر) کی طرف کوچ کر جاتا ہے۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الاعراف 7 : آیت 34 اور فاطر 35 : آیت 11)

وقت کی اہمیت

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

’’زمانہ (وقت) کی قسم ، بیشک انسان سراسر نقصان میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت بھی کی۔‘‘ (العصر 103 : آیات 1 تا 3)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ مبارکہ میں عصر کے وقت کی قسم کھائی ہے اس لئے کہ اس وقت میں بہت سے عجائبات ہوتے ہیں۔ انسان کے لئے خوشی اور پریشانی، صحت اور بیماری، امیری اور غریبی سب تغیر وقت کے مرہون منت ہیں۔ کوئی بھی چیز اپنی زندگی میں وقت کے برابر نہیں ہے۔ اگر کوئی ایک ہزار سال بھی بے فائدہ چیزوں میں ضائع کر دے اور آخر میں وقت کی اہمیت جان کر توبہ کر لے تو یہ سعادت مندی عمر کے آخری لمحات میں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں لے جانے کا باعث بن جائے گی اور اس کی عمر کا سب سے قیمتی لمحہ توبہ کا وقت ہو گا۔ (التفسیر الکبیر)

وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے، اسی لئے اللہ عزوجل نے اس کی قسم کھائی اور متنبہ کیا کہ رات اور دن فرصت کے لمحات ہیں جنہیں بہت سے انسان فضول کاموں یا باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ قیامت کے دن جب جہنمی مدد کے لئے پکاریں گے تو ان کو وقت ضائع کرنے پر حسرت دلا کر ملامت کی جائے گی اور ان کی جہنم میں کوئی سنوائی نہیں ہو گی۔

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

’’وہاں (جہنم میں) وہ چیخ چیخ کر کہیں گے : اے ہمارے رب، ہمیں (جہنم سے) نکال لیجئے ہم نیک اعمال کریں گے، ان اعمال سے مختلف جو پہلے کیا کرتے تھے۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی لمبی عمر (زندگی) نہیں دی تھی کہ جس میں کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور تمہارے پاس تو ڈرانے والا (رسول) بھی آیا تھا۔ اس لئے اب تم (جہنم کے عذاب کا) مزہ چکھو۔ پس (ایسے) ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہو گا۔‘‘ (فاطر 35 : آیت 37)

وقت انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے ، وقت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی وہ تخلیق ہے جسے اللہ عزّوجل نے تمام مادی مخلوقات سے پہلے وجود عطا فرمایا۔ وقت ایک بے مثال ذریعہ اور وسیلہ ہے جو فوری طور پر گزرنے والی چیز ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ جسے نہ چھوا جا سکتا ہے اور نہ ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مثال برف کی ہے کہ اگر آپ برف کو استعمال نہ کریں اور کچھ وقت کے لئے ہوا میں پڑی رہنے دیں تو وہ پگھل کر ختم ہو جائے گی۔ جس طرح برف پگھل کر ختم ہو جاتی ہے اسی طرح وقت بھی ختم ہو جاتا ہے۔ آپ وقت کو نہ تو پیشگی استعمال کر سکتے ہیں اور نہ ہی اسے پیشگی ضائع کر سکتے ہیں اگر آپ اسے ضائع کریں گے تو تسلسل وقت کے باعث اگلے لمحات آ جائیں گے پھر آپ گزرے ہوئے لمحات کو پکڑ نہیں سکیں گے اور آپ دو اوقات کے درمیان رکاوٹ پیدا کر کے فاصلہ نہیں بنا سکتے اس لئے کہ یہ تسلسل کے ساتھ آ رہا ہے اور تسلسل کے ساتھ جا رہا ہے جس طرح سورج اور چاند کو اپنے امور اور زمین کو اپنی گردش سے روکا نہیں جا سکتا اسی طرح وقت کو اپنے تسلسل سے روکا نہیں جا سکتا۔ وقت ہی انسان کی اصل زندگی ہے۔ جب کسی انسان کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے، جس نے وقت کو ضائع کر دیا اس نے اپنی زندگی کو ضائع کر دیا اور جس نے وقت کو کارگر بنا لیا اس نے اپنی زندگی کو کارگر بنا لیا۔ جو اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتا ہے وہی دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔ وقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے آسانی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر وقت کی قسمیں کھا کر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ بیشک انسان کے پاس سب سے نفیس ترین اور سب سے قیمتی چیز وقت ہی ہے ۔ ہم اپنے عمل اور کوشش سے جو بھی حاصل کرنا چاہیں اس کی کامیابی کا راز وقت کے درست استعمال میں ہی پوشیدہ ہے ۔ وقت کی اہمیت کا اندازہ ہم اس سے لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن کریم کی ایک سورۂ مبارکہ کا نام العصر یعنی زمانہ یا وقت رکھا ہے ۔ وقت کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں دن رات کے مختلف اوقات کی قسم کھائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''رات (کے وقت) کی قسم، جب وہ چھا جائے۔ دن کی قسم، جب وہ روشن ہو۔''

(الیل 92: آیات 1 تا 2)

❷ ''قسم ہے فجر (کے وقت) کی اور (ذوالحجہ کی) 10 راتوں کی۔'' (الفجر 89: آیات 1 تا 2)

❸ ''پس مجھے شفق (شام کی سرخی کے وقت) کی قسم ہے اور رات (کے وقت) کی اور ان چیزوں کی جنہیں وہ جمع کرتی ہے اور چاند کی (قسم) جب وہ پورا ہو جاتا ہے۔''

(الانشقاق 84: آیات 16 تا 18)

سابقہ دور میں ایک دانشور نے اپنے دوستوں سے سوال کیا اس کائنات میں مہنگی ترین چیز کیا ہے؟ کسی نے سونا، کسی نے ہیرے، کسی نے کسی چیز کو، الغرض جتنے منہ اتنی باتیں تھیں، دانشور کو کسی کا بھی جواب درست نہیں لگا تو خود ہی جواب دیا کہ دنیا میں قیمتی ترین چیز وقت ہے۔ دانشور نے درست کہا، واقعی دنیا میں وقت سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہے، انسان دنیا میں ہر طرح کی ترقی کی راہوں پر وقت کے بغیر گامزن نہیں ہو سکتا، اگر آدمی کے پاس وقت نہیں تو وہ ایک سوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا اور اگر وقت ہو اور وہ اپنی کوشش بھی جاری رکھے تو سونے کی کان تک بھی رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ جب انسان دنیا میں وقت کو غنیمت جان کر رضائے الٰہی کے حصول میں لگ جاتا ہے تو وہ جنت کی ہمیشہ کی نعمتوں کا مستحق قرار پاتا ہے، یہی انسان جب وقت کو صرف عیش و عشرت اور بے مقصد باتوں یا کاموں میں ضائع کر دیتا ہے تو جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الضحیٰ 93: آیات 1 تا 2 اور المدثر 74: آیات 33 تا 34)

وقت کی اہمیت کے متعلق اکابرین کے اقوال

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اور آئمہ کبار کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے وقت کی حقیقی معنٰی میں قدر کی، تبھی تو صدیاں گزرنے کے باوجود تاریخ کے اوراق میں آج بھی وہ زندہ ہیں۔ وقت کی اہمیت پر ان عظیم ہستیوں کے چند اقوال ملاحظہ فرمائیے :

❶ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے : اے اللہ، مجھے شدت اور غفلت میں نہ پکڑیئے اور مجھے غافلین (وقت ضائع کرنے والوں) میں سے نہ بنائیے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

❷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے : اے اللہ، ہم آپ سے اپنے اوقات میں برکت کا سوال کرتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

❸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے : (اے لوگو) دن تمہاری زندگیوں کے صحیفے ہیں انہیں نیک اعمال کے ذریعے ہمیشگی بخشو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

❹ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے : مجھے اس فارغ (وقت ضائع کرنے والے) آدمی سے نفرت ہے جسے نہ کسی دنیاوی اور نہ اخروی عمل کی پرواہ (فکر) ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

❺ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے : اے ابن آدم، تو ایام کا مجموعہ ہے، پس جب (تیرا) کوئی دن گزرتا ہے تو تیرا (زمانہ زندگی کا) کچھ حصہ ڈھلتا (کم ہوتا) ہے۔ (بیہقی۔شعب الایمان)

❻ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے : میں نے ایسے نیک لوگوں کو دیکھا جن میں سے ہر ایک اپنی عمر کے ایک ایک لمحے پر درہم و دینار سے زیادہ حریص تھا۔ اگر کوئی اور کام نہ ہوتا تو زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا۔ (الزھد لاحمد بن حنبل)

❼ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : وقت ضائع کرنا موت سے بھی زیادہ سخت اور برا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت سے دور کرتا ہے جبکہ موت تو دنیا اور اہل دنیا سے دور کرتی ہے۔

(جامع العلوم والحکم)

❽ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ روٹی کا چورا بنا کر کھایا کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ بتاتے : چورا بنا کر کھانے سے روٹی کھانے کی نسبت **50** آیات مبارکہ کی تلاوت کرنے جتنا وقت بچتا ہے۔ (صید الخاطر لابن جوزی)

❾ صوفی مجاہد حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بعض لوگ دیر تک بیٹھے رہے تو آپ نے انہیں فرمایا : بے شک سورج پر متعین فرشتہ اس کو چلانے سے سست نہیں پڑا (کہ اس نے سورج کو روک دیا ہو یا آہستہ کر دیا ہو) تمہارا کب تک اٹھنے کا ارادہ ہے؟ (صید الخاطر لابن جوزی)

⑩ مشہور محدث امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنے والد سے مختصر وقت میں بہت علم حاصل کیا ہے۔ اتنے مختصر وقت میں یہ کیسے ممکن ہوا؟ امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: اکثر اوقات ایسے ہوتا تھا کہ میرے والد کھانا کھا رہے ہوتے تو میں ان کے سامنے قرأت کرتا، وہ کہیں آ جا رہے ہوتے تب بھی میں ان کے سامنے قرأت کرتا اور جب وہ کسی کام کے لئے گھر میں داخل ہوتے تو تب بھی میں انکے سامنے قرأت کرتا (اگر کوئی غلطی ہوتی تو میرے والد محترم اسے درست کر دیتے تھے)۔ (ابن عساکر)

⑪ امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے وقت کا بہترین استعمال کیا جس کا پھل اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ عطا کیا کہ انہوں نے **9** جلدوں پر مشتمل کتاب ''الجرح والتعدیل'' تصنیف کر دی، **10** جلدوں پر مشتمل تفسیر قرآن تصنیف فرمائی اور ایک ہزار اجزاء پر مشتمل ''کتاب السند'' تالیف کی۔

⑫ معروف مفسر اور مؤرخ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ فرمایا کرتے تھے: وقت وہ قیمتی چیز ہے جس کی حفاظت کا تمہیں ذمہ دار بنایا گیا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ نہایت آسانی سے ضائع ہو رہا ہے۔ (شذرات الذہب لابن عماد حنبلی)

⑬ امام ابن جوزی کے نواسے شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے نانا جان کے احوال ان ہی کی زبانی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ان **2** انگلیوں سے **2** ہزار جلدیں لکھی ہیں، میرے ہاتھوں پر ایک لاکھ افراد نے توبہ کی ہے اور **20** ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے۔ آگے وہ اپنے نانا امام ابن جوزی کا معمول نقل کرتے ہیں کہ آپ ہر ہفتہ قرآن مکمل کرتے تھے اور جمعہ یا کسی اور مجلس میں جانے کے علاوہ گھر سے نہیں نکلتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء للذہبی)

⑭ وقت کو بہترین استعمال کرنے کا نتیجہ تھا کہ امام ابن جوزی نے تفسیر، حدیث، تاریخ اور دیگر علوم پر بہت سی کتب تصنیف کیں۔

⑮ بے مثال التفسیر الکبیر کے مصنف امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کس قدر وقت کا خیال رکھا۔ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم کھانا کھاتے ہوئے علمی مشغلہ ترک کرنے کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے کیونکہ وقت اور زمانہ بڑا نادر سرمایہ ہے۔ (عیون الانباء، طبقات الاطباء)

سلف صالحین کے چند احوال اس لئے درج کئے کہ ان کو پڑھنے سے انسان کے اندر آگے بڑھنے اور کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان ان نیک، پرہیزگار اور علم دوست حضرات کی زندگیوں کا مطالعہ کرتا ہے کہ انہوں نے اپنی اس مختصر اور فانی زندگیوں میں عبادت، ریاضت، مجاہدہ اور علم میں ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو ہر آنے والے انسان کے لئے نمونہ ہیں تو ہر قلب سلیم کے حامل شخص کا بے اختیار ان کی پیروی کرنے کو دل چاہتا ہے۔ سلف صالحین کا طریقہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ انہوں نے وقت کی قدر کی، ہر لمحہ اور ہر ساعت کا صحیح اور عمدہ استعمال کیا۔ ان کے احوال کا مطالعہ ہمارے لئے وقت کو بہترین استعمال میں لانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیجئے بعثت کے بعد اپنی **23** سالہ حیات مبارکہ میں آپ ﷺ نے پورے عرب کو ایک اللہ عزّوجل کے سامنے جھکنے والا بنا دیا اور عالم میں اسلام کا پیغام پہنچا دیا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے احوال پڑھیں کہ جہاں انہوں نے مختصر سے وقت میں نبوت کے دعویٰ داروں کے فتنے، دین اسلام سے ارتداد، زکوٰۃ کا انکار اور خوارج کے فتنوں کا قلع قمع کیا وہاں انہوں نے تدوین قرآن، علم و ہنر، معیشت کی مضبوطی اور تقویٰ و طہارت پر گامزن معاشرہ کی تربیت کرنے کے ساتھ ساتھ عسکری حوالے سے اسلامی سرحدوں کو یورپ، افریقہ اور ایشیا وغیرہ کے برّاعظموں میں دور دور تک پھیلا دیا۔ پھر آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے تربیت یافتہ تابعین، تبع تابعین، محدّثین مفسرین، فقہا، مجتہدین اور متقین کے حالات کا مشاہدہ کریں۔ ان میں سے بعض عبادت و ریاضت کے اس قدر دلدادہ تھے کہ رات کو اکثر روتے ہوئے نوافل اور تلاوت قرآن میں بسر کر دیتے تھے۔ ان میں سے بعض علم و ہنر میں اس قدر آگے بڑھے کہ انہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، قانون، ادب اور مختلف علوم وفنون پر بیسیوں کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔

وقت ایک نعمت عظمیٰ ہے اس کی قدر کیجئے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

1 ”اور (اے نبی ﷺ کفار کو وہ دن یاد دلائیے) جس دن اللہ انہیں (اپنے حضور) جمع

کرے گا (تو ان کو ایسا معلوم ہو گا) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی ٹھہرے تھے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ یقیناً وہ لوگ خسارہ میں پڑے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور سیدھی راہ کو نہیں اپنایا تھا۔'' (یونس 10 : آیت 45)

❷ ''پھر اس (قیامت کے) دن تم سے ضرور نعمتوں کے متعلق سوال ہو گا۔''

(التکاثر 102 : آیت 8)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''2 نعمتیں ایسی ہیں جن کے متعلق لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں : ① صحت ② فراغت۔''

(بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ''اگر قیامت قائم ہوجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا سا پودا ہو تو اگر وہ اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ (وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے) حساب کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے اسے لگا لے گا تو اسے ضرور لگانا چاہیئے۔'' (مسند احمد۔عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اندازہ کیجئے کہ آپ ﷺ نے کتنے بلیغ انداز میں اپنے پیروکاروں کو وقت کی اہمیت اور اعمال صالحہ کا احساس دلایا ہے کہ اگر قیامت قائم ہو جائے اور اس نفسا نفسی کے عالم میں بھی کوئی ذرا بھر نیکی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس میں بھی وقت ضائع کرتے ہوئے غفلت کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ فوراً نیکی کر لے ﴾

❸ ''اولاد آدم پر ہر نیا آنے والا دن (اسے مخاطب ہوکر) کہتا ہے : اے ابن آدم، میں نئی مخلوق ہوں، میں کل (یوم قیامت) تمہارے عمل کی گواہی دوں گا پس تم مجھ میں عمل خیر کرنا کہ میں کل تمہارے حق میں اسی کی گواہی دوں، اگر میں گزر گیا تو پھر تم مجھے کبھی بھی پا نہیں سکو گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : اسی طرح کے کلمات رات بھی دہراتی ہے۔''

(حلیۃ الاولیاء۔عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : آپ ﷺ کے واضح فرامین جاننے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان غفلت کا مظاہرہ کرے اور اپنے دن و رات کو کھیل کود، فضول گپ شپ، کھانے پینے، ہوٹلنگ، سیر و سیاحت

گھومنے پھرنے اور سونے میں گزار دے تو اس پر سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ﷺ

وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جو کسی سے نہ چھینی جا سکتی ہے اور نہ ہی چرائی، نہ خریدی اور نہ ہی بیچی جا سکتی ہے۔ یہ ایک سیال دولت اور ایک ایسا دریا ہے جو ہر وقت رواں دواں ہے جس کی حرکت میں کبھی کمی نہیں آتی۔ جو اس کی قدر اور اہمیت کو جان لیتے ہیں وہ اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور جو ناقدری کرتے ہیں حسرت اور ناامیدی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ وقت کا ضیاع موت سے بھی زیادہ سخت اور خطرناک ہے اس لئے کہ اس کا ضائع کرنا اللہ تعالیٰ کے آخرت والے گھر (جنت) سے ہمیشہ ہمیشہ دور کر دیتا ہے۔ موت تو صرف اہل دنیا سے جدا کرتی ہے اور وقت کا ضیاع جنت کی ہمیشہ کی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔ وقت کی قدر کیجئے اس لئے کہ گزرا ہوا وقت قبر میں پڑے ہوئے مردے کی طرح ہے جس طرح مردے کو کبھی رو کر زندہ نہیں کیا جا سکتا اسی طرح ضائع کئے ہوئے وقت کو کبھی واپس نہیں لوٹایا جا سکتا۔ وقت اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جو کسی خاص انسان کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے یکساں ہے، اس میں کسی خاندان، طبقے، ذات پات، قوم، مرتبہ رنگ ونسل، ملک وشہر، دولت مند اور فقیر کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ سب کے لئے یہ نعمت یکساں ہے۔ جو لوگ اس نعمت سے صحیح طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں وہ ہر جگہ اور منزل پر کامیاب ہو جاتے ہیں اور جو ان کا صحیح استعمال نہیں کر پاتے ان کی اور عام حیوان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ وقت کی قدر کرنے والا انسان مہذب اور مکرم ہو کر فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر اشرف المخلوق کا لقب پاتا ہے۔ جبکہ اسے ضائع کرنے والا انتہائی نچلے طبقے میں چلا جاتا ہے اور جانوروں سے بھی بدتر مخلوق کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو جسمانی صحت اور فراغت اوقات کی نعمتوں سے نوازتا ہے تو اکثر سمجھتے ہیں کہ یہ نعمتیں ہمیشہ رہنی ہیں اور ان کو کبھی زوال نہیں آنا حالانکہ یہ صرف شیطانی وسوسہ ہے۔ جو رب کائنات ان عظیم نعمتوں سے نوازنے والا ہے وہ ان کو کسی وقت بھی چھین سکتا ہے لہٰذا انسان کو ان عظیم نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے انہیں بہتر استعمال میں لانا چاہیئے۔ موجودہ دور میں نوخیز بچے اور نوجوان

لڑکے کھیل کود اور عیش و عشرت میں بہت قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کی حالت زار بھی بہت افسوسناک ہے، وہاں دینی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے بچے شتر بے مہار بن جاتے ہیں ، جس کے نتیجہ میں نوجوان نسل میں بے راہ روی فروغ پاتی ہے، پھر یہی نوجوان تعلیمی اداروں سے نکلنے کے بعد لٹیروں کا ایک اچھا خاصا گروپ تیار ہوجاتا ہے، جن کے ہاں گن پوائنٹ پر لوگوں کا مال چھیننا ، بے قصور لوگوں کی جانیں ضائع کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا، یہ تمام تر خرابیاں وقت ضائع کرنے کے نتیجہ میں وجود میں آتیں ہیں۔ اب تو وقت ضائع کرنا اور آسان ہوگیا کہ انٹرنیٹ پر وقت ضائع کیا جاتا ہے، اگر گھر میں انٹرنیٹ نہیں ہے تو کیمرے والا موبائل تو ہر آدمی کے پاس موجود ہوتا ہے، جس میں بے حیائی کا اچھا خاصا سامان محفوظ کرنا اور اس سے لطف اندوز ہونا بالکل آسان اور سستا بنا دیا گیا ہے۔ بڑے لوگ بھی بچوں کی طرح موبائل سے کھیلتے نظر آتے ہیں۔ الغرض وقت ضائع کرنے کے مواقع ہر انسان کے پاس موجود ہیں۔ جس کو بھی دیکھو موبائل ہاتھ میں لئے میسج (پیغام) لکھنے یا پڑھنے میں مصروف ہے، یہاں تک کہ کھانا سامنے رکھا ہوا ہو اور معزز لوگ بیٹھے ہوں تو بھی لا پروا ہو کر دھڑا دھڑ میسجز کے تبادلوں میں مصروف رہتے ہیں اور اب تو بعض لوگوں نے اپنی تجارت بڑھانے اور محض سرمایہ کی حرص وہوس میں الٹی سیدھی باتوں اور لطیفوں پر مشتمل رسائل سے بازار بھر دیئے ہیں، جس کی وجہ سے جو لوگ موبائل پر میسج لکھنا نہیں جانتے تھے، وہ بھی اب آسانی سے اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ اس موذی مرض میں عام لوگ تو درکنار اچھا خاصا دیندار طبقہ بھی مبتلا ہے، اچھے خاصے پڑھے لکھے دیندار لوگ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اذکار مسنونہ کے بجائے جیب سے موبائل نکال کر میسج پڑھنے یا لکھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایک عظیم اجر سے محروم ہو جاتے ہیں اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ طلبہ کی اچھی خاصی تعداد اس کو معمولات کا حصہ سمجھتی ہے جبکہ اس میں وقت اور سرمایہ کی بربادی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا، حالانکہ دیندار یہ تو جانتے ہیں کہ زندگی کا حساب دینا ہے، اسراف کسی بھی چیز میں ہو ، وہ مذموم اور اللہ تعالیٰ کو

ناپسند ہے، ان جدید آلات میں ہمارے قیمتی وقت کے ضیاع کے ساتھ مال ودولت کا بے جا استعمال اور ضیاع بھی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرض سے بچائے اور وقت کی قدر دانی نصیب فرمائے۔ دنیا کی زندگی اور اس کا مال و اسباب عارضی اور فانی ہے۔ ہر نفس نے یہاں اپنی مقررہ مدت گزارنے کے بعد دارآخرت کو کوچ کرنا ہے جو مستقل اور ہمیشہ کا ٹھکانا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ موت برحق ہے۔ اس عقیدہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھی ہم اس دنیا میں غفلت کی زندگی گزاریں تو نہایت تعجب کی بات ہے۔ یاد رکھیں کہ زندگی کی صورت میں جو وقت ہم گزار رہے ہیں اس کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے، گزرے ہوئے وقت کے ایک ایک لمحہ کا آخرت میں حساب بھی دینا ہوگا۔ وقت ایک ایسی چیز ہے جسے آپ کسی بھی کرنسی کے عوض خرید نہیں سکتے۔ یہ انسان کا ایسا محفوظ سرمایہ ہے جو اس کو دنیا اور آخرت میں نفع دیتا ہے۔ دنیا میں انسان اگر کسی قیمتی چیز کو کھو دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ چیز شاید اسے پھر کبھی مل جائے اور بسا اوقات اسے مل بھی جاتی ہے لیکن وقت ایسی چیز ہے جو ایک بار گزر جائے تو پھر اس کے واپس آنے کی ہرگز امید نہیں کی جاسکتی کیونکہ گزرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ بحیثیت مسلمان ہمیں باقی مذاہب کے ماننے والوں سے بڑھ کر وقت کی قدر کرنی چاہئے۔ اگر ہم اس زندگی میں اپنے وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے بھلائی، خیر اور نیکی کے بیج بونے میں صرف کریں گے تو کل قیامت کے دن ہمیں فلاح ونجات کا ثمر ملے گا۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الحاقہ 69 : آیت 24 ، فاطر 35 : آیت 37)

وقت اور دولت میں فرق

وقت اور دولت کی مثال ایسی ہے کہ ایک ہی سائز کی 2 ٹنکیاں پانی سے بھری ہوئی ہوں ایک ٹنکی میں ٹونٹی لگی ہوئی ہو جسے کھول کر حسب ضرورت پانی استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ دوسری ٹنکی میں ٹونٹی کے بجائے ایک سوراخ ہو جسے بند کرنا بھی ممکن نہ ہو اگر یہ دونوں ٹنکیاں استعمال کے لئے دی جائیں تو عقلمند انسان پہلے سوراخ والی ٹنکی کے پانی کو استعمال کرے گا تاکہ اس پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکے اور ٹونٹی لگی ہوئی ٹنکی کو بعد میں بوقت

ضرورت استعمال میں لائے گا۔ دولت کی مثال پہلی ٹنکی کی ہے جسے ٹونٹی لگی ہوئی ہے اور اس کے پانی کو بقدر ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ وقت کی مثال دوسری ٹنکی ہے کہ جس کے پانی کے ضائع ہونے کا بہت خطرہ ہے اسے فوری استعمال کرنا ضروری ہے۔ جس طرح دوسری ٹنکی کا پانی روکنا انسان کے اختیار میں نہیں اسی طرح وقت بھی انسان کے اختیار میں نہیں اس کا ہر لمحہ بڑی تیزی سے گزر رہا ہے اسے صحیح استعمال میں لا کر ضائع ہونے سے بچانا ہی عقلمندی ہے۔

وقت کی چند خصوصیات

وقت کی چند خصوصیات جنہیں جاننے سے وقت سے فائدہ حاصل کرنے کی رغبت اور دل میں زیادہ تڑپ اور شوق پیدا ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں :

① تیزی سے گزرنا :

وقت بڑی تیزی کے ساتھ گزر جاتا ہے ۔ یہ ایک تند و تیز ہوا کی مانند ہے جو بادل کی طرح تیزی کے ساتھ گزر جاتا ہے ۔ کبھی یہ خوشی کے ساتھ گزرتا ہے تو کبھی غمی کے ساتھ ۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

”جس دن وہ (کفار) اسے (قیامت کو) دیکھیں گے تو یہ سمجھیں گے وہ دنیا میں صرف ایک شام یا صرف ایک صبح ہی رہے تھے۔“ (النّٰزعٰت 79 : آیت 46)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ”قیامت کے قریب زمانہ (وقت) بہت قریب ہو جائے (جلدی گزرے) گا۔“

(بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : زمانہ قریب ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت سے برکت ختم ہو جائے گی وقت اتنی تیزی سے گزرے گا کہ صبح و شام ہونے کا پتہ ہی نہیں چلے گا ﴿

❷ ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک وقت قریب نہ ہو جائے (دن رات چھوٹے نہ ہو جائیں) سال ایک مہینہ کے برابر، مہینہ ایک ہفتہ کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر، دن ایک گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کے برابر۔“ (ترمذی۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

یہ حقیقت ہے کہ وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے وقت خواہ خوشی کا ہو یا غمی کا، اچھے حالات ہوں یا برے مگر یہ آندھی اور آسمانی بجلی کی طرح کسی چیز کا لحاظ کئے بغیر تیزی سے گزر جاتا ہے البتہ پریشانی کے دن کچھ آرام سے گزرتے محسوس ہوتے ہیں۔ وقت کی تیزی کا اندازہ لگانے کے لئے آپ کچھ دیر کے لئے اپنی گھڑی میں سیکنڈ کی سوئی کو حرکت کرتے ہوئے دیکھیں اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ وقت کتنی تیزی سے گزرتا ہے۔ ایک سیکنڈ میں روشنی ایک لاکھ **86** ہزار میل کا سفر طے کرتی ہے۔ دنیا میں اور بھی بہت سی چیزیں ہوسکتی ہیں جو اس سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوسکتی ہوں اس لئے اپنے وقت کی قدر کیجئے وگرنہ یہ تیزی سے گزر جائے گا اور پھر پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

② تنگی :

انسان دنیا میں چاہے جتنی زیادہ عمر گزار لے پھر بھی اسے اپنی عمر بہت کم محسوس ہو گی۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

”جس دن یہ (کفار) اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے تو انہیں یوں معلوم ہو گا کہ جیسے وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے۔“

(الاحقاف **46**: آیت **35**)

حدیث رسول ﷺ :

”میری امت (کے اکثر افراد) کی عمریں **60** سال سے **70** سال کے درمیان ہوں گی اور بہت ہی کم ایسے لوگ ہوں گے جو اس سے زیادہ عمر پائیں۔“ (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

امت محمدیہ ﷺ سے پہلی امتیں اور ان کے انبیاء علیہم السلام عرصہ دراز تک دنیا میں زندہ رہے مثلاً اقوام حضرت نوح علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، ہزاروں سال زندہ رہیں مگر ان سے بھی جب پوچھا جاتا کہ دنیا کو کیسا پایا تو آگے سے جواب یہی ہوتا کہ دنیا ایک ایسا گھر ہے جس کے دو دروازے ہیں ایک دروازے سے آدمی داخل ہوتا ہے اور دوسرے سے نکلتا ہے۔ (الوقت فی حیاۃ المسلم)

3 واپس نہ لوٹنا :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ہے جو انہوں نے اعمال کئے وہ ان کے لئے ہیں اور جو تم عمل کرو گے وہ تمہارے لئے ہیں اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔'' (البقرہ 2: آیت 134)

گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں پلٹتا اور اس کا متبادل بھی تلاش کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ دنیا کی کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو وقت کو واپس لوٹا سکے۔ بڑھاپے میں بہت سے لوگ جوانی کا وقت لوٹنے کی تمنا کرتے ہیں مگر ان کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوتی۔ آپ کا وقت وہی ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ گزرے ہوئے وقت پر حسرت وندامت کے آنسو بہانا حماقت ہے۔

وقت سے بھرپور فائدہ حاصل کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1 ''لہٰذا جب آپ فارغ ہو جائیں تو (عبادت میں) محنت کیجئے اور اپنے پروردگار ہی کی طرف رغبت کیجئے۔'' (الم نشرح 94: آیات 7 تا 8)

2 ''اس (اللہ) نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے اعمال کرتا ہے۔'' (الملک 67: آیت 2)

3 ''آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح پڑھئے جو بڑی عظمت والا ہے۔'' (الحاقہ 69: آیت 52)

احادیث رسول ﷺ :

1 ''کسی بھی انسان کے اچھا مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے (یعنی اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے اسے اچھے کاموں میں صرف کرے)۔''

(ترمذی۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

2 ''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان (آخرت کے ترازو) میں بھاری اور رحمان کو بہت ہی پیارے ہیں :

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

(ترجمہ) ''اللہ پاک ہے اور ہم اسی کی تعریف بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ عظمت والے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

3 ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں۔'' (مسلم۔عن ابی مالک رضی اللہ عنہ)

4 ''قیامت کے دن کوئی بھی انسان اپنی جگہ سے نہیں ہل سکے گا یہاں تک کہ 5 چیزوں کے بارے میں سوالوں کے جوابات نہ دیدے : 1 اپنی عمر کے بارے میں کہ کس طرح گزاری؟ 2 جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں ختم کیا؟ 3 مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا 4 مال کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کیا؟ 5 علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا؟'' (ترمذی۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

ہر گم ہونے والی چیز واپس ملنے کا امکان ہوتا ہے مگر وقت ایسی چیز ہے کہ اگر یہ ضائع ہو جائے تو اسے واپس نہیں لوٹایا جا سکتا۔ اس اعتبار سے وقت دنیا کی سب سے قیمتی چیز ٹھہرا۔ عقل مند انسان اپنے اوقات کا استعمال اس کنجوس آدمی کی طرح کرتا ہے جو اپنی عمدہ ترین چیز کا استعمال بڑی احتیاط سے اس طرح کرتا ہے کہ اس میں سے تھوڑی سی چیز بھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ آپ بھی اپنے وقت کا صحیح استعمال کر کے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیے اور اسے دین و دنیا کے خیر کے کاموں میں استعمال کر کے اپنی دنیا بھی سنواریئے اور آخرت میں بھی کامیابی پایئے۔ وقت کو وہاں خرچ کیجئے جہاں سعادت اور خوشحالی نصیب ہو۔ کسی بھی انسان کے اچھا بننے کی پہچان یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع نہ کرے۔ ایک مسلمان کی سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے وقت کی اپنے مال سے بھی زیادہ قدر کرے۔ وقت کو فضول کاموں میں خرچ کرنے والے درحقیقت خودکشی کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پُر لطف وقت گزار رہے ہیں۔ یہ لوگ دراصل اپنی زندگی کو بے مقصد گزار رہے ہوتے ہیں۔ اس حالت میں وہ اپنے آپ کو ختم کر رہے ہوتے ہیں۔

وقت ہی زندگی ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''پس تم اللہ کی تسبیح (پاکی بیان) کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور آسمان و زمین میں تمام تعریفوں کے لائق صرف وہی ہے اور اس کی پاکی بیان کرو سہ پہر اور دوپہر کے وقت بھی۔'' (الروم 30 : آیات 17 تا 18)

حدیث رسول ﷺ :

''بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔'' (ترمذی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

وقت ہی دراصل زندگی ہے، وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔سونے کو کھونے کے بعد پھر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور گمشدہ سونے سے کئی گنا زیادہ آپ دوبارہ پا لیتے ہیں لیکن گزرے ہوئے وقت کو آپ دوبارہ واپس نہیں لوٹا سکتے۔ اس دنیا میں کوئی چیز وقت سے زیادہ قیمتی نہیں ہے اس وقت کو صحیح استعمال کرتے ہوئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیے۔ اس سے آپ کے دل کو سکون بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر دنیا اور آخرت میں اس کا بہترین بدلہ ثواب کی صورت میں عطا فرمائیں گے۔

وقت کی حفاظت کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''زمانہ (وقت) کی قسم، بے شک انسان سراسر نقصان میں ہے۔'' (العصر 103 : آیات 1 تا 2)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن سے لوگ پورا فائدہ نہیں اٹھاتے اور وہ یہ ہیں : ① صحت ② فرصت (وقت)۔'' (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

❷ '' ہر چیز کی صفائی ہوتی ہے اور روح کی صفائی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور ذکر اللہ سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے زیادہ بچانے والی نہیں۔'' (الدعوات الکبیر للبیہقی)

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں ایک بڑی نعمت وقت ہے جس سے فائدہ اٹھانا بہت ضروری ہے۔ وقت کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قسمیں کھائی ہیں۔ وقت کی حفاظت نہ کرنے والا انسان ساری زندگی پریشان رہتا ہے اسے سوائے حسرت و محرومی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اس لئے وقت اور صحت دونوں سے فائدہ اٹھایئے۔ عام طور پر انسانی صحت کا دارومدار غذا پر ہوتا ہے اگر غذا اچھی ہو جسم بھی اچھا ہو گا۔ انسان کا وجود **2** چیزوں کا مرکب ہے ایک روح اور دوسرا جسم۔ روح جسم سے بھی زیادہ اہم ہے اس لئے کہ جب روح نکل جاتی ہے تو جسم بے کار ہو جاتا ہے۔ جسم اور کپڑوں کی طرح روح کی روزانہ صفائی انتہائی ضروری ہے۔ اگر ہم اپنے کپڑے اور جسم چند ماہ صاف نہ کریں تو بدبو آنا شروع ہو جاتی ہے یہی حال روح کا بھی ہے، مثلاً کوئی آدمی گھوڑے کو روزانہ خوب اچھی خوراک دے اور خود بہت کم کھائے اور اس پر سواری بھی کرے نتیجہ یہ ہو گا کہ گھوڑا تو خوب بھاگے گا لیکن سوار کمزوری کی وجہ سے گر کر زخمی ہو جائے گا اس لئے کہ گھوڑا خوب موٹا تازہ اور یہ خود کمزور ہو گا۔

روح بیمار ہونے کی علامات یہ ہیں :

اعمال صالحہ میں دلچسپی کم ہونا مثلاً وضو اچھی طرح نہ کرنا، نماز وقت پر نہ پڑھنا، گناہوں کے کاموں کی طرف دل کا میلان مثلاً سودی کاروبار کرنا، رشوت کو برا نہ سمجھنا، غصہ، بخل، حرص، حسد، تکبر، بدنظری، عزت اور مال کی بے جا محبت، کسی کا دل دکھانا، کینہ، جھوٹ اور غیبت کرنا وغیرہ۔

روح کو صحت مند اور پاک صاف کرنے کے چند اصول :

① ارکان اسلام کو اپنایئے، مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج (جیسے ہی فرض ہو جائے فوراً ادا کیجئے)۔
② تمام احکام الٰہی پر بخوشی عمل کیجئے۔ نظر اور شرمگاہ کی حفاظت کیجئے۔
③ گناہوں سے بچیئے، مثلاً شرک، جھوٹ، سودی کاروبار، بے حیائی وغیرہ۔
④ روزانہ ترجیحاً رات کو سونے سے پہلے کم از کم **10** منٹ قرآن کریم مع ترجمہ پڑھیئے۔

وقت مقررہ کی پابندی کا اہتمام کیجئے اس میں سب کا فائدہ ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''یقیناً نماز مومنوں پر ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔'' (النسآء 4: آیت 103)

مقررہ وقت کی پابندی وقت کی حفاظت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر بہت سے نقصانات ہیں مثلاً ایک میٹنگ کا وقت **10** بجے کا طے ہے تو **10** بجے سے کچھ منٹ پہلے ہی پہنچنا چاہئے اس طرح بروقت میٹنگ شروع ہو کر معاملات طے ہو سکتے ہیں۔ اگر اس وقت کی پابندی نہ کی جائے تو کچھ لوگ **10** بجے پہنچ جائیں گے اور کچھ دیر کریں گے میٹنگ میں طے پانے والے معاملات تاخیر کا شکار ہوں گے پہلے آنے والے لوگوں کا قیمتی وقت ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح شادی بیاہ کے پروگرام میں بھی مقررہ وقت پر پہنچئے۔ اگر شادی کے پروگرام کا وقت **10** بجے ہے تو **10** بجے سے کچھ منٹ پہلے ہی پہنچئے تاخیر نہ کیجئے۔ آج کل شادی کے پروگراموں میں تاخیر سے پہنچنا ایک رواج بنتا جا رہا ہے جس کے بہت زیادہ نقصانات ہیں مثلاً اگر ایک شادی کا وقت **10** بجے طے ہے تو کچھ لوگ **10** بجے ہی پہنچ جاتے ہیں بسا اوقات مہمان بروقت نہ آنے کی وجہ سے **12** بجے تک انہیں انتظار کرنا پڑتا ہے جو ان کے قیمتی وقت کا ضیاع ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شادی کا پروگرام بروقت شروع ہو جاتا ہے تاخیر سے پہنچنے کا ذہن رکھنے والے اس پروگرام میں شرکت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر ہم ہر معاملے میں مقررہ وقت کے پابند بن جائیں تو نہ صرف خود پریشانی سے محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی پریشانی سے بچا سکتے ہیں۔ اپنے اپنے دائروں میں ہم ممکنہ حد تک وقت کی پابندی کا اہتمام کریں تو سب کا وقت ضائع ہونے سے بچ سکتا ہے۔

ہمارے اکابرین نے نظام الاوقات کا بہت اہتمام فرمایا ہے اس طرح سے انہوں نے وقت ضائع ہونے سے بچایا ہے ۔آپ بھی رات دن کا ایک پروگرام، ٹائم ٹیبل کی شکل میں بنائیے اور اسی پر سختی سے عمل کیجئے۔ جس کام کے لئے جو وقت متعین کر دیا اس وقت میں اسی کام کو کیجئے اور کسی بھی کام کو اپنے مقررہ وقت سے مؤخر ہرگز نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کا وقت بھی

مومنوں کے لئے مقرر فرما کر انہیں اپنا ہر کام مقررہ وقت میں ادا کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے : ٹال مٹول سے اپنے آپ کو بچاؤ، کسی بھی کام کو آئندہ کل پر مت ٹالو، اس لئے کہ کل یہ محض ایک دھوکا اور بہلاوا ہے، یہ انسان کی بے پروائیوں اور ناکامیوں کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے، اس لئے ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر پورا کرنے کا اہتمام کرو۔ (الوقت فی حیاۃ المسلم)

وقت دنیا اور آخرت کی بہت بڑی دولت ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب سے) آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، بلاشبہ وہ خوب معاف کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو (توبہ کرلو) اور اسی کی اطاعت اور بندگی میں لگ جاؤ۔ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آ جائے اور پھر تمہیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے۔“ (الزمر 39 : آیات 53 تا 54)

دین اور دنیا دونوں کے لئے وقت بہت بڑی دولت ہے کوئی بھی کام جو دین اور دنیا کے لحاظ سے لازمی اور اہم ہو اس امید پر ملتوی کر دینا کہ پھر کسی فراغت کے وقت تسلی سے پورا کرلیں گے ایک بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ جس کام کے کرنے کا اس وقت تقاضا ہے اسے اسی وقت بغیر کسی تاخیر کے سرانجام دینا چاہیئے ہوسکتا ہے کہ بعد میں موقع نہ ملے اور وہ کام ادھورا رہ جائے اور اس سے جو بھلائی اور خیر حاصل ہونی تھی وہ حاصل نہ ہو اور اس سے اکثر ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے جس کے لئے انسان افسوس ہی کرتا رہتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ وقت بڑی قیمتی چیز ہے دین اور دنیا کی دولت بھی یہی ہے جس نے اس سے فائدہ اٹھایا اس نے دین اور دنیا دونوں کا نفع حاصل کیا۔ اکثر لوگ جوانی میں غفلت میں پڑے رہتے ہیں جب بڑھاپے میں اعصاب کمزور ہونے لگتے، دل و دماغ میں کمزوری پیدا ہو جاتی اور طاقت اور ہمت جواب دے جاتی ہے اس وقت ہوش آتا ہے کہ ساری عمر بڑی کوتاہیوں

اور غفلت میں گزار دی اور آخرت کے لئے ہمارے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہے۔ اب نہ ہمت ہے نہ طاقت ہے اس وقت بڑی مایوسی کا عالم ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا انعام اور احسان کیا ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے مسلمان کی زندگی کا ہر لمحہ بڑا قیمتی اور قابل قدر بنا دیا ہے کہ مسلمان جب چاہے سچے دل سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں وعدہ فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والا کسی وقت بھی توبہ کرے سچے دل سے معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ آخری عمر میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا بڑی سمجھداری ہے اس لئے انسان زندگی کے کسی دور میں ہو آخرت کے معاملے میں کبھی مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زبان اور دل کو منور کر لینے سے روح میں بھی قوت اور جوانی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ دولت مسلمان کی زندگی میں دنیا و آخرت کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص ہم سب کو نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

وقت اور موت کسی کا انتظار نہیں کرتے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور کسی جان کو اللہ کے حکم کے بغیر موت نہیں آ سکتی۔'' (ال عمران 3: آیت 145)

❷ ''ایک وقت (ایسا بھی) آئے گا کہ کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔''

(الحجر 15: آیت 2)

❸ ''کوئی قوم اپنے وقت مقررہ سے نہ پہلے مر سکتی ہے اور نہ ہی اس (وقت) میں تاخیر ہوسکتی ہے۔'' (الحجر 15: آیت 5)

وقت اور موت یہ 2 ایسی چیزیں ہیں جو کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔ ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہر ایک کو مقررہ وقت تک کی زندگی دی ہے جب تک کوئی نفس اپنی مقررہ مدت پوری نہیں کر لیتا اسے ہر گز موت نہیں آتی اس کی عمر مقررہ مدت سے نہ تو کم ہوسکتی ہے اور نہ ہی بڑھ سکتی ہے۔ وقت کی قدر کیجئے یہ کسی کا انتظار

نہیں کرتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ عصر کی تشریح میں وقت گزر جانے کی مثال برف فروخت کرنے والے سے دی، جس کی برف مسلسل پگھل رہی ہوتی ہے اگر لوگ خرید لیتے ہیں تو وہ کما لیتا ہے ورنہ نقصان اٹھاتا ہے۔ آج ہر انسان کو وقت کی کمی کی شکایت ہے اسے دن رات میں صرف **24** گھنٹے ملتے ہیں جس میں اسے کام کرنا اور بچوں کی دیکھ بھال بھی کرنا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم وقت کا استعمال کس طرح کریں؟ ہم اپنے کاموں کو کس طریقے سے انجام دیں کہ اپنے قیمتی وقت کو زیادہ سود مند بنا سکتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک پلان مرتب کریں اس کے لئے کچھ اصول اور ضوابط بنائیں تمام کاموں کو **2** حصوں میں تقسیم کریں ایک وہ کام جو آسانی سے مکمل کئے جا سکتے ہیں دوسرے جو وقت طلب ہوتے ہیں۔ دماغ پر کام کا بوجھ نہ ڈالیں بلکہ نظم و ضبط اور ترتیب سے کریں۔ ان شآء اللہ تعالیٰ تمام کام آسانی سے ہو جائیں گے۔ وقت کی پابندی کیجئے تھوڑے وقت کو بھی بے کار ضائع نہ ہونے دیجئے ورنہ وقت آپ کا انتظار نہیں کرے گا اور بعد میں آپ کو پچھتانا پڑے گا۔ ہر انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس سے کہے: آج کے دن کوشش کر کے اپنے نامہ اعمال کو نیک اعمال سے بھرو۔

وقت کا احتساب

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

”اے ایمان والو، اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو اور ہر آدمی یہ دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا (نیک کاموں کا ذخیرہ) آگے بھیجا ہے اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔“ (الحشر **59**: آیت **18**)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ (دنیا میں) اپنا محاسبہ کرنے سے آخرت کا حساب آسان ہو جاتا ہے۔ اپنے نفسوں کا (نیک اعمال کے اعتبار سے) وزن کیا کرو، قبل اس کے کہ (قیامت کے دن) تمہارا وزن کیا جائے اور بڑی پیشی (قیامت کے دن) کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(ترجمہ) ''اس (قیامت کے) دن تم سب (اللہ کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات چھپی نہیں رہے گی۔'' (الحاقہ 69 : آیت 18)

(ترمذی، الزھدوالرقاق لابن المبارك ۔عن مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ)

کسی بھی عمل کو بہتر بنانے کے لئے احتساب بہت ضروری ہے اسی طرح وقت کو قیمتی بنانے کے لئے احتساب کیجئے کہ ہم نے کیا کھویا کیا پایا؟ اگر وقت صحیح استعمال ہوا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے اور اگر ضائع ہوا ہے تو توبہ و استغفار کیجئے اور ضائع شدہ وقت کی تلافی کے لئے ہر ممکن کوشش کیجئے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: سچا مسلمان اپنے نفس کا دشمن سے بھی زیادہ سخت محاسبہ کرتا ہے، مومن اپنے نفس پر نگہبان ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا میں اپنا محاسبہ کرتے ہیں آخرت میں ان کا حساب و کتاب آسان ہو جاتا ہے اور جو دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتے آخرت کا حساب و کتاب ان پر بہت بھاری گزرتا ہے۔ (الزھدوالرقاق لابن المبارك)

دنیا میں انسان کے پاس وقت بہت بڑا خزانہ ہے جس کا اسے اختیار دیدیا گیا ہے لہٰذا سمجھدار انسان وہ ہے جو ان اوقات کو نیک اعمال کے ذریعے قیمتی بنائے ، اس کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہونے دے، آرام پسندی اور سستی کا اپنے جسم کو عادی نہ بنائے اور اس کے صحیح استعمال کے لئے اپنی تمام کوششیں بروئے کار لائے۔

وقت کا صحیح استعمال کامیابی کی ضمانت ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1. ''یہ سب (نیک) لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے، ہمیں شوق اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔'' (الانبیاء 21 : آیت 90)
2. ''یہی لوگ (نیک) ہیں جو بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور وہ ان میں (دوسروں سے) آگے بڑھنے والے ہیں۔'' (المؤمنون 23 : آیت 61)

3 ’’ہر انسان کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے کوشش کی۔‘‘ (النجم 53: آیت 39)

جب انسان کسی بھی چیز کے بارے میں مخلصانہ کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ ضرور عطا فرماتا ہے جو انسان وقت کا صحیح استعمال کرنے کی کوشش کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے وقت کے صحیح استعمال کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ گزرے ہوئے وقت کی تلافی اسی صورت ممکن ہے جب بقایا وقت کی اہمیت کو سمجھ کر اسے ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ اپنی زندگی کا نصب العین متعین کیا جائے اور پھر اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ وقت انسان کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ انسان کے لئے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے آسمانی تحفہ ہے۔ وقت کو صحیح استعمال کیجئے۔ جو لوگ وقت کو صحیح استعمال کرتے ہیں وہ زمانے میں وقت کے ساتھ چلتے ہیں اور جو لوگ وقت کو صحیح استعمال نہیں کرتے تو وقت ان کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ دنیا میں آدمی جتنا بھی دولت مند اور صحت مند ہو اور وقت کو صحیح استعمال نہ کرے، وقت کی قدر و قیمت کو نہ جانے، وہ ہمیشہ ہر کام میں ناکام رہتا ہے۔ دولت اور صحت تو واپس آ سکتی ہے لیکن گزرا ہوا ایک لمحہ کبھی واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے جن لوگوں نے وقت کی قدر و قیمت کو جانا اور وقت کو لمحہ بہ لمحہ صحیح استعمال کیا۔ انہوں نے دنیا میں کامیابی حاصل کی اور اپنا نام روشن کیا۔ کامیاب لوگ ہمیشہ وقت کا بھرپور طور پر استعمال کرتے ہیں اور کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ اگر ہم ایک مسلمان کی حیثیت سے غور کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ہمارے دین میں وقت کی کتنی اہمیت ہے۔ نماز ہمارے دین کا ایک بنیادی ستون ہے جسے وقت پر ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر نہ کرے تو گناہ گار ہوگا۔ زکوٰۃ کے قابل ادا ہونے کا انحصار بھی دولت کا ایک معینہ وقت تک آپ کے پاس موجود ہونے پر ہے اور اگر اس مقررہ مدت یعنی ایک سال پورا ہونے پر ادا نہ کی تو وہ گناہ گار ٹھہرے گا۔ اسی طرح روزے ہم پر سال کے ایک خاص مہینہ یعنی رمضان کے مہینے میں رکھنے فرض ہیں اور سحر و افطار کا بھی ایک خاص وقت متعین ہے۔ حج بھی سال کے ایک متعین مہینہ یعنی

ذی الحج میں ہی ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اگر عام اور روز مرہ زندگی کا جائزہ لیں تو ہمارے تمام امور کا انحصار وقت پر ہی ہے۔اگر ہم ملازمت وغیرہ کرتے ہیں تو ہمارا روزانہ اوقات کا ایک خاص وقت متعین ہوتا ہے۔ اگر اس مقررہ وقت سے زیادہ اوقات انجام دیں تو زائد معاوضہ کے حقدار ٹھہرتے ہیں اور اگر کم کریں تو ہماری تنخواہ کاٹی بھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح جب کسی بھی ادارہ کومنصوبہ مکمل کرنے کا کام دیا جاتا ہےتو اس منصوبہ کو ایک خاص وقت تک مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے اور اگر نہ کیا جائے تو اسے جرمانے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ وقت کی اہمیت کے حوالے سے اس طرح کی بہت سی مثالیں عام زندگی میں بھی دی جاسکتی ہیں۔ آپ کبھی بھی کسی دوست یا رشتہ دار کے پاس بغیر اطلاع کے نہ جائیے اور اگر اطلاع دے کر بھی جائیں تو اتنی دیر نہ بیٹھئے کہ آپ کا میزبان یہ سوچنے لگے کہ اب یہ جائیں گے بھی یا نہیں۔ جانے کا وقت ایسا منتخب کیجئے جو میزبان کے آرام یا کسی اور مصروفیت کا نہ ہو۔ اگر بچوں کے امتحان وغیرہ کے دن ہوں تو کسی کے ہاں جانے سے پرہیز کیجئے تاکہ بچوں کی پڑھائی میں حرج نہ ہو۔کسی دوست یا رشتہ دار کے کام کے اوقات میں مخل نہ ہوں اور اس کے کام کی جگہ جانے سے پرہیز کیجئے ۔ اگر جانا ضروری بھی ہوتو مختصر وقت تک ٹھہریئے تاکہ ان کے کام کا حرج نہ ہو۔اگر آپ نے اپنے کسی دوست کوفون کیا کہ میں آرہا ہوں مگر آپ کے دوست نے کوئی عذر پیش کر دیا تو اس بات پر ناراض ہونے کے بجائے اس کے عذر کوتسلیم کیجئے۔ خالی وقت باقی نہیں بچے گا وہ تو گزر ہی جائے گا کیوں نہ اسے کسی ایسے کام میں گزاریں جو مفید ہو ۔جب جوانی ، فراغت اور دولت تینوں ایک ساتھ ہوں تو فارغ وقت کے خطرات بڑھ جاتے ہیں ۔ نیک لوگ جو وقت کی قدر و قیمت جانتے ہیں ہمیشہ اپنے اوقات کو نیک کاموں میں گزارتے ہیں ۔ نیک کاموں میں وقت گزارنے کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ ایسے(نیک) کاموں میں دوسروں پر سبقت لے جاؤ۔

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الصافات 37: آیت 61 ، المطففین 83: آیت 26)

وقت اور زندگی سے اہم کوئی چیز نہیں ہے

فرمان الٰہی ہے :-(ترجمہ)

❶ ’’پھر (اللہ) ان سے پوچھیں گے کہ بتاؤ تم زمین میں کتنے سال ٹھہرے رہے؟ وہ جواب دیں گے: ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ رہے ہیں، آپ گنتی گننے والوں سے پوچھ لیجئے۔ اللہ فرمائیں گے: واقعی تم وہاں بہت ہی کم رہے ہو۔ کاش، تم اسے پہلے (دنیا میں) ہی جان لیتے؟‘‘ (المومنون 23: آیات 112 تا 114)

❷ ’’اور جس دن قیامت قائم ہو گی مجرم قسمیں کھا کر کہیں گے: وہ تو (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے۔ اسی طرح وہ (دنیا میں بھی) دھوکے میں پڑے رہے۔‘‘

(الروم 30: آیت 55)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلے میں صرف ایسے ہے کہ جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی آیا ہے۔‘‘ (مسلم۔عن مستورد رضی اللہ عنہ)

❷ ’’5 چیزوں کو 5 چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو: ① زندگی کو موت سے پہلے ② فراغت کو مشغولیت سے پہلے ③ خوشحالی کو تنگدستی سے پہلے ④ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ⑤ صحت کو بیماری سے پہلے۔‘‘ (مصنف ابن ابی شیبہ۔عن عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ)

حدیث مبارکہ میں زندگی کے 4 احوال جوانی، صحت، خوشحالی اور فراغت، کی طرف خصوصی اشارہ کرنے کے بعد ساری زندگی کو موت کے مقابل رکھ دیا گیا ہے۔ جس طرح جوانی کے بعد بڑھاپے کا سامنا کرنا پڑتا ہے، صحت کے ساتھ بیماری، امیری کے ساتھ فقیری اور فراغت کے ساتھ مصروفیت ہے اسی طرح انسان کو دنیاوی حیات کے بعد موت کا بھی سامنا کرنا ہے۔ اب یہ انسان کے اپنے اختیار میں ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جوانی، صحت، تونگری اور فراغت کے تمام اوقات کو کس طرح بسر کرتا ہے؟ زندگی کے یہ تمام لمحات انسان کے آنے والے احوال پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جوانی، صحت، غنا، فراغت اور

ساری زندگی اگر ہم مثبت سرگرمیوں اور خیر کے کاموں میں صرف کریں گےتو لازمی بات ہے کہ ہماری دنیا و آخرت بہتر ہوگی لیکن اگر ہم نے ان قیمتی اوقات کی قدر نہ کی تو یقیناً پھر ہمیں اس کے نتائج کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ زندگی دراصل ایک وقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس زندگی کی بقا کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری نعمتیں بنائی ہیں (مثلاً پانی، غذا، ہوا وغیرہ) تاکہ ان کے ذریعے انسان چلنے پھرنے کے قابل ہو، انسان کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا نظام قائم فرمایا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ''زندگی'' کو اچھے طریقے سے گزارے۔ اس اہم ترین چیز ''وقت یا زندگی'' کو کارآمد بنانے کے لئے خالق کائنات کی تمام چیزیں ہمارے کام آ رہی ہیں لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ابھی بہت زندگی باقی ہے ابھی کافی وقت پڑا ہے حالانکہ زندگی تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہماری زندگی کے کتنے لمحات ابھی باقی ہیں اور ہمیں کب موت آئے گی اور یہ وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ لہٰذا آج تک جو وقت ضائع ہو گیا ہے اس کو چھوڑ کر آج ہی سے فیصلہ کرلیں کہ آئندہ وقت کو اپنی گرفت میں کرنا ہے اور اپنا وقت اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں خرچ کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ رزق کی تلاش بھی کرنی ہے کیونکہ یہ سب انسان کی ضروریات ہیں۔ لہٰذا اس چند روزہ زندگی کے مقابلے میں اگلی زندگی کو ترجیح دینی چاہیئے تاکہ وہ آسانی اور راحت والی ہو جائے۔ اگلی زندگی کے لئے آج ہی سے تیاری شروع کر دیں آخرت کی زندگی کے لئے وقت نکالیں یہ وقت کا بہترین استعمال ہے۔ وقت اور زندگی آپ کے پاس بطور امانت ہیں ان کو ضائع کر کے امانت میں خیانت نہ کریں۔ ہر کام کی ایک قدرتی ترتیب ہوتی ہے آپ اس پر عمل کر کے وقت کو بچائیں مثلاً اللہ تعالیٰ نے جو وقت سونے کے لئے بنایا ہے اس میں آپ سو جائیں (روزانہ 8 گھنٹے سے زیادہ نہ سوئیں) اور جو وقت جاگنے کا ہے اس میں آپ جاگیں یہ ایک فطری ترتیب ہے۔ آپ اگر اس کے برعکس کریں گےتو یقیناً آپ اپنے وقت کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وقت میں برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے تو ان شآء اللہ تعالیٰ وقت میں برکت ہو جائے گی۔

وقت کو برا کہنا وقت کا ضیاع اور گناہ کبیرہ ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

’’ اللہ کوئی نعمت جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو (اس وقت تک) نہیں بدلتا (چھینتا) جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں کی حالت کو نہ بدل دیں۔‘‘ (الانفال 8: آیت 53)

حدیث رسول ﷺ :

’’(حدیث قدسی ہے) آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے اور میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں تمام اختیارات ہیں اور میں ہی دن رات کو تبدیل کرتا ہوں۔‘‘ (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وقت کو برا بھلا کہنا، ملامت کرنا، گالی دینا، ساتھ نہ دینے کا شکوہ کرنا، وقت کا ضیاع اور گناہ کبیرہ ہے اس لئے کہ انسان کو جو بھی تکلیف ، پریشانی اور دکھ پہنچتا ہے اس میں وقت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے اپنے برے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وقت کو برا کہنے والا انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا الٹا نقصان میں رہتا ہے ۔ وقت کو برا کہنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو برا کہنا ہے جس کا الزام اللہ تعالیٰ کی ذات پر آتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر وقت نہ آگے ہوسکتا ہے نہ ہی پیچھے۔ دن اور رات کا آنا جانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم پر منحصر ہے۔ اگر کوئی انسان وقت کو برا کہتا ہے وہ نہ صرف اپنا وقت ضائع کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی ناراض کرتا ہے۔ اگر کسی وقت انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس میں وقت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے اپنے برے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے جب انسان برا عمل کرتا ہے تو وہ بسا اوقات دنیا میں کسی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے جبکہ اچھے اعمال کرنے والا انسان دنیا کی بھی اچھی زندگی گزارتا ہے اور اپنے رب کو راضی کر کے اپنی آخرت بھی اچھی بنا لیتا ہے۔ آپ بھی وقت کو برا کہنے کے بجائے اپنے اعمال کو درست کیجئے اس سے آپ کا وقت بھی بچے گا اور بہت سی مصیبتوں سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ اگر کوئی گناہ ہو بھی جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگئے۔

وقت کی قدر کیجئے وقت آپ کی قدر کرے گا

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور (اے لوگو) ہم نے تمہیں جو رزق دے رکھا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے (اس وقت) وہ کہنے لگے : اے میرے رب، آپ نے مجھے تھوڑی اور مہلت کیوں نہیں دی کہ میں صدقہ دے دیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ اور جب کسی نفس (آدمی) کی موت کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور تم جو بھی اعمال کرتے ہو ، اللہ ان سے اچھی طرح واقف ہے۔'' (المنافقون 63 : آیات 10 تا 11)

❷ ''ہر گروہ کے لئے (مہلت کا) ایک وقت مقرر ہے جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا تو وہ اس (وقت) کو آگے یا پیچھے نہ کر سکیں گے۔'' (الاعراف 7 : آیت 34)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''آدمی کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ (وقت کی قدر کرے اور) ہر فضول کام کو چھوڑ دے۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا : مجھے کوئی مختصر (اور جامع) نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : تم (ہر) نماز اس طرح ادا کرو جیسا کہ (دنیا سے) رخصت ہونے والا ادا کرتا ہے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ)

آج کل دن رات گلی محلے میں بچے ویڈیو گیمز، ڈبو کھیلنے میں مصروف اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتے نظر آتے ہیں۔ کیا کبھی ہم نے سوچنے کی زحمت کی ہے کہ اس کام سے نہ کسی دنیاوی فائدے کی امید ہے، نہ کوئی دینی فائدہ ہو رہا ہے؟ کیا اس سے ہم اپنے رب کو راضی کر رہے ہیں ؟ کیا کسی گیم میں مہارت ہمیں ترقی دے سکتی ہے ؟ کیا کیرم بورڈ میں مہارت منوانے سے ہم ہر قسم کا دشمن زیر کر لیں گے ؟ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ انہی قوموں نے عروج پایا جنہوں نے اپنے وقت کی قدر کی۔ جو قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں

وقت بھی ان کی قدر کرتا ہے اور جو قومیں وقت کو ضائع کر دیتی ہیں، وقت بھی ان کو ضائع کر دیتا ہے پھر وہ غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں بار بار موت کا تذکرہ بھی ہمیں وقت کی قدر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ موت سے پہلے جو کچھ کرنا ہے کر لو موت کے بعد انسان کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اوقات 3 طرح کے ہیں: ایک وہ وقت ہے جس کے بارے میں انسان کو کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کیسے گزرا، مشقت میں یا عیش و عشرت میں۔ دوسرا وہ وقت ہے جو آنے والا ہے انسان نہیں جانتا کہ اس کے آنے تک وہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں اس کے ساتھ کیا فیصلہ فرمانے والا ہے اور تیسرا وہ وقت ہے جو حاضر و موجود ہے، جس میں انسان کو اپنے رب کے احکام کی پابندی کے ساتھ بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ اس طرح اگر آنے والا وقت نہ بھی مل سکا تو کم از کم موجودہ وقت کے ضائع ہونے پر حسرت نہیں کرنی پڑے گی۔ اگر آنے والا وقت آ گیا تو اس کا بھی اسی طرح حق ادا کرے جس طرح پہلے کا کیا ہے اور انسان اپنی خواہشات کو زیادہ لمبا نہ کرے بلکہ جو وقت ملا ہے اس سے اس طرح فائدہ اٹھائے گویا یہ اس کی زندگی کے آخری لمحات ہیں۔ زیادہ تر لوگ وقت کو فضول کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں جن میں نہ ان کا دین کا فائدہ ہے اور نہ دنیا کا فائدہ ہے۔ گھر، دفتر، تعلیمی ادارے، کوچنگ سینٹر، گاڑی، ہوٹل ہر مقام پر بس نظر یہی آتا ہے کہ اس قوم کو وقت دشمنی شاید میراث میں ملی ہے۔ ہر عمر کے لوگ ہوٹلوں پر بیٹھے رات دیر تک فضول گپوں میں مصروف رہتے ہیں، موبائل جیسے کارآمد آلے کو بے کار گیموں کیلئے استعمال کر کے دنیا برباد کر رہے ہیں اور فجر سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے سو کر فجر کی نماز کو خیرباد کہہ کر آخرت کو اجاڑ رہے ہیں۔ کارخانوں، گھروں، کاروباری علاقوں اور رہائشی علاقوں میں گھنٹوں فضول بیٹھ کر وقت ضائع کر رہے ہیں مزید یہ کہ گاڑیوں والے (ٹرانسپورٹر) جہاں ان کے ساتھ دوسری گاڑی مل جاتی ہے تب تو کسی کو اترنے نہیں دیتے اگر ایسا کوئی مسئلہ نہیں تو کئی کئی منٹ اسٹاپ پر کھڑے رہتے ہیں اور کبھی کبھار تو آدھا آدھا گھنٹہ کھڑے رہ کر جہاں مسافروں کو پریشان کرتے ہیں وہاں پوری قوم کی ایک بہت بڑی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لٹاتے ہیں۔

ہر دولت واپس آ سکتی ہے وقت وہ دولت ہے جس کا ایک ایک سیکنڈ کروڑوں بلکہ اربوں کھربوں روپوں پیسوں سے زیادہ قیمتی ہے اور یہ واحد دولت ہے جو جانے کے بعد لاکھ کوششوں سے واپس نہیں آتی جن افراد کو اس بھاری تجارت کی قیمت کا اندازہ ہے ان کا آج بحر و بر پر قبضہ ہے سمندر میں ان کا طوطی بولتا ہے، فضاؤں میں ان کے شاہین (جہاز) اڑتے دکھائی دے رہے ہیں ، زمین ان کے سیٹ لائٹ کی دوربین کی نگاہوں کی زد میں ہے ، معیشت کی دنیا میں ان کا سکہ (ڈالر) چلتا ہے، ہر قوم ان کی نقالی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ سیکھی جانے والی زبان ان کی ہے، سائنس ان کے گھر کی غلام، ایجادات ان کے گھر کی کنیز ہیں، کسی قوم میں ان کو چیلنج کرنے کا دم خم باقی نہیں کہ انہوں نے آب حیات کے ایک ایک قطرے کو نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کیا اور ایک ایک بوند بھی زمین پر گرنے نہیں دی اور کسی نے ان کی وقت دوستی کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ فرنگی لوگ عشق بھی ٹائم ٹیبل بنا کر کرتے ہیں، بوقت دیدار ایک آنکھ محبوب کے گلستان رخسار کی سیر کرتی ہے تو دوسری آنکھ گھڑی پر ہوتی ہے، اس سے پہلے وہ ہم سے بدتر تھے ان کو جینے کا ڈھنگ ہم نے سکھایا، وقت کا صحیح استعمال انہوں نے ہم سے سیکھا، ان کے دانشکدوں کی آب و تاب ہمارے ہی علمی خزانوں سے ہے، ہمارے ہی دریائے علوم سے ان کی پیاسی زمین سیراب ہوئی اور ایسی سیراب ہوئی کہ ایک چمن زار بن گئی، ان کو علم سے آراستہ کرنے کے بعد ہم وقت کو انتہائی فضول چیز سمجھنے لگے اور ہمارے معاشرہ کا ہر فرد اس نعمت کو انتہائی بے دردی سے ضائع کرنے لگا۔ اگر ہم فضول کاموں سے روزانہ ایک گھنٹہ دینی علم کے موتی سمیٹنے کیلئے نکالنے کا تہیہ کر لیں تو چند سالوں میں ہم ایک حد تک دین سے باخبر ہو سکتے ہیں، روز کا ایک گھنٹہ اگر ہم کام میں لائیں تو کسی بھی سائنس کو قابو میں لا سکتے ہیں، اگر روزانہ ایک کتاب کے **10** صفحات پڑھیں تو سال بھر میں **3** ہزار **650** صفحات پڑھ سکتے ہیں لیکن ہم نے وقت کی قدر نہ کی، ہم نے ناخلف اولاد کی طرح اس بیش بہا دولت کو اندھا دھند لٹا دیا، چنانچہ اسے لٹاتے لٹاتے ہم خود لٹ گئے، ہماری صحت

لٹ گئی، ہماری زندگی لٹ گئی، لمحات کی قدر نہ کرنے سے منٹوں، منٹوں کی قدر نہ کرنے سے گھنٹوں، دنوں، ہفتوں، مہینوں کی قدر نہ کرنے سے سالوں کا ضائع کرنا ہمارے لئے آسان بن گیا ہے۔ وقت کو درست استعمال نہ کرنا یہ ایک قسم کی خودکشی ہے۔ وقت کو ضائع کرنا قتل ہے اپنا بھی دوسروں کا بھی اور آج المیہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کے افراد خودکشی کرنے اور دوسروں کو قتل کرنے میں مصروف ہیں۔ ہم وقت گزار لوگ ہیں اور یہ وقت گزاری دیمک کی طرح ہماری صلاحیتوں کو کھائے جا رہی ہے، ہمارے ہونہار بچوں کی زندگیوں کو غرق آب کر رہی ہے۔ اے کاش، ہماری قوم ہوش کے ناخن لے، زمانے کی رفتار سے صلح کر لے اور اپنی اوقات میں رہ کر دوسروں کے وقت کا خون نہ کرے۔ کاش، وقت کے قاتل اپنا زہر آلود خنجر نیام میں واپس کر دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی وقت اسے اپنے ہی سینہ میں اتار بیٹھیں۔ اگر آج ہی سے ہم پختہ عزم کر کے وقت سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیں، نیک کاموں میں لگ جائیں تو یقیناً دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہو گی۔ ان شآء اللہ تعالیٰ۔

وقت اور قرآن کریم

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اس کی طرف فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) ایک ایسے دن میں چڑھیں گے جس (کے وقت) کی مقدار 50 ہزار سال ہو گی۔'' (المعارج 70 : آیت 4)

❷ ''وہی (اللہ) آسمان سے زمین تک ہر معاملہ کی دیکھ بھال کرتا ہے پھر ایک دن ہر معاملہ اس کے حضور پیش ہو گا جس کی مقدار (وقت) تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔'' (السجدہ 32 : آیت 5)

❸ ''پاک ہے وہ (اللہ) جس نے رات کے ایک حصہ میں اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس (مسجد اقصیٰ) کے اردگرد ہم نے برکت نازل کر رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی بعض نشانیاں دکھائیں۔'' (بنی اسرائیل 17 : آیت 1)

دنیا میں وقت کی رفتار بہت تیز ہے اور انسان کو جو وقت میسر ہے وہ عموماً 50 سے 60 سال

ہے۔ اس کو اچھا یا برا گزارنے کا دار و مدار انسان کے اپنے اوپر ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد جنت یا جہنم ملنے کا انحصار بھی اسی دنیاوی وقت پر ہے۔ قیامت کے عذاب کے دن کی مقدار دنیا کے 50 ہزار سال کے برابر ہے کفار کو عذاب کی شدت کی وجہ سے وہ دن اتنا طویل محسوس ہوگا جیسے 50 ہزار سال جبکہ مومنوں کو وہ دن اس قدر چھوٹا محسوس ہوگا جیسے ایک فرض نماز پڑھنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس دن جبرئیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کا آسمان سے زمین پر آنا اور زمین سے آسمان تک واپس جانا اتنی بڑی مسافت کو طے کرنا اس وقت کے درمیان ہوگا۔ آسمان سے زمین تک 5 سو سال کی مسافت ہے تو اس طرح آنے جانے میں ایک ہزار سال لگ جاتے ہیں۔ اگرچہ فرشتے اس مسافت کو مختصر وقت میں طے کرنے کی طاقت رکھتے ہیں، یہ ایک ہزار سال انسانی سفر کی رفتار سے بتائے گئے ہیں۔ کائنات کے مختلف مقامات پر وقت کے گزرنے کی رفتار مختلف ہے۔ انسان قدرت کے کرشموں کو سمجھے اور پہچاننے کی کوشش کرے تو ان شآء اللہ کامیابی ملے گی۔

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر النمل 27 : آیت 39)

وقت کی حفاظت اور زمانے سے عبرت حاصل کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1 ''اور (اے نبی ﷺ کفار کو وہ دن یاد دلایئے) جس دن اللہ انہیں (اپنے حضور) جمع کرے گا (تو ان کو ایسا معلوم ہوگا) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی ٹھہرے تھے۔''

(یونس 10 : آیت 45)

2 ''وہ چپکے چپکے آپس میں کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو (دنیا میں) صرف 10 دن ہی ٹھہرے تھے، ہم خوب جانتے ہیں وہ جو کچھ کہیں گے جبکہ ان میں سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن (دنیا میں) ٹھہرے تھے۔'' (طٰہٰ 20 : آیات 103 تا 104)

3 ''اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے دوسری امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے تھے پس ہم

نے ان (قوموں) کو تنگدستی اور بیماری میں مبتلا کر دیا تا کہ وہ (ہمارے سامنے) عاجزی کا اظہار کریں۔ پس جب ان کو ہماری سزا پہنچی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟''

(الانعام 6: آیات 42 تا 43)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اے لوگو، عمل اتنا کرو جتنی تم میں طاقت ہے اللہ تعالیٰ (تمہارے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے نہیں تھکتا) یہاں تک کہ تم (عمل کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔ اللہ کے نزدیک محبوب ترین وہ عمل ہے جو ہمیشہ ہو خواہ تھوڑا ہو۔'' (بخاری، مسلم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''سیدھے سیدھے چلو، ایک دوسرے کے قریب رہو (دوسروں سے حسن سلوک کرو) صبح کا وقت، شام اور رات کے کچھ حصہ کا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد (عبادت) میں گزارو اور میانہ روی اختیار کرو تم مقصد کو پا لو گے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک عورت موجود تھی، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون عورت ہے؟ میں نے کہا: فلاں عورت ہے جو (وقت کو ضائع نہیں کرتی بلکہ) رات بھر اللہ کی عبادت میں مصروف رہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑو، تم لوگوں پر تمہاری طاقت کے مطابق اعمال فرض کئے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کو وہ نیک عمل پسند تھا جو ہمیشہ پابندی سے کیا جائے۔'' (بخاری۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وقت کی قدر و قیمت کا دار و مدار اس کے اچھے استعمال پر موقوف ہے جو شخص اپنے وقت کو اپنی سعادت و فلاح و بہبود کے کاموں میں خرچ نہ کرے اس کی عمر ایک کھوٹی پونجی کی ہے وقت کی حفاظت اور اس سے نفع کی صورت یہ ہے کہ زندگی کو با مقصد کاموں میں خرچ کیا جائے۔

سچا مسلمان اپنے وقت کا بڑا خیال رکھتا ہے اس کی قدر کرتا ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ وقت اس کی عمر کا پیمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں وقت کی قدر اور اس دنیا میں آنے والے حادثات و تکالیف سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

وقت کو قیمتی بنانے کے متعلق آپ ﷺ کی اہم نصیحتیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے **10** باتوں کی وصیت فرمائی:

① اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے ② اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، اگرچہ وہ تمہیں اپنا گھر اور مال چھوڑ کر نکل جانے کا حکم دیں ③ فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا، اس لئے کہ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی تو اس (انسان) سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہو گیا ④ شراب مت پینا، اس لئے کہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے ⑤ گناہ سے بچنا، اس لئے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے ⑥ میدان جہاد سے مت بھاگنا، اگرچہ لوگ (تمہارے ساتھی) جاں بحق ہو جائیں ⑦ جب لوگوں میں (وبائی بیماری) موت پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں جمے رہنا (اس جگہ کو چھوڑ کر مت جانا) ⑧ جن لوگوں (بیوی، بچوں وغیرہ) کا خرچ تم پر لازم ہے ان پر اچھے انداز میں مال خرچ کرنا ⑨ (بچوں) کو آداب سکھانے کے پیش نظر ان سے اپنی لاٹھی ہٹا کر مت رکھنا ⑩ ان (بچوں) کو (اللہ کے احکام و قوانین) کے بارے میں ڈراتے رہنا۔ (مسند احمد۔عن معاذ رضی اللہ عنہ)

اسی سے ملتی جلتی نصیحت آپ ﷺ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور اپنے ایک عزیز کو بھی فرمائی۔ (مسند بزار، المنتخب من مسند عبد بن حمید)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

وقت اور لوگوں کی اقسام

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ”پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کے وارث وہ بندے بنائے جنہیں ہم نے (اس وراثت کے لئے) چن لیا۔ اب ان میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم کرنے والے، بعض اعتدال کی راہ اختیار کرنے والے اور بعض اللہ کی توفیق سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے

والے ہیں۔ یہ (اللہ کا) بہت بڑا فضل ہے۔'' (فاطر 35: آیت 32)

﴾ وضاحت: مندرجہ بالا آیت کی رو سے بندوں کی 3 اقسام ہیں: ① وہ بندے جو اپنے وقت کو ضائع کر کے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ② جو وقت کا درمیانہ استعمال کرتے ہیں ③ جو وقت کا صحیح استعمال کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لیتے ہیں۔ آپ بھی کوشش کیجئے کہ آپ کا شمار وقت کا صحیح استعمال کرنے والوں میں ہو﴿

❷ ''اور کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا اور ملے جلے اعمال کئے، کچھ اچھے اور کچھ برے۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول فرما لے، بیشک اللہ بہت زیادہ بخشنے، نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' (التوبہ 9: آیت 102)

❸ ''یہ وہ لوگ ہیں جب ان سے (کبھی) کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا یہ (کوئی گناہ کر کے) اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے برے کاموں پر اصرار نہیں کرتے۔'' (آل عمران 3: آیت 135)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کی ابتدا کی اس کے لئے اس کا اور ان تمام کا اجر ہے جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے اور ان میں سے کسی کے اجر میں کچھ کمی نہیں ہو گی۔''

(مسلم۔عن جریر رضی اللہ عنہ)

❷ ''لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو دوسرں کو فائدہ پہنچائیں۔''

(صحیح الجامع۔عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ)

اس دنیا کی تھوڑی سی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اس وقت سے فائدہ اٹھانے میں برابر نہیں رکھا۔ جو جیسا کام کرتا ہے اسے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے، اللہ تعالیٰ نہ کسی پر ظلم کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کی حق تلفی کرتے ہیں۔ وقت کے بارے میں لوگوں کی مختلف اقسام ہیں کچھ لوگ جو اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھ کر اپنا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کا خوب اجر و ثواب پاتے ہیں۔

کچھ لوگ جو مفید کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنے وقت کو قیمتی بناتے ہیں، کچھ وہ ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں، کچھ صلہ رحمی اور گھر والوں کے حقوق ادا کرنے میں، کچھ والدین کی خدمت اور عزیز و اقارب سے حسن سلوک میں اپنا وقت استعمال کرتے ہیں، کچھ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لئے اپنا وقت استعمال کرتے ہیں۔ یہ تمام لوگ اپنے وقت کو صحیح استعمال کر کے دنیا و آخرت کا خوب انعام و اکرام پاتے ہیں۔ سمجھدار لوگ وہی ہیں جو اپنے وقت کو دنیا اور آخرت کے فوائد کے لئے استعمال کر کے دونوں جہاں کی کامیابی پاتے ہیں۔ یاد رکھئے، وقت آپ کا بہترین دوست یا بدترین دشمن بھی ہو سکتا ہے۔ جب آپ صحیح استعمال کریں گے تو یہ آپ کا بہترین دوست ہے اور اگر آپ غلط استعمال کریں گے تو یہ آپ کا بدترین دشمن ہے۔ اب معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ اسے دوست بناتے ہیں یا دشمن۔ عمل کے لحاظ سے وہ انسان بڑا خوش قسمت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ ساری بھلائیاں جمع کر دیں اور دنیا و آخرت میں اسے کامیابی مل جائے۔ مومن ہر وقت خیر کی تلاش میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خیر کے خزانے ہر وقت کھلے رکھے ہیں۔ حقوق و فرائض میں کوتاہی وقت کا بہت بڑا ضیاع ہے، بہت سے لوگ خود بے کار ہونے کی وجہ سے دوسرے مصروف لوگوں کا بھی وقت ضائع کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ وقت کو اپنے اور دوسروں کے لئے کارآمد بنائیں اور لوگ ہمارے وجود سے فائدہ اٹھائیں اور یہی تعلیم نبوی ہے۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر ال عمران 3 : آیت 145 ، الاعراف 7 : آیت 8

الکہف 18 : آیت 104 اور الحدید 57 : آیت 14)

وقت کو قیمتی بنانے کے لئے نیک اعمال کیجئے

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کی مہمان نوازی کے لئے جنت الفردوس کے باغات ہوں گے۔“ (الکہف 18 : آیت 107)

❷ ''پس تم نیکی کے کاموں میں سبقت کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 148)

❸ ''وہ (انسان) کہے گا: کاش، میں نے اپنی اس زندگی کے لئے پیشگی کچھ نیک اعمال بھیجے ہوتے۔'' (الفجر 89: آیت 24)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔''

(ترمذی۔عن عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ)

❷ ''تم (روزانہ) صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں سے ایک آیت کا علم بھی حاصل کرلوتو یہ تمہارے لئے 100 رکعت نفل نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''

(ابن ماجہ۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

اچھے انسان کی یہ نشانی ہے کہ وہ اچھا انتخاب کرتا ہے۔ اوقات میں سب سے بہتر کام تہجد کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرنا، نماز تہجد پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنا ہے۔ اذان کے وقت مؤذن کا جواب دینا اور دعا کرنا، نماز کے وقت نماز کی تیاری کرنا، محتاج کی ضرورت کے وقت اس کی مدد کرنا، رمضان کے آخری 10 دنوں میں اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرنا، لیلۃ القدر کا قیام کرنا، بیماری کے وقت بیمار کی عیادت کرنا افضل اعمال ہیں۔ اس کے علاوہ وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے غیر ضروری ملاقاتوں کو چھوڑ دینا، اگر کسی سے ضروری ملاقات کرنی ہوتو اس کے مرتبہ کو دیکھ کر اس کے لئے وقت نکالنا۔ فرصت کے ان لمحات کو غنیمت جانئے اور اپنا میزان عمل بھاری کرنے کے لئے نیک اعمال پر توجہ دیجئے، دیکھنا کہیں وقت کھو نہ جائے۔ جو لوگ دنیا میں نیک اعمال نہیں کرتے قیامت کے دن افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے: کاش، ہم آخرت کے لئے کچھ نیک اعمال کر لیتے لیکن اس وقت افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر مریم 19: آیت 61، الفجر 89: آیات 23 تا 26

ہود 11: آیت 114، الرحمن 55: آیت 46)

وقت کا صحیح استعمال کامیاب زندگی کا راز

''وقت'' ایک **3** حرفی سادہ سا عربی لفظ ہے لیکن یہ اپنے اندر بے پناہ وسعت رکھتا ہے۔ مختلف معانی ومفاہیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت بیان سے باہر ہے اس لئے عقل مند انسان کو وقت کی رفتار پر نگاہ رکھنی چاہئے۔ ماضی سے سبق لینا چاہئے اور مستقبل کے بارے میں حسن تدبیر کا ایک خاکہ تیار کرنا چاہئے تاکہ ہم وقت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔ ارشادات الٰہی اور فرمودات نبوی ﷺ سے وقت کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

نماز کے بارے میں:

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''یقیناً نماز مومنوں پر ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔'' (النسآء **4**: آیت **103**)

روزے کے بارے میں :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ (رمضان) کو پائے اسے روزے رکھنے چاہئیں۔''

(البقرہ **2**: آیت **185**)

زکوٰۃ کے بارے میں :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور نماز پابندی سے پڑھا کرو، زکوٰۃ (وقت پر) دیتے رہو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔'' (المزمل **73**: آیت **20**)

❷ ''ان کی کٹائی، چنائی کے دن اس (اللہ) کا حق (زکوٰۃ) دے دیا کرو۔''

(الانعام **6**: آیت **141**)

حج کے بارے میں :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''حج (پر جانے) کے لئے مہینے معلوم ہیں جو شخص ان (مقررہ مہینوں) میں حج کی نیت کرے

تو وہ دوران حج (احرام کی حالت میں) شہوانی فعل (بیوی سے جماع اور اس کے متعلقات) گناہوں کے کام اورلڑائی جھگڑا نہ کرے۔'' (البقرہ 2: آیت 197)

حدیث رسول ﷺ:

''آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

غرض کہ اسلام میں اس کے تمام ارکان واحکام، حتیٰ کہ سنن ونوافل کے اوقات تک متعین ہیں۔ اگر انہیں وقت پر انجام دیا جائے تو ادائیگی کا ثواب ملتا ہے جب کہ بعد میں انجام دینے کو قضا کہتے ہیں۔ ادا اور قضا کے ثواب میں بڑا فرق ہے۔حتیٰ کہ بہت سے اعمال جیسے نماز، حج، زکوٰۃ وغیرہ کو اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے کیونکہ کسی عمل کو مؤخر کر کے انجام دینے کا نتیجہ اس کی ادائیگی سے محرومی بھی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح دنیاوی اعتبار سے بھی یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جو شخص وقت کی قدر کرتا ہے وہ نفع اٹھاتا ہے اور جو اس کے ساتھ سستی وکاہلی کرتا ہے وہ مشکلات سے دوچار ہوتا ہے۔کاہل آدمی کو دن کاٹنا مشکل ہوتا ہے۔

مولانا اسماعیل میرٹھی نے وقت کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: ہر وقت ہوشیار رہو کیونکہ وقت تھوڑا اور کام بہت ہیں۔ ہر روز اپنے کاموں کا حساب وکتاب کرو اور غور وفکر کرو کہ تم نے کیا کھویا اور کیا پایا، یوں سمجھو کہ جس دن تم نے کوئی نئی بات نہیں سیکھی تو تمہارا قیمتی وقت بیکار چلا گیا۔ جو انسان ہر کام وقت پر کرتا ہے تو اس کا ہر کام سلیقے سے انجام پاتا ہے۔ نہ کوئی کام ادھورا رہتا اور نہ بگڑتا ہے۔

ایک دوسری جگہ وقت کی افادیت کو اجاگر کرتے ہوئے مولانا اسماعیل میرٹھی نے چیونٹی کی مثال دے کر انسان کو آگاہ کیا ہے: اے انسان، تو آنکھ کھول کر چیونٹی کی طرف دیکھ کہ کتنی عقل مند اور ہوشیار ہے، کتنی فکر مند اور دور اندیش ہے، کتنی دھن کی پکی اور حوصلہ مند ہے کہ کام کو ادھورا نہیں چھوڑتی ہے۔ مصیبت وتکلیف سے منہ نہیں موڑتی ہے۔ اپنی برائی اور بھلائی سمجھتی ہے۔ گرمی کا موسم ہو یا سردی کا موسم اپنے لئے غذا اور خوراک اکھٹی کر لیتی ہے۔

یہ بات بالکل سچ اور درست ہے کہ کاہل آدمی عزت یا نیک نامی حاصل نہیں کرسکتا بلکہ

یہ خراب عادت اس کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھتی ہے۔ عقل مند آدمی فوراً اپنے مشاغل میں مصروف ہو جاتا ہے۔ جب تک کام مکمل نہیں کر لیتا اس کو چین نہیں آتا ہے۔ ایسا ہی آدمی کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔لائق طالب علم وہی مانا جاتا ہے جو خود کو کاہلی و تساہل کی خراب عادات سے بچاتا ہے۔ کیونکہ عقل مند طالب علم وہی ہے جو وقت کو نفع بخش اور کارآمد اعمال میں صرف کرتا ہے اور وقت کو غیر نفع بخش اعمال میں صرف کرنے سے بچاتا ہے کیونکہ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا ہے۔ اگر انسان اپنے وقت کو اچھے کام میں صرف کرے گا تو اچھے پھل کا مستحق ہوگا اور جو وقت کو برے کام میں صرف کرے گا تو بدی و گناہ کا مرتکب ہوگا۔ وقت ایک سرمایہ ہے جو اس سرمایہ کو معقول طریقے سے کام میں لاتا ہے وہی جسمانی اور روحانی مسرت حاصل کرتا ہے۔ وقت کی پابندی سے ایک وحشی اور جنگلی انسان مہذب ومتمدن اور سلیقہ مند آدمی بن جاتا ہے اور جو وقت کی قدر نہیں کرتا وہ پریشان، رنجیدہ، غمگین، افسردہ رہتا ہے۔ وقت کا بیکار گنوانا گویا عمر عزیز کو ضائع کرنا ہے۔ طمع، حرص، حق تلفی، نافرمانی اکثر وہی اشخاص کرتے ہیں جو کاہل اور بے عمل ہوتے ہیں۔ انسان کی طبیعت اس کا دل ودماغ نیک ومفید کام میں مصروف نہیں رہتا تو اس کا میلان بدی اور معصیت کی جانب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص کامیاب اور بامقصد زندگی گزارنا چاہتا ہے تو سب سے مقدم اس کے لئے یہ ہے کہ اپنے وقت کا محافظ ونگراں بنا رہے اور ایک لمحہ ایک ساعت بھی فضول نہ گنوائے بلکہ انسان کو چاہئے کہ وقت مقررہ کے اندر کام سے فراغت حاصل کر لے۔ جب چستی وپھرتی اس کی عادت وخصلت بن جاتی ہے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ محنت میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ محنتی آدمی کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ قانع، منصف، دیانت دار، شکر گزار اور باادب بن جاتا ہے۔ جو آدمی اپنے وقت کی قدر نہیں کرتا اور نہ ہی دوسروں کے وقت کی قدر کرتا ہے تو اس کے نزدیک وقت پر کسی کے کام آنا یا وعدہ وفا کرنا کوئی معنی وحیثیت نہیں رکھتا۔ ایسا شخص قسمت کا رونا روتا ہے اور وہ ناکام ونامراد زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے۔انسان فطرتاً جلد باز ہے اور اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ دیر وقت کا انتظار نہیں کرنا چاہتا اور وقت سے پہلے سب کچھ حاصل کر لینا چاہتا ہے۔ جبکہ قرآن مجید شاہد

ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی برسوں کی عبادات کے بعد ہی نبوت سے سرفراز کئے گئے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو **40** سال کے بعد نبوت ملی تھی اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نبوت **40** سال کی عمر میں ملی تھی۔ جو چیز انتظار کے بعد ملتی ہے اس کی قدر ومنزلت کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔انتظار اوروقت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس لئے ہم خوشی کے وقت کا انتظار کرتے ہیں، ماہ رمضان کے روزوں کے بعد عید کا انتظار کرتے ہیں، امتحان کے بعد اچھے نتیجے کا انتظار کرتے ہیں، دن کے بعد رات اور صبح کے بعد شام کا انتظار کرتے ہیں، تعلیم کے بعد اچھی ملازمت کا انتظار کرتے ہیں۔غرض کہ ہم خوشگوار ابتدا اور پرمسرت انتہا کے منتظر رہتے ہیں۔تو معلوم ہوا کہ انتظار کی گھڑی لمبی ہوتی ہے۔ مصیبت کے ایام کاٹے نہیں کٹتے اورعیش ونشاط کے ایام چند منٹوں میں گزر جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایک انسان صحت وتندرستی کی فکر نہ کرے تو اس کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ کاروبار کی ترقی کی ہر وقت فکر نہ کی جائے تو کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ مریض جب تک طبیب سے مرض کی تشخیص کرا کے بروقت مناسب علاج نہ کرائے تو مرض مریض کو موت کی نیند سلا دیتا ہے۔ اسی طرح جو طالب علم امتحان کے وقت کی آمد سے قبل ہی امتحان کی تیاری کرتا ہے، وہ امتحان کے وقت ذہنی تناؤ اور خوف و دہشت سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ خوشگوار نتائج سے فیضیاب ہوتا ہے، عزیز و اقارب سب خوش ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جو طالب علم سال بھر پڑھائی سے غافل رہتا ہے، وہ بوقت امتحان تیاری کے لئے شب بیداری کے باوجود اچھے نمبر حاصل نہیں کر پاتا یا ناکام رہتا ہے، جس کا خمیازہ اس کے سرپرست کو بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر وقت پر بوائی (بیج بونے) اور دیکھ بھال کرنے پر ہی اچھی اور نفع بخش فصل ہاتھ آتی ہے۔
علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے : انسان کی کامیاب عملی زندگی کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ اس کے تمام کام مقررہ اوقات پر انجام پائیں۔ (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)
موجودہ دور میں اپنے وقت کو دینی و دنیاوی تعلیم اور عمل صالح میں صرف کرنا ہی سب سے بڑی عقل مندی ہے۔ اللہ عزّوجل ہمیں اس کی قدر کرنے اور اس کا صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وقت کا ضیاع بہت بڑا نقصان ہے

اللہ تعالیٰ کی ان گنت اور بے شمار نعمتوں میں سے وقت یقیناً ایک بہت بڑی نعمت ہے، یہ نعمت چھوٹے، بڑے، مرد، عورت، کافر اور مسلمان سب کو یکساں طور پر حاصل ہے لیکن عجیب بات ہے کہ ہر کوئی اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا بلکہ اس نعمت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جن کے دلوں میں وقت کی قدر ہو، جن کی کوشش کا یہ عالم ہو کہ جب لوگ کھیل کو دمیں لگے ہوئے ہوں تو وہ اپنے کام میں مشغول ہوں، جب لوگ موسم سرما کی لمبی راتوں میں گہری نیند کے مزے لوٹ رہے ہوں تو وہ اپنے کام میں مگن ترقی کے مراحل طے کر رہے ہوں۔ وقت وہ پونجی ہے جس کے قدر دان ہر میدان کے فاتح بن جاتے ہیں اور اس کو تھوڑی سی رقم کے بدلے لٹانے والے ہمیشہ افسوس وحسرت کا منہ دیکھتے رہتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''کاش، اگر ہمیں ایک مرتبہ (دنیا میں) لوٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومنوں میں شامل ہو جائیں۔'' (الشعرآء 26: آیت 102)

افسوس اس قیمتی اثاثے کو ضائع کرنے کے لئے آج کل بہانے تلاش کئے جاتے ہیں، مختلف قسم کے رسم و رواج، کھیل کود کے طور وطریقوں نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا، اس سے بھی بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ وقت کا ضیاع ہمارے معاشرے میں کوئی برائی ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اس بگڑی ہوئی صورت حال کو دیکھ کر عربی شاعر کا یہ کلام زبان پر آتا ہے ''وقت بہت قیمتی چیز ہے جس کی حفاظت تم پر ضروری ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی چیز تمہارے پاس بڑی آسانی سے ضائع ہو رہی ہے۔'' آج مسلم معاشرے میں باصلاحیت افراد کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ مسلم سوسائٹی میں باصلاحیت افراد ہیں ہی نہیں بلکہ باصلاحیت افراد کو اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا ماحول نہیں ملتا جس کے نتیجے میں وہ ضیاع کے شکار ہو جاتے ہیں۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا، وہ اپنی رفتار سے چلتا

رہتا ہے جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں اور اس کا صحیح استعمال کرتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب و بامراد رہتے ہیں اور جو لوگ وقت کی ناقدری کرتے ہیں، وقت کو ضائع کرتے ہیں وہ ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں۔ وقت کی مثال برف سے دی جاتی ہے اگر آپ برف کو بروقت استعمال نہیں کریں گے تو وہ رفتہ رفتہ پگھل کر اپنا وجود ختم کرلے گی۔ اسی طرح اگر آپ نے وقت کا صحیح استعمال نہیں کیا تو وقت اپنی رفتار سے گزر جائے گا اور آپ جہاں تھے وہیں کھڑے رہ جائیں گے اور کچھ حاصل نہیں کر پائیں گے۔

وقت (زمانہ) کی اہمیت سورہ عصر کی روشنی میں

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

''زمانہ (وقت) کی قسم، بیشک انسان سراسر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت بھی کی۔'' (العصر 103 : آیات 1 تا 3)

﴿ وضاحت : سورہ عصر میں وقت کے لئے ''العصر'' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا معنی نچوڑنا ہے یعنی جس طرح پھلوں کا رس نچوڑنے کے بعد پھلوں میں واپس نہیں لوٹایا جا سکتا اور جانوروں کے تھنوں سے نکالا ہوا دودھ دوبارہ تھنوں میں واپس نہیں جا سکتا۔ اسی طرح گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آسکتا﴾

وقت کے بارے میں مفکرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ عربی کے ایک مقولہ میں وقت کو سونے سے زیادہ قیمتی بتایا گیا ہے۔ وقت کی قدر وہی لوگ جانتے ہیں جو اس کا صحیح استعمال کرتے ہیں اور جو وقت کا صحیح استعمال نہیں کرتے وہ وقت کی قدر بھی نہیں جانتے۔ وقت کی اسی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وقت کے عنوان سے پوری ایک سورت نازل فرما دی۔

سورہ العصر نہایت ہی مختصر سورہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت ہی اہم اور جامع ہے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر لوگ

صرف اسی سورت میں تدبر کر لیتے تو یہی ان کے لئے کافی تھی۔ (ابن کثیر)

سورہ عصر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن حصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے 2 شخص ایسے تھے کہ جب وہ آپس میں ملتے تھے تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ان میں سے ایک دوسرے کے سامنے سورہ العصر نہ پڑھ لیں۔ (طبرانی)

اس سورہ میں چند اہم امور کو بیان کیا گیا ہے: ① وقت کی اہمیت ② انسان کا خسارے میں ہونا۔ پھر اس خسارے سے بچنے کے 4 اہم نکات بیان کئے گئے ہیں: ① اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ② نیک عمل کرنا ③ حق کی تاکید ④ صبر کی نصیحت۔ کیونکہ یہی وہ 4 اہم اعمال ہیں جنہیں کر کے انسان خسارے سے بچ سکتا ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد عثمانی میں انسان کے خسارے میں ہونے کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے بڑھ کر رونا کیا ہو گا کہ برف بیچنے والے دکاندار کی طرح اس کی تجارت کا مال جسے عمر عزیز کہتے ہیں دم بہ دم کم ہوتا جا رہا ہے۔ زمانہ کی تاریخ پڑھیں اور خود اپنی زندگی کے واقعات پر غور کریں تو ثابت ہو جائے گا کہ جن لوگوں نے انجام بینی سے کام نہ لیا اور مستقبل سے بے پروا ہو کر محض خالی لذتوں میں وقت گزار دیا وہ آخر کس طرح ناکام و نامراد بلکہ تباہ و برباد ہو گئے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جو زمانہ اب گزر رہا ہے دراصل وہ وقت ہے جو ہر آدمی اور ہر قوم کو دنیا میں کام کرنے کے لئے دیا گیا ہے جیسا کہ ایک طالبعلم کو امتحانی ہال میں پرچہ حل کرنے کے لئے ایک مقررہ وقت دیا جاتا ہے۔ سمجھدار طالبعلم اپنے وقت کو ضائع کئے بغیر اس مقررہ وقت میں اپنے پرچے کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اسے بخوبی علم ہوتا ہے کہ اگر میں نے یہ وقت ضائع کر دیا تو ناکامی میرا مقدر بن جائے گی۔ ہم جن کاموں میں بھی مشغول رہتے ہیں وہ سب ہماری مقررہ عمر کے محدود وقت میں ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ دراصل وقت ہی ہمارا قیمتی ترین سرمایہ ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وقت کی قدر پہچانے اور عمر عزیز کے لمحات کو یونہی غفلت، شرارت یا کھیل کود میں ضائع نہ کرے، اگر انسان نے

عمر عزیز کے یہ قیمتی لمحات غفلت میں گزار دیئے تو اس سے بڑھ کر آدمی کے لئے کوئی خسارہ نہیں ہو سکتا۔ پس خوش نصیب اور عقل مند انسان وہی ہیں جو اس عمر فانی کو باقی اور ناکارہ زندگی کو کارآمد بنانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور بہترین اوقات اور عمدہ مواقع کو غنیمت سمجھ کر انہیں قیمتی بنانے کی کوشش میں سرگرم رہتے ہیں۔

آگے اس نقصان سے بچنے کے **4** آسان نسخے بیان کئے ہیں: ① اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی ہدایات اور وعدوں پر خواہ دنیا سے متعلق ہوں یا آخرت سے پورا یقین رکھے ② اس یقین کا اثر محض قلب و دماغ تک محدود نہ رہے بلکہ اعضاء اس کی عملی زندگی اس کے ایمان قلبی کا آئینہ ہو ③ محض اپنی انفرادی اصلاح و فلاح پر قناعت نہ کرے بلکہ قوم وملت کے اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھے۔ جب دو مسلمان ملیں ایک دوسرے کو اپنے قول وفعل سے سچے دین اور ہر معاملہ میں سچائی اختیار کرنے کی تاکید کرتے رہیں ④ ہر ایک کو دوسرے کی یہ نصیحت اور وصیت رہے کہ حق کے معاملہ میں اور شخصی وقومی اصلاح کے راستہ میں جس قدر سختیاں اور دشواریاں پیش آئیں، پورے صبر و استقامت سے تحمل کریں، قدم نیکی کے راستہ سے ہرگز ڈگمگانے نہ پائیں۔

خوش قسمت لوگ ان **4** اوصاف کے جامع ہوں گے اور خود کامل ہو کر دوسروں کی تکمیل کریں گے ان کا نام تاریخ میں زندہ و جاوید رہے گا اور جو آثار چھوڑ کر دنیا سے جائیں گے اور بطور باقیات صالحات ہمیشہ ان کے اجر کو بڑھاتے رہیں گے۔ اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ نجات اور فلاح کے لئے صرف اپنے عمل کی اصلاح کافی نہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی اصلاح کی فکر بھی ضروری ہے۔

وقت کا بہتر استعمال کیسے کیا جائے؟

وقت اپنی رفتار سے گزرتا جا رہا ہے اور زمانہ حال سے کہہ رہا ہے کہ اے ابن آدم، دیکھو میں جا رہا ہوں، قبل اس کے کہ میں گزر جاؤں میری قدر کرلو، مجھے اپنی مٹھی میں کر کے استعمال کرلو ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اے ابن آدم، اگر آج تم نے میری

بات مانی اور میری قدر کی تو میں تمہیں آسمان کی بلندیوں تک لے جاؤں گا اور تاریخ میں تمہارا نام سنہرے حروف سے لکھا جائے گا اور اگر تم نے میری بات نہیں مانی اور میری قدر نہیں کی، وقت رہتے ہوئے بھی مجھے اپنے قبضہ میں کر کے میرا صحیح اور بروقت استعمال نہیں کیا تو یاد رکھو کہ میں تمہیں زمین کی اتنی گہرائی میں دفن کر دوں گا کہ تمہارا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی نہ ہو گا۔ جس طرح اس دنیا میں بے نام آئے تھے اسی طرح بے نام و ناکام اس دنیا سے چلے جاؤ گے۔ یاد رکھو، میں ان ہی لوگوں کی قدر کرتا ہوں جو میری قدر کرتے ہیں جو مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور میرا صحیح استعمال کرتے ہیں، جو میری قدر نہیں کرتے، جنہیں میری کوئی پرواہ نہیں ہوتی میں ان کے نام ونشان کو دنیا سے مٹا دیتا ہوں۔

وقت کا بہتر استعمال کیسے کیا جائے؟ اس ضمن میں متعدد اہم نکات ہیں تاہم اس وقت چند رہنما باتیں پیش خدمت ہیں:

① مطالعہ باقاعدگی سے جاری رکھیں۔ دعوت دین کا جو کام آپ کر رہے ہیں مطالعے کی وجہ سے آپ کو اس میں بڑا فائدہ ہو گا اور آپ کم سے کم وقت میں زیادہ متاثر کن کام کر سکیں گے۔

② اپنے مشاہدے کو وسیع رکھیں۔ دنیا کی بیشمار سرگرمیوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھ کر ان کا جائزہ لے کر اور تجزیہ کر کے آپ صحیح تر نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

③ اپنی یادداشت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ عمومی طور پر دعوتی سرگرمی اور تنظیمی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں خصوصاً نام یاد رکھنا بہت اہم ہے، کوئی بھی شخص ایسا نہیں جسے اپنا نام پسند نہیں۔ چنانچہ نام سے پکار کر آپ مخاطب کا دل جیت سکتے ہیں اور بعض اوقات نام یاد نہ رہنے کی وجہ سے مخاطب کے ساتھ آپ کا وہ تعلق قائم نہیں ہوتا جو ملاقات کا مقصود ہے۔

④ اپنی قوت کار کو اس معنی میں برقرار رکھنے کی کوشش کریں کہ آپ کی ذمے داریوں کی ادائیگی میں آپ کا جسم اور ذہن ساتھ دے سکیں، آپ کی نیند پوری ہو، جسم اور لباس صاف ستھرا ہو، بھوک پیاس پریشان نہ کر رہی ہو، ہر چیز اپنے وقت پر ہونی چاہئے، رات سونے

کے لئے ہے تو رات کو سویا جائے اور دن کام کے لئے ہے تو دن میں کام کریں۔ نیند جسم کا حق ہے اگر یہ پوری نہ ہو تو اگلے دن آپ کے اعضاء پوری طرح کام نہیں کر پائیں گے، آپ کا دماغ بھی حاضر نہیں ہوگا اور اس طرح کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔

5 خود کو غیر ضروری چیزوں کا عادی نہ بنائیں اس سے معمولات پر منفی اثر پڑتا ہے مثلاً سگریٹ، پان، چائے، نسوار اور دیگر نشہ آور چیزوں کا عادی بن جانے کے بعد ان چیزوں کے بغیر گزارا نہیں ہوتا اور کام میں جی نہیں لگتا لہٰذا چائے ملے تو ٹھیک نہ ملے تو بھی کچھ خاص فرق نہیں۔ اپنی عادات اس طرح ڈھالنے سے بہت سا وقت ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔

6 وقت میں برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے۔ وقت بڑھتا یا کم نہیں ہوسکتا لیکن اس میں برکت ہوتی ہے کہ روز مرہ زندگی میں جن اوقات کو اتفاقات یا حادثات کہا جاتا ہے ان اتفاقات اور حادثات سے وقت کے استعمال میں بڑا فرق آجاتا ہے۔ بعض اوقات آدمی ایک کام کرنے کے لئے نکل پڑتا ہے کہ کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے جس سے بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دستیاب وسائل کے مطابق کوئی کام آدمی کا 2 گھنٹے میں کرنے کا ارادہ ہو لیکن اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیدا ہوجاتی ہے کہ 2 گھنٹے کا کام ایک گھنٹے میں ہی ہوجاتا ہے۔ آپ کسی سے ملنے کے لئے جانا چاہتے ہیں اور وہ خود آپ کے پاس پہنچ جاتا ہے یا آپ کو کسی تیسرے دوست کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ جس دوست سے آپ ملنا چاہ رہے ہیں وہ تو شہر سے باہر گئے ہیں یا جس کام کے سلسلے میں آپ ملنا چاہتے ہیں وہ کام کسی اور کی مدد سے ہوچکا ہے۔

اگر ہم نے زندگی دوسرے لفظوں میں وقت کا صحیح استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آخرت میں ہم کامیاب کہلانے کے مستحق ہوں گے۔

وقت کی حفاظت کی تدابیر

وقت کی حفاظت کی چند تدابیر ہیں جنہیں توجہ اور دھیان سے پڑھ کر اپنے ذہن میں محفوظ کر لیجئے اور ان پر عمل کیجئے۔

فضول باتوں اور کاموں سے پرہیز:

''ایک مرتبہ حضرت لقمان حکیم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کو اتنا بلند مرتبہ کیسے ملا؟ انہوں نے جواب دیا: (ہمیشہ) سچی بات کرنے، امانت کی بروقت ادائیگی اور بے فائدہ باتوں اور کاموں کو چھوڑ دینے سے۔'' (مؤطا امام مالک۔عن مالک رحمۃ اللہ علیہ)

ہم اپنے وقت کو کسی غیر مفید کام میں خرچ کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ کام بھی اچھا ہے، لہٰذا کوئی نقصان کی بات نہیں، یہ سوچ بہت غلط ہے۔ یہ بھی بہت بڑا نقصان ہے، کیوں کہ ایک بہت ہی قیمتی سرمایہ ایسے کام میں ضائع ہوا، جس کا کوئی نفع نہیں۔ ہماری عادت یہ ہے کہ کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے سوچتے ہیں، یہ کام دنیا میں یا آخرت میں نقصان دہ تو نہیں ہے؟ اگر نہیں تو کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ مفید بھی نہ ہو۔ سوچنے کا یہ طریقہ غلط ہے۔ کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ جو کام میں کرنے جارہا ہوں یہ دنیا اور آخرت میں نفع بخش ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مجھے اس کام سے دور رہنا چاہئے، اس لئے کہ اگرچہ یہ مضر نہیں، لیکن زندگی کے اتنے حصے کو ایسے کام میں صرف کرنا جو دنیا یا آخرت میں نفع بخش نہیں، یہ بھی ایک نقصان ہی ہے۔ ایک شخص اپنا سرمایہ ایسے کام میں کبھی خرچ نہیں کرے گا جس کا نفع نہ ہو سرمایہ خرچ کرتے وقت وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟ بلکہ ہمیشہ یہ سوچتا ہے کہ اس کا کوئی نفع ہے یا نہیں؟ اگر نفع نہیں تو کبھی خرچ نہیں کرے گا۔ اس سے ایک اور بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ جب ایسے کام میں جو مفید نہ ہو اپنے وقت کو خرچ کرنے سے بچنے کا اہتمام کرنا ہے تو ایسے کام میں اپنے وقت کو خرچ کرنے کی کیسے گنجائش ہوگی جو دنیا میں یا آخرت میں نقصان دہ ہے۔ آج ٹی وی، سنیما اور فحش لٹریچر کے ذریعے ہمارے نوجوانوں کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے اور دنیاوی زندگی بھی تباہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے کام یہ دونوں جہاں میں نقصان پہنچانے والے ہیں، اپنے آپ کو اللہ عزّوجل کی نافرمانی سے بچاؤ۔ وقت کو برباد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بدتر کوئی کام نہیں ہے، گناہ وقت کا بدترین مصرف ہے، اس سے دونوں جہاں میں تباہی ہی تباہی ہے، اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔ (آمین)۔

وقت کی قدر کرنے والوں کے کارنامے

جن حضرات نے وقت کی قدر کی اور اپنے آپ کو لغویات سے بچایا، انہوں نے اپنی آخرت کے لئے بھی بہت کچھ کیا اور امت کے لئے بھی بہت کچھ چھوڑا، ان کے زندۂ جاوید کارناموں کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ انہوں نے کس کمال احتیاط کے ساتھ وقت کا استعمال کیا ہو گا۔ یحییٰ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث گزرے ہیں ، انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے ہاتھوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی 10 لاکھ احادیث لکھیں ۔ علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے دینی علوم کے 3 لاکھ 58 ہزار صفحات تحریر میں آئے۔ مسلم شریف کے شارح اور ریاض الصالحین کے مؤلف علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف 45 سال کی عمر پائی، لیکن ان کی تصنیفات کا جب حساب لگایا گیا تو روزانہ 4 کاپیاں لکھنے کا حساب نکلا۔ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی کے مصنف پورے دن میں 24 اسباق پڑھاتے تھے اور تفسیر وافتا میں مشغولیت کے زمانے میں 13 اسباق پڑھاتے اور رات کو جب فراغت ہوتی تو تفسیر لکھتے اور دوسرے دن لکھنے کے لئے کاتبوں کے حوالے کرتے۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ رات کو اتنا لکھ لیتے کہ کئی کاتب مل کر 10 گھنٹے میں اسے پورا کر پاتے۔ علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کے غسل کے لئے پانی گرم کرنے کے لئے صرف وہ برادہ اور چورا استعمال کیا گیا جو احادیث لکھنے کے لیے قلم تراشنے میں جمع ہوا تھا۔ پانی گرم ہونے کے بعد بھی اس میں سے بچ بھی گیا تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صرف اور صرف احادیث کے لکھنے میں اتنا برادہ جمع ہوا تو باقی علوم کے ساتھ کتنا ہوا ہو گا۔ مشہور محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ دمشق لکھی جو 80 جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان کی علمی مصروفیت کے باوجود عبادت کا بھی پورا پورا اہتمام تھا۔ غیر رمضان میں ہر ہفتہ ایک قرآن مجید ختم فرماتے تھے اور رمضان میں اس سے بھی جلدی۔ امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی امام فقہ، مشہور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں سونے اور کھانے کا عادی نہیں ہوں۔ مجھ کو دن اور رات میں جب بھی نیند آتی ہے،

سوجاتا ہوں اور جس وقت بھوک لگتی ہے کھانا کھا لیتا ہوں۔ ان کا اوڑھنا، بچھونا، پڑھنا اور پڑھانا تھا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے روزنامچہ الخاطر میں ان لوگوں پر کف افسوس ملتے ہوئے نظر آتے ہیں جو کھیل، تماشے میں لگے رہتے ہیں۔ ادھر ادھر بلا مقصد گھومتے رہتے ہیں، بازاروں میں بیٹھ کر آنے جانے والوں کو گھورتے ہیں اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ پر رائے زنی کرتے رہتے ہیں۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بڑی کتابوں کی تعداد **200** سے کم نہ ہوگی۔ صرف تفسیر کبیر **30** جلدوں میں ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ کھانے پینے میں جو وقت ضائع ہوتا ہے، میں ہمیشہ اس پر افسوس کرتا رہتا ہوں۔ علامہ شہاب الدین محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ مفسر قرآن نے اپنی رات کے اوقات کو **3** حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ پہلے حصے میں آرام واستراحت فرماتے تھے۔ دوسرے میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور تیسرے میں لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے۔ یہ ہمارے اسلاف کی زندگیوں کے کارنامے ہیں، انہوں نے زندگی کے قیمتی لمحات کی قدر کی جس کی برکت سے انہوں نے امت کے لئے وہ ذخیرہ چھوڑا جس سے امت قیامت تک فائدہ اٹھاتی رہے گی اور ان کی نیکیوں میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا، ان شآء اللہ تعالیٰ۔

تاریخ کا مطالعہ کیجیے، آپ کو معلوم ہو گا کہ دنیا میں جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں ان کی ترقی کا اہم راز وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال ہے۔ ان حضرات کی نظر میں وقت کتنا قیمتی تھا، اس کا اندازہ نحو وعروض کے امام خلیل ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے کہ: مجھ پر وہ گھڑیاں سب سے زیادہ بوجھ ہوتی ہیں جن میں، میں کھانا کھاتا ہوں۔ مفسر کبیر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ امت کو **2** سو کتابوں کا ذخیرہ دینے کے باوجود فرماتے تھے: اللہ کی قسم، کھانا کھاتے وقت علم میں مشغولی کی محرومی سے مجھے بہت افسوس ہوتا ہے، اس لئے کہ وقت اورزمانہ بڑا عزیز سرمایہ ہے۔ ایک جماعت ان حضرات اسلاف کی ہے جنہیں ایک ایک لمحہ کی قدر کرنے کے باوجود بھی افسوس دامن گیر رہتا تھا اور ایک گروہ ہمارا ہے کہ وقت کو ضائع کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور زندگی کو فضول کاموں میں برباد کر دیتے ہیں، اس کے باوجود افسوس تو کیا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

آپس کی مشاورت میں وقت کی بچت

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

''اور (دین کے) معاملات میں ان سے مشورہ لیجئے پھر جب آپ (کسی کام کا) پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ ہی پر بھروسا کیجئے۔'' (اٰل عمران 3 : آیت 159)

احادیث رسول ﷺ :

1 ''جس نے استخارہ (اللہ تعالیٰ سے مشورہ) کیا اسے بعد میں شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔'' (المعجم الصغیر للطبرانی۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

2 ''مومنین ایک دیوار کی طرح ہیں جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے۔''

(بخاری۔ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

آپس کی مشاورت سے کم وقت میں بہتر سے بہتر کام ہوسکتا ہے۔ اس عمل سے مشورہ دینے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ان میں کام کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور برے نتائج سے بھی نجات ملتی ہے۔ آپ ﷺ ہر اعتبار سے کامل ترین شخصیت تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کی تلقین کی اور کئی مواقع پر آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورے کئے جن کے نتائج بہت اچھے سامنے آئے۔ مثلاً غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان فوج کے پڑاؤ ڈالنے کے لئے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے بدر کے کنویں کے قریب پڑاؤ ڈالنے کا مشورہ دیا جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور اس کے بہترین نتائج سامنے آئے۔ اسی طرح غزوہ احزاب کے موقع پر جب کفار نے اہل مدینہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا تہیہ کرتے ہوئے مدینہ کا رخ کیا تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے مطابق مدینہ کے اطراف میں خندق کھودی گئی دشمن کئی دن تک محاصرہ کرنے کے بعد آخرکار ناکام واپس لوٹا۔ (پڑھئے ہماری کتاب ''مختصر تفسیر ابن کثیر'')

اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھئے

حدیث رسول ﷺ:

''حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ ہمارے سامنے جنت وجہنم کا ذکر ایسے فرما رہے تھے کہ گویا ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد میں گھر آیا اور بیوی بچوں سے مذاق کرنے لگا۔ (مجھے ایسا لگا کہ میں منافق ہو گیا ہوں) میں گھر سے نکلا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی ایسا کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، حنظلہ یعنی میں منافق ہو گیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم جب آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں آپ ﷺ ہمیں جنت وجہنم کی یاد دلاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے گویا ہم ان کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو اپنے بیوی، بچوں، روزی کمانے اور دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر اور ذکر کرتے رہو تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور راستوں میں ہاتھ ملائیں، اگر تمہارے دل اسی حالت پر رہیں جس حالت میں (اللہ تعالیٰ کا) ذکر کرتے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور تمہیں راستوں میں سلام کریں۔ لیکن اے حنظلہ، وقت وقت کی بات ہے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ **3** مرتبہ فرمایا۔'' (مسلم)

چلتے پھرتے، گھر، سفر اور دفتر میں ذکر الٰہی کثرت سے کیجئے۔ روزانہ کم از کم **100** مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھیں۔ دن رات کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہئے، کام کے دوران بھی اس سے کام میں بھی برکت ہو گی اور وقت بھی اچھا گزرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہئے کہ وہ ہمیں وقت کی حفاظت کرنے کے ساتھ اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اپنے وقت کی منصوبہ بندی کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ کیا ہم آپ کو بتا دیں (قیامت کے دن) اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ نقصان میں کون ہو گا؟ وہ لوگ ہوں گے جن کی دنیا کی زندگی کے لئے تمام کوششیں ضائع ہو گئیں اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے تھے۔''

(الکہف 18 : آیات 103 تا 104)

❷ ''انسان جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے، ایک نگہبان (اسے لکھنے کو) تیار ہوتا ہے۔''

(قٓ 50 : آیت 18)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''سب سے افضل عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔'' (مسلم۔عن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''استخارہ کرنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا اور مشورہ کرنے والا کبھی نادم نہیں ہوتا اور کفایت سے کام لینے والا کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔'' (طبرانی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

اپنی زندگی منصوبہ بندی سے گزارنے کا مطلب ہے کہ ہر انسان اپنے اوقات کار کو منظم کرے، اپنے نفس امارہ کو قابو میں رکھے، اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرے، اپنے اہداف طے کر کے انہیں عملی جامہ پہنانے کی بھرپور کوشش کرے اور اس کے لئے اپنی تمام توانائیاں اور صلاحیتیں بروئے کار لائے۔ یاد رکھئے، انسان کا اپنی صلاحیت کو درست وقت پر استعمال کرنا مطلوبہ اہداف میں کامیابی ہے۔ اس لئے وقت کو مناسب استعمال کر کے اپنی منزل تک پہنچئے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کیجئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اچھے نتائج کی امید رکھئے۔ اپنی زندگی اچھی گزارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اور آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت سے ہمیں راہ نمائی ملتی ہے اس پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنایئے۔ انسان پر اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض لازم کر کے اسے زندگی کے نظم و نسق کے طریقے متعارف

کرواۓ ہیں تاکہ ان پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی خوشیاں سمیٹے۔ جب بھی کوئی کام کریں تو اس کے لئے منصوبہ ضرور بنایئے اس سے کامیابی یقینی ملے گی، ان شآء اللہ ۔منصوبہ پر عمل کامیابی کی کنجی ہے منصوبہ بنانا درحقیقت کامیاب انسانوں کی عادت ثانیہ اور ناکام انسانوں کی کمزوری ہے۔ بحیثیت مسلمان دیکھا جائے تو منصوبہ اس لحاظ سے ضروری ہے کہ قیامت کے دن ہم سے ہمارے اوقات، اعمال، وسائل اور معاملات سب کا حساب لیا جائے گا اس نقطہ نظر سے مسلمان کو اپنا ہر لمحہ بہترین طریقے سے گزارنا چاہیۓ۔ اپنے معاملات میں مشورہ، استخارہ، کفایت اور منصوبہ سازی کر لینا سنت ہے۔مختصر مدت کی منصوبہ سازی، ہفتہ وار اور ماہانہ فرائض اور ذمہ داریوں کی ترجیحات کو پیش نظر رکھتے ہوۓ بحسن خوبی انجام دینے کا نام ہے۔ اگر ہم یہ طے کر لیں کہ یہ کام ہماری پہلی ترجیح ہونی چاہیۓ یا دوسری یا تیسری تو وقت کی کمی کا مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے اگر ہم وہی ترجیحات متعین کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کی ہیں تو ہم اپنے وقت کو یقیناً قیمتی بنا سکتے ہیں۔آپ ﷺ کی نبوت والی پوری زندگی میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ جس دن آپ ﷺ نے ترجیح بنیادوں پر قرآن کی تلاوت نہیں کی یا کسی کو قرآن کی تعلیم نہ دی ہو۔آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی قرآن کریم کی تلاوت کو اتنی ترجیح دیتے تھے کہ آپ ﷺ کو انہیں یہ کہنا پڑا کہ کوئی بھی 3 دن سے پہلے قرآن کی تکمیل نہ کرے۔ اس طرح کی منصوبہ سازی سے انسان نہ صرف دنیا بلکہ آخرت کو بھی سنوار سکتا ہے۔ یہ منصوبہ سازی انسان کو زیادہ متحرک کرتی ہے اور اس کا جائزہ لینا آسان ہے۔ یومیہ منصوبہ سازی ، یہ اہم ترین ہے۔ اس کے لئے آپ وقت نکال لیں تو پھر ہر منصوبہ سازی کے لئے وقت نکالنا آسان ہے آج کے کرنے والے کاموں کو ترتیب سے لکھ لیجئے پھر ترجیحات کو مدنظر رکھئے پھر ایک ایک کر کے نمٹاتے جائیں، بس یہی یومیہ منصوبہ سازی ہے۔آپ کی ہر صبح پر عزم ہو اور آپ کا منصوبہ بندی پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ ہو اپنے تمام کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کیونکہ وہ بڑا کارساز ہے دعاؤں کو سننے والا ہے، اے میرے رب میں تجھ سے وہ بھلائی جو اس دن میں ہے اور جو اس کے بعد

ہے وہ سب مانگتا ہوں اور جو برائی اس دن میں ہے اور جو اس کے بعد ہے ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (آمین)۔

مندرجہ ذیل چند نصیحتیں ہیں جن پر عمل کر کے انسانی زندگی کو منصوبہ سازی کے ساتھ کامیاب بنایا جا سکتا ہے:

① اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا رکھئے، اپنے نفس امارہ کی تربیت کیجئے ② اپنے اہداف کا تعین کیجئے اور اپنی اچھی سوچ کو عملی جامہ پہنایئے ③ جو بھی کام کریں اس کے نتیجے کو کھلے دل سے تسلیم کیجئے ④ ہر کام میں جلدی کی عادت اور اپنے کام دوسرے سے لینے کی امید کو بھی چھوڑ دیجئے ⑤ وقت کو بچا کر استعمال کیجئے اور اسے مفید بنایئے ⑥ گھر اور آفس کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کیجئے ⑦ اپنے مطلوبہ ہدف کو حاصل کرنے کے لئے جو رکاوٹیں پیدا ہوں ان کو مکمل دور کیجئے۔

اپنے نفس کی اصلاح وقت کا بہترین استعمال ہے

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ”بیشک وہ کامیاب ہو گیا جس نے (اپنے نفس کو کفر، شرک اور گناہوں سے) پاک کر لیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز بھی پڑھتا رہا۔“ (الاعلیٰ 87: آیات 14 تا 15)

❷ ”بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے۔“

(یوسف 12: آیت 53)

❸ ”یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسے (اپنے نفس کو) گناہوں سے پاک کر لیا اور یقیناً وہ شخص نامراد ہوا جس نے اسے (اپنے نفس کو گناہوں سے) آلودہ کر لیا۔“

(الشمس 91: آیات 9 تا 10)

اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کرنے کو شرعی اصطلاح میں تزکیہ نفس کہا جاتا ہے۔ تزکیہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو اس کا مطلب گناہوں کو دور کرنا اور ان کی صفائی کرنا ہے۔ اس کا دوسرا پہلو صفائی کے بعد نیکیوں اور اچھے اعمال کی بنیاد رکھنا اور انہیں نشوونما دینا ہے۔

نفس سے مراد انسانی ذات یا شخصیت ہے۔ چنانچہ تزکیہ نفس کا مفہوم یہ ہوا کہ انسانی شخصیت میں سے برائیوں کو ختم کرنا اور اچھائیوں کو پروان چڑھانا۔ تزکیہ نفس دیکھنے میں تو ایک سادہ عمل ہے لیکن عملی طور پر دیکھا جائے تو انتہائی مشکل کام ہے۔ لیکن یہی دین کا مقصود ہے اور اسی عمل میں کامیابی کا نتیجہ جنت کی ابدی نعمتوں کی شکل میں نکلے گا۔ جبکہ اس میں ناکامی کا انجام جہنم کا گڑھا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سب سے پہلے اپنی اصلاح اور اس کے بعد دوسرے مسلمان بھائیوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر ال عمران 3: آیت 77، النسآء 4: آیت 49، الانفال 8: آیت 37 النازعات 79: آیات 17 تا 18، الجمعہ 62: آیت 2 اور النور 24: آیت 21)

ایک دوسرے سے تعاون میں وقت کی بہت بچت ہے

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

”نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی (کے کاموں) میں (کسی سے) تعاون نہ کرو۔“ (المآئدہ 5: آیت 2)

انفرادی طور پر کوئی بھی انسان ترقی کی منازل طے نہیں کرسکتا جب تک اسے دوسروں کی معاونت حاصل نہ ہو اس لئے جماعت کی صورت میں کام کرنا بہتر ہے اور لوگوں سے کام لینے کے بڑے فوائد ہیں اس سے ایک دوسرے پر اعتماد بڑھتا ہے، ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ ہوتا ہے، ناتجربہ کار لوگوں کو بھی اپنی صلاحیتیں استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے اس طرح مختصر وقت کے اندر بڑے بڑے کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ جو انسان باصلاحیت ہے وہ دوسروں کی صلاحیت سے باخبر ہوتا ہے اسے چاہئے کہ لوگوں سے ان کی صلاحیت کے مطابق کام لے اچھا کام کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کرے اگر کوئی تجویز ملتی ہے تو اس پر عمل کرے۔ اس طرح اجتماعیت کا تصور بھی فروغ پائے گا اور کام بھی آسانی سے پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

اپنی تربیت سے کافی وقت بچتا ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

'' (اللہ نے فرمایا) اے یحییٰ ، کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے اسے بچپن ہی سے دانائی عطا فرما دی تھی۔'' (مریم **19** : آیت **12**)

حدیث رسول ﷺ :

''خبردار تیر اندازی میں قوت ہے۔آپ ﷺ نے **3** مرتبہ یہ فرمایا۔'' (مسلم۔عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

اپنی تربیت اور قوت وہ چیز ہے کہ جس کے ذریعے سے انسان اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ تربیت سے مراد عملی، عقلی، جسمانی اور اس فن کی تربیت ہے جس میں کام کرنے کا ارادہ ہو۔ اپنی تربیت کرنے والا انسان نہ صرف اپنے آپ کو فائدہ پہنچاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنا وقت بچانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا وقت بھی بچاتا ہے اور کم وقت میں زیادہ کام کرتا ہے۔

اپنی جوانی کا قیمتی وقت ضائع نہ کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے تم سب کو کمزور پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد تمہیں قوت عطا فرمائی پھر اس قوت کے بعد تمہیں کمزور اور بوڑھا بنا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔''

(الروم **30** : آیت **54**)

حدیث رسول ﷺ :

''**7** قِسم کے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے ان میں سے ایک ایسا نوجوان بھی ہوگا جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاری ہوگی۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

جوانی انسان کی وہ عمر ہے جس میں یہ صحت، طاقت، توانائی کے اعتبار سے مضبوط ہوتا

ہے اس وقت اس کے بھٹکنے کے قوی امکانات ہوتے ہیں اگر یہ اپنی جوانی کے وقت کو صحیح استعمال کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی خوب ترقی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم ، حضرت موسیٰ ، حضرت یوسف اور حضرت مریم علیہم السلام کا بطور خاص ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی جوانی کی عمر کو اس قدر پاک صاف اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے بہت بڑا اجر وثواب پایا۔ آپ بھی اپنی جوانی کو ضائع نہ کیجئے اس میں خوب نیک اعمال کیجئے اس لئے کہ قیامت کے دن بھی اس جوانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الانبیاء **21**: آیات **50** تا **70**، القصص **28**: آیات **14** تا **21** یوسف **12**: آیات **21** تا **29** اور مریم **19** : آیات **16** تا **33**)

اسلام میں وقت کا تصور

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اور وہی (اللہ) تو ہے جو تمہیں رات کو فوت کرتا (سلاتا) ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسے بھی وہ جانتا ہے پھر تم کو اٹھاتا (بیدار کرتا) ہے تا کہ (زندگی کی) مقررہ مدت پوری ہو جائے۔ آخر کار تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کی خبر دے گا۔'' (الانعام **6**: آیت **60**)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

❶ ''دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے ان میں سے ایک جہاد کے دوران خوب محنت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا ، دوسرا ایک سال زندہ رہنے کے بعد فوت ہوا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا : ان میں سے بعد میں فوت ہونے والا شہید ہونے والے سے پہلے جنت میں داخل ہوا۔ میں نے لوگوں کے سامنے جب یہ خواب ذکر کیا تو انہوں نے اس پر تعجب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیوں تعجب کر رہے ہو، کیا بعد میں فوت ہونے والا ایک سال بعد تک زندہ نہیں رہا

(اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مزید ایک سال کا وقت نہیں ملا؟)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے اپنی زندگی میں رمضان کا مہینہ نہیں پایا اور پورے سال میں (نمازوں میں) سجدے نہیں کئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کے (مراتب کے) درمیان آسمان اور زمین سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔" (ابن ماجہ۔عن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ)

2 "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے۔ وہ نیک ہو تو اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا اور اگر برا ہے تو وہ شاید توبہ کرلے۔" (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

3 "اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیا جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ اسے **60** سال کی عمر کو پہنچا دیا۔" (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اسلام میں وقت کی بڑی اہمیت اور قدر و منزلت ہے۔ وقت پر غور و فکر کرنے والا انسان زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کر کے اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ وقت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے ہوا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان جو مخلوق بھی ہے ان کی زندگی کا بھی ایک مقررہ وقت ہے۔ زندگی اور موت کا نظام بھی انسان کو اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب اس دنیا فانی سے رشتہ کٹ جائے گا۔ اس وقت، وقت کی قدر کرنے والے انسان کے قدم کامیابی چومے گی جبکہ وقت کو ضائع کرنے والا انسان اپنے اس فعل پر بڑی شرمندگی کا اظہار کرے گا۔ مشرق اور مغرب کے وقت کے **2** ستون ہیں جن پر وقت کا نظام قائم ہے۔ وقت مشرق سے شروع ہو کر مغرب میں ختم ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں عبادات، معاہدات سے متعلق احکامات کو وقت کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، شادی، طلاق وغیرہ۔ ان تمام امور کے متعلق آیات مبارکہ میں وقت کے پہلو پر ضروری روشنی ڈالی گئی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ گزرا ہوا وقت تو واپس نہیں آ سکتا لیکن گزرے ہوئے وقت میں کئے گئے برے اعمال کو نیک اعمال میں ضرور بدلا جا سکتا ہے۔ توبہ و استغفار کے ذریعے سے انسان اپنے ماضی کی

بداعمالیوں کو درست کر سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو گزرے ہوئے وقت کو تبدیل کرنے کا راستہ بتاتا ہے۔ یہ سہولت ہر انسان کو بار بار ملتی ہے لہٰذا جب اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اپنی اصلاح کریں، توبہ و استغفار کے ذریعے اپنی نئی زندگی کا آغاز کیجئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسا کرتے ہوئے آئندہ آنے والے وقت کا صحیح استعمال کر کے ماضی کو بہتر بنائیے ۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اسلامی سال نو کا آغاز اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور تم اس دن (کی رسوائی اور مصیبت) سے ڈرو، جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

(البقرہ 2: آیت 281)

❷ ''جس دن اللہ ان سب کو (زندہ کر کے) اٹھائے گا پھر وہ انہیں بتائے گا جو انہوں نے عمل کئے تھے، اللہ نے اسے شمار کر رکھا ہے اور وہ خود اسے بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔'' (المجادلہ 58: آیت 6)

اس سال کتنے لوگوں کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے قبروں میں منوں مٹی میں دفن کیا ہم بھی ایک دن وہیں پہنچ جائیں گے ۔ ایک مکمل سال گزر گیا جو اب قیامت تک ہرگز لوٹ کر نہیں آ سکتا اب دوسرے سال کا آغاز اس دنیا کے فنا اور اس کے تیزی سے گزرنے کا واضح اشارہ ہے۔ دن، مہینے اور سال گزرتے جا رہے ہیں اور ہم اب بھی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں آج پوری دنیا میں مظلوم مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی کمزوری اور وسائل کی کمی کا شکوہ کر رہے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ ہمارے دیگر مسلمان بھائی کب ہماری مدد کو آئیں گے۔ یاد رکھئے اللہ عزّوجل کا یہ وعدہ ہے کہ ہر حال میں کامیابی حق اور اہل حق کی ہے ۔ گناہوں سے توبہ اور نئے سال کے لئے اعمال صالحہ بہت ضروری ہیں اس لئے کہ موت کسی

بھی وقت آ سکتی ہے، موت ہمیشہ اچانک آتی ہے جو لوگ اس دنیا کی چمک دمک سے متاثر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں وہ سراسر دھوکے میں ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خواب غفلت سے جاگ جائیں آخرت کی تیاری کریں۔ روز مرہ کے واقعات و مشاہدات سے عبرت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی علمی اور عملی جدوجہد میں ثابت قدمی اور استقامت کے لئے تجدید عہد کریں اس نئے سال میں اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں صرف اور صرف کلمہ طیبہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں ان شآء اللہ عزت و سربلندی اسلام کا مقدر اور فتح و کامیابی اہل اسلام کو ضرور حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سر بلندی اور ایمان پر خاتمہ کے لئے کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اپنی ذمہ داری ایمانداری سے ادا کیجئے، وقت کی بچت کیجئے

حدیث رسول ﷺ:

''تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے پوچھ گچھ ہو گی، بادشاہ سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا اور ہر شخص سے اس کے گھر والوں کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی عورت سے اپنے شوہر کے گھر کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (بخاری، مسلم۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

کامیابی اور ناکامی یہ دو چیزیں ہیں بعض لوگ ابتدائی زندگی غربت میں گزارتے ہیں لیکن محنت اور کوشش جاری رکھتے ہیں ایک دن انہیں ترقی مل جاتی ہے اور ان کے ساتھ کام کرنے والے لوگ بھی ان کے رویہ اور کام سے خوش ہوتے ہیں اور یقیناً یہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو محنت کے باوجود ناکام ہوتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ وقت اور اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نہیں نبھاتے جس کی وجہ سے وہ ناکام ہو جاتے ہیں۔ کامیاب لوگ ذمہ داریوں اور اختیارات میں توازن برقرار رکھتے ہیں، معاش کے حقوق کے ساتھ معاشرے کے حقوق بھی پورے کرتے ہیں، اسی توازن کا نام کامیابی ہے اور جو ناکام ہوتے ہیں وہ ان چیزوں کا خیال نہیں رکھتے۔ دین اسلام ہر مسلمان کو ذمہ دار

ٹھہراتا ہے مثلاً وقت کا حکمران، فوج کا افسر، ایک ادارہ کا سربراہ، کاروبار کا مالک، گھر اور خاندان میں شوہر، بیوی وغیرہ ہر فرد ذمہ دار ہے۔ ذمہ داری کا احساس ہی حقوق و فرائض کا احساس دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور سنت رسول ﷺ سے ہمیں حقوق اور فرائض کی ادائیگی کی راہ نمائی ملتی ہے جو لوگ ان ہدایات پر عمل کرتے ہیں وہی لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں اور جو لوگ ان ہدایات پر عمل نہیں کرتے اور اپنی ذمہ داری نہیں نبھاتے وہی لوگ دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اپنے آپ کو ''غ'' سے بچایئے

''غ'' سے مراد غ سے شروع ہونے والے برے اعمال ہیں جن کے نتائج بہت برے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

❶ غصہ: بے وقوفی سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''(پرہیزگار وہ لوگ ہیں) جو غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔''

(ال عمران 3: آیت 134)

❷ غفلت: اپنی ذمہ داریوں سے غفلت مت برتیئے اور حقوق و فرائض کا خاص خیال رکھتے ہوئے اپنے کاموں کو بہتر طریقے سے ادا کرنے کی کوشش کیجئے۔

حدیث رسول ﷺ:

''جو شخص اپنے مالک کے حقوق و فرائض اور اللہ تعالیٰ کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں انصاف و توازن برقرار رکھتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ غیبت: اپنے دوست، عزیز کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنے سے بچیئے۔ یہ عادت انسان کے اندر بے چینی پیدا کرتی ہے اور انسان کی زندگی غیر تسلی بخش ہو جاتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔'' (الحجرات 49: آیت 12)

4 غبن : دفتری اوقات کی چوری مت کیجئے، یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔ خائن اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے یہ ایمانداری اور سچائی کے منافی ہے یہ بھی انسان کی طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ پیدا کرتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

''اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس چیز کو ساتھ لے کر حاضر ہو گا جو اس نے خیانت کی تھی۔'' (ال عمران 3 : آیت 161)

ایک منٹ تو کیا ایک لمحہ بھی بہت قیمتی ہے

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ''اور ایک وقت مقررہ تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔''

(البقرہ 2 : آیت 36)

2 ''ہر خبر (کے وقوع پذیر ہونے) کا ایک مقرر وقت ہے اور جلد ہی تمہیں (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔'' (الانعام 6 : آیت 67)

اللہ تعالیٰ کی ساری کائنات وقت کی زنجیروں میں بندھی ہوئی ہے۔ چاند، سورج، ستارے وغیرہ۔ ایک لمحہ کی بھی کمی وبیشی کے بغیر اپنے اپنے مقررہ اوقات پر طلوع وغروب ہوتے ہیں اور بحیثیت انسان ہماری زندگی کا ایک لمحہ اور ایک منٹ بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے جتنی کہ پوری کائنات کے باقی عوامل ہیں۔ انسان اگر ایک منٹ یا ایک لمحے کی غفلت برتے تو زندگی میں کاموں کی نوعیت ہی تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً لیلۃ القدر میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جو قبولیت کی گھڑی ہے اگر وہ گھڑی نکل جائے تو ہماری عبادت کا اجر بدل جائے گا اسی طرح جمعہ کے دن بھی ایک قبولیت کی گھڑی ہے اگر وہ نکل جائے تو بعد میں خواہ کئی گھنٹے عبادت یا دعا کی جائے تو اس گھڑی کو نہیں پہنچ سکتے۔ ہماری روزمرہ زندگی میں اسی طرح ایک منٹ اور لمحے کی بہت اہمیت ہے، ہمارے قیمتی وقت کو صرف ایک ہی منٹ کی بات ہے کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے جبکہ یہی سستی وکاہلی انسان کو برباد کر دیتی ہے۔ ایک منٹ کی تاخیر

ہمارے پورے دن کو ضائع کر دیتی ہے اسی طرح دن، مہینے، سال بھر کی تاخیر ہماری پوری زندگی کو ضائع کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ کہنے کو ایک منٹ 60 سیکنڈ کا مختصر ترین وقت ہے لیکن یہی ایک منٹ ہماری دنیا و آخرت بناتا ہے، اسی ایک منٹ میں انسان گناہ کرتے کرتے اچانک نیکی کی طرف راغب ہو جاتا ہے، اسی ایک منٹ میں سالوں سال اٹکے ہوئے معاملے کو جج فیصلہ سنا کر ملزم کو مجرم بنا دیتا ہے۔ یہی وہ ایک لمحہ ہوتا ہے جب خالق کائنات کلمہ ''کن'' کے ذریعے سے کسی بھی چیز کو وجود بخشتا ہے۔ ایک منٹ میں ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارا ارادہ پختہ ہو۔ ایک منٹ گزرتے گزرتے ہماری پوری زندگی گزر جاتی ہے۔ ایک منٹ میں سورۂ فاتحہ کم از کم 5 مرتبہ پڑھی جا سکتی ہے جس کے 140 حروف ہیں، ہر حرف کے پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، اس طرح ایک منٹ میں 8 ہزار نیکیاں کمائی جا سکتی ہیں۔ ایک منٹ میں سورۂ اخلاص تقریباً 12 مرتبہ پڑھی جا سکتی ہے۔ جس کا ثواب 4 قرآن مکمل کرنے کے برابر ہے۔ آپ ﷺ نے سورۂ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھنے کو ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔ ایک منٹ میں قرآن کریم کا ایک صفحہ آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بہت ساری نیکیاں کمائی جا سکتی ہیں۔ ایک منٹ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ کم از کم 40 مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے، یہ کلمہ 100 مرتبہ کہنے سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ ایک منٹ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کم از کم 3 بار پڑھا جا سکتا ہے جو قیامت کے دن نیکیوں کے میزان میں بہت وزنی کلمہ ہوگا۔ ایک منٹ میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کم از کم 3 مرتبہ پڑھ سکتے ہیں جس کے ثواب میں اللہ تعالیٰ 30 رحمتیں نازل فرماتے 30 گناہ معاف فرماتے اور 30 درجات بلند فرماتے ہیں۔ ایک منٹ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ 30 بار پڑھا جا سکتا ہے، یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ ایک منٹ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اس کی نعمتوں کو اور زیادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک منٹ میں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ 40 مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی جا سکتی ہے۔ ایک منٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کم از کم 40 مرتبہ پڑھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے پڑھنے والے کی نیکیوں کے پلڑے کو

ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے بھی زیادہ وزنی بنا دیں گے۔ وہ انسان جس کی برائیوں سے 99 رجسٹر بھر چکے ہوں گے جب ان 99 رجسٹروں کے ساتھ اس کلمہ کو تولا جائے گا تو یہ کلمہ ان سب پر بھاری ہوگا اور اسے جہنم سے نجات دلا کر جنت میں لے جانے کا باعث بنے گا۔ ان شآء اللہ تعالیٰ۔ (مفہوم حدیث مسلم)

اپنی صحت کا خیال رکھنے میں بھی وقت کی بچت ہے

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

''اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا۔'' (النبآء 78 : آیت 9)

حدیث رسول ﷺ :

''بے شک تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے (کہ تم اس کی عبادت کرو) تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے (کہ تم اس کی صحت کا خیال رکھو) پس ہر حق دار کا حق ادا کرو۔''

(بخاری۔ عن عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ)

وقت اور زندگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں میں سے صحت بھی ایک بڑی نعمت ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایئے۔ نیند اور آرام کا خیال رکھئے، انسانی جسم کی ساخت اللہ تعالیٰ نے اس طرح بنائی ہے کہ یہ مسلسل دن اور رات بغیر وقفہ کے کام نہیں کر سکتا اگر زبردستی اسے کام میں لگایا جائے تو اس سے وقت کا صحیح فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا بلکہ فائدہ کے بجائے انسان بیمار ہو کر کمزور ہو جاتا ہے جس سے مزید وقت ضائع اور صحت کی بحالی کے لئے مال و دولت خرچ کرنا پڑتا ہے جو زیادہ نقصان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بدن کو اس کا حق دیا جائے۔ جان لیجئے کہ صحت و تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اس صحت کے ساتھ ساتھ وقت کا احتساب بھی کیجئے۔ ضائع شدہ وقت پر توبہ و استغفار کرنا بھی روحانی برکات، قلبی راحت کا ذریعہ ہے جس سے تمام خطاؤں کی تلافی ممکن ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنا وقت نیک کاموں میں خرچ کرے اور آخرت کے لئے ذخیرہ کرے۔

اپنی اولاد کی تربیت وقت کا درست استعمال ہے

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''اے ایمان والو، تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچا لو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔'' (التحریم 66: آیت 6)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اپنی اولاد کو جب 7 سال کے ہو جائیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور اگر 10 سال کی عمر میں نماز ادا نہ کریں تو ان کو سزا دو اور انہیں علیٰحدہ علیٰحدہ بستر پر سلاؤ۔'' (ابوداؤد۔عن محمد رضی اللہ عنہ)

❸ ''جو بھی مسلمان نگران اپنی رعایا سے دھوکا کرتے ہوئے فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

اولاد کی زندگی سدھارنے اور بگاڑنے میں والدین بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ہر بچے کو اللہ تعالیٰ نے فطرت سلیمہ پر پیدا کیا ہے۔ اولاد کی درست تربیت کا مطلب ہے کہ ان کو دینی علم و عمل سکھاؤ تاکہ وہ صحیح دین دار بن کر آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ مانگئے

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ''اے ہمارے رب، ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے سرفراز فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔'' (البقرہ 2: آیت 201)

❷ '' اے ہمارے پروردگار، ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے، بیشک اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ بلاشبہ وہ (جہنم) ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے (بڑی) بدترین جگہ ہے۔''

(الفرقان 25: آیات 65 تا 66)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے :

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ترجمہ) ''اے اللہ ، ہمارے رب، ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے سرفراز فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے ۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ''آپ ﷺ ہمیں یہ دعا ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورتیں سکھاتے تھے :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

(ترجمہ) اے اللہ ، ہم جہنم کے عذاب ، قبر کے عذاب ، مسیح دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں ۔'' (نسائی۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

❸ ''جس نے 3 بار اللہ سے جنت مانگی تو جنت کہتی ہے۔ یا اللہ، اسے جنت میں داخل کر دے اور جس نے 3 بار جہنم کی آگ سے پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے : یا اللہ، اسے آگ کے عذاب سے بچالے۔'' (ترمذی ، ابن ماجہ ۔عن انس رضی اللہ عنہ)

انسان کی اصل کامیابی اور ناکامی آخرت کی ہے اس وقت انسان اپنا ایک ایک لمحہ ضائع کرنے پر بہت افسوس کرے گا دنیا میں ان فرصت کے اوقات میں نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے جنت بھی ضرور مانگئے اور دوزخ کی آگ سے پناہ مانگئے۔آپ ان لمحات کی قدر کیجئے اور اس میں محنت کر کے اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کیجئے۔

اہل جنت کو وقت کے صحیح استعمال کا بہترین صلہ ملے گا

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ (کسی عمل کا) مکلف نہیں بناتے ، یہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اگر

ان (اہل جنت) کے دلوں میں (کسی کے لئے) کچھ بغض و کینہ ہو گا تو ہم اس کو نکال دیں گے۔ ان (جنتوں) کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ کہیں گے: اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا اور اگر اللہ ہمیں یہاں (جنت میں) نہ پہنچاتا تو ہماری یہاں تک کبھی رسائی نہ ہوتی۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر، سچی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جائے گا: تمہارے اعمال کے بدلہ میں، تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو۔'' (الاعراف 7: آیات 42 تا 43)

❷ ''اور جو لوگ اپنے رب (کے عذاب) سے ڈرتے رہے، انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جنت کے محافظ فرشتے انہیں کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے، اب تم ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ (جنتی) کہیں گے: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا، اب جنت میں ہم جہاں چاہیں رہیں۔ پس (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' (الزمر 39: آیات 73 تا 74)

❸ ''(ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ان کے چاروں طرف سونے کی پلیٹوں اور گلاسوں کا دور چلایا جائے گا اور اس جنت میں وہ سب کچھ ہوگا جس کی ان کے نفس خواہش کریں گے جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ (اللہ کی طرف سے اعلان ہو گا) یہی ہے وہ جنت جس کے تم اپنے (نیک) اعمال کی وجہ سے وارث بنائے گئے ہو۔ اس میں تمہارے لئے بہت سے پھل (میوے) ہوں گے۔ جنہیں تم کھاتے رہو گے۔'' (الزخرف 43: آیات 70 تا 73)

اہل جنت دنیا میں اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے نیک اعمال کرتے ہیں جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا بھرپور موقع فراہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں کو دیکھ کر اہل جنت اپنے اس وقت پر یقیناً شرمندہ ہوں گے جو انہوں نے نیک اعمال میں صرف نہیں کیا ہو گا۔ آپ بھی اہل جنت میں

شامل ہونا چاہتے ہیں تو اہل جنت جیسے اعمال کیجئے اور وقت کا صحیح استعمال کر کے نہ صرف اپنی دنیا بلکہ آخرت بھی بہتر بنا لیجئے۔

انسان کی زندگی کا وقت مختصر ہے اسے ضائع نہ کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''جس دن وہ (کفار) اسے (قیامت کو) دیکھیں گے تو یہ سمجھیں گے وہ دنیا میں صرف ایک شام یا صرف ایک صبح ہی رہے تھے۔'' (النّٰزعٰت 79 : آیت 46)

❷ ''اے انسان تو اپنے رب کی طرف جانے تک (عمل میں) محنت کر رہا ہے آخرکار تو اسے جا ملے گا۔'' (الانشقاق 84 : آیت 6)

❸ ''وہ (انسان) کہے گا: کاش، میں نے اپنی اس زندگی کے لئے پیشگی کچھ نیک اعمال بھیجے ہوتے۔'' (الفجر 89 : آیت 24)

حدیث رسول ﷺ :

''اے عبداللہ، دنیا میں ایک اجنبی یا مسافر کی طرح زندگی گزارو۔ جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

دنیا میں انسان کی زندگی کا وقت انتہائی مختصر ہے لہٰذا اس دنیا میں انسان کو چاہئے کہ وقت سے فائدہ اٹھا کر اس تھوڑے سے وقت میں عمل زیادہ کر کے اپنی زندگی کو با مقصد بنا کر کامیاب بنائے کیونکہ وقت مختصر ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ انسان کی زندگی کا ہر لمحہ بہت قیمتی ہے۔ وقت دیکھتے ہی دیکھتے گزر جاتا ہے لیکن بعد میں احساس ہوتا ہے۔ انسان کی دنیا کی زندگی کے لمحات کا سفر بڑی تیزی سے جاری ہے اس میں انسان زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرے جب یہ وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت انسان کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ دنیا میں ہماری کامیابی اور ناکامی وقت سے منسلک ہے اس لئے ہمارا وقت بالآخر یونہی گزر جائے گا اور عمل کرنے کی مہلت ختم ہو جائے گی۔ اس لئے اس دنیا کی تھوڑی سی زندگی کو نیک اعمال کر کے کامیاب بنائیں۔ عقلمند لوگ وقت کی قدر کرتے ہوئے اپنی زندگی

بامقصد گزارتے ہیں جس انسان نے دنیا میں وقت کی حقیقت کو پہچان لیا یقیناً اس نے زندگی کی حقیقت کو پا لیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا کی مختصر زندگی میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الواقعہ 56: آیت 50)

انسان کی زندگی کا ہر لمحہ (وقت) لکھا جاتا ہے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو بھی خیالات (وسوسے) آتے ہیں ہم ان سے اچھی طرح واقف ہیں اور ہم تو (اس کی) شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ جبکہ (ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) 2 فرشتے اس کے دائیں اور بائیں پہلو میں بیٹھے (ہر عمل) لکھ رہے ہیں۔ انسان جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے، ایک نگہبان (اسے لکھنے کو) تیار ہوتا ہے۔'' (قٓ 50: آیات 16 تا 18)

❷ ''اور (اے نبی ﷺ) آپ کسی حال میں بھی ہوں، کہیں سے بھی قرآن پڑھتے ہوں اور (اے لوگو) تم جو بھی کام کرتے ہو، اس وقت ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو۔ آپ کے رب سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس (ذرہ) سے چھوٹی اور نہ ہی بڑی مگر وہ واضح کتاب (لوح محفوظ) میں (درج) ہے۔'' (یونس 10: آیت 61)

❸ ''کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟ کیوں نہیں، (ہم سب کچھ سن رہے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہی لکھتے رہتے ہیں۔''

(الزخرف 43: آیت 80)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جس بات سے اسے کوئی سروکار نہ ہو اسے چھوڑ دے۔'' (ترمذی۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بامقصد گزارتے ہیں جس انسان نے دنیا میں وقت کی حقیقت کو پہچان لیا یقیناً اس نے زندگی کی حقیقت کو پا لیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا کی مختصر زندگی میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الواقعہ **56** : آیت **50**)

انسان کی زندگی کا ہر لمحہ (وقت) لکھا جاتا ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو بھی خیالات (وسوسے) آتے ہیں ہم ان سے اچھی طرح واقف ہیں اور ہم تو (اس کی) شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ جبکہ (ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) **2** فرشتے اس کے دائیں اور بائیں پہلو میں بیٹھے (ہر عمل) لکھ رہے ہیں۔ انسان جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے، ایک نگہبان (اسے لکھنے کو) تیار ہوتا ہے۔'' (قٓ **50** : آیات **16** تا **18**)

❷ ''اور (اے نبی ﷺ) آپ کسی حال میں بھی ہوں، کہیں سے بھی قرآن پڑھتے ہوں اور (اے لوگو) تم جو بھی کام کرتے ہو، اس وقت ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو۔ آپ کے رب سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس (ذرہ) سے چھوٹی اور نہ ہی بڑی مگر وہ واضح کتاب (لوح محفوظ) میں (درج) ہے۔'' (یونس **10** : آیت **61**)

❸ ''کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟ کیوں نہیں، (ہم سب کچھ سن رہے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہی لکھتے رہتے ہیں۔''

(الزخرف **43** : آیت **80**)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جس بات سے اسے کوئی سروکار نہ ہو اسے چھوڑ دے۔'' (ترمذی۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بازار ان لوگوں کے لئے بری جگہ ہے جو بلا ضرورت بازار کی زینت بنے رہتے ہیں ورنہ سچے اور ایماندار تاجروں کے لئے انہی بازاروں میں تجارت کرنے پر شہداء اور صالحین کے ساتھ مقام تیار ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا کام بازار میں ہے ان کے لئے ممانعت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے ممانعت ہے جو بے مقصد وقت ضائع کرتے ہیں۔ لہٰذا اپنے کام اور مقصد کے لئے بازار جاؤ اور جب پورا ہو جائے تو فوراً واپس آ جاؤ اس لئے کہ بازار میں نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ انسان بہت سے گناہ بھی اپنے نامہ اعمال میں لکھوا بیٹھتا ہے۔

تیز تر مطالعے کا فن سیکھئے اور وقت بچایئے

جب انسان ترقی کرنا چاہتا ہے تو انتظامی اور تکنیکی موضوعات پر مطالعہ کے لئے مواد کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔ اب انسان نے خود فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کس قدر فائدہ اٹھاتا اور اپنے آپ کو فضول مطالعہ سے بچاتا ہے۔ بچانا یہ ہے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ کس چیز کے مطالعے کی اسے ضرورت ہے یا نہیں ہے تاکہ وقت بھی ضائع نہ ہو اور فائدہ بھی پورا پورا حاصل ہو جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر چھپا ہوا مواد آپ کے مطالعہ کے لئے نہیں ہوتا جو آپ کے مطالعہ کے لئے مفید ہو وہ ضرور مطالعہ کریں، اس کی ایک فہرست بنا لیں:

① اہم اور ضروری ② ضروری ③ غیر ضروری۔

اب آپ اپنی ضروریات کے مطابق ترجیحات مقرر کیجئے جو مواد ضروری ہے اس کا مطالعہ کر کے اہم باتیں اخذ کر کے ان پر عمل شروع کر دیجئے۔ ان شآء اللہ کامیابی ملے گی۔ تیز تر مطالعہ کی عادت اپنانے سے آپ کے دفتری امور وغیرہ کے کام میں مدد ملے گی فہرست اور سرخیاں پڑھ کر اصل مواد کا اندازہ لگالیجئے۔ خلاصہ اور نتائج پر ایک نظر دوڑایئے، جملوں اور محاوروں پر زیادہ توجہ نہ دیجئے۔ اس بات کی کوشش کیجئے کہ آپ کا ذہن خود بتائے کہ آگے کیا آنے والا ہے۔ مطالعہ کرتے وقت آپ کا ذہن درج ذیل باتوں کا جواب بھی دے رہا ہو۔

① اس مطالعہ کا مقصد معلوم ہو ② یہ میرے لئے کتنا ضروری ہے ③ میں اس مطالعہ سے کتنا فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔

ٹیلی فون پر مختصر اور جامع گفتگو کیجئے اور وقت بچایئے

ٹیلی فون موجودہ صدی کی ایک اہم ضرورت بن چکا ہے، اس ایجاد کے ذریعے نہ صرف فاصلے کم ہوئے بلکہ انسان کا قیمتی وقت اور سرمایہ بھی بچ جاتا ہے۔ ٹیلی فون بہت سی سہولتوں کے ساتھ ساتھ چند نقصانات کا ذریعہ بھی ہے۔ اس سہولت نے انسانی زندگی اور رابطوں کے بیشمار مسائل حل کئے۔ ٹیلی فون کرنے اور نمبر ملانے کے لئے محکمہ فون کی ڈائریکٹری کافی راہنمائی کرتی ہے۔ ٹیلی فون کے مؤثر اور مفید استعمال کے لئے چند تجاویز پیش خدمت ہیں :

پہلا مرحلہ :

❶ کسی کو فون کرنے سے پہلے فون کرنے کا مقصد معلوم ہونا چاہئے۔

❷ جس شخص سے آپ فون پر بات کرنا چاہتے ہیں اس کی شخصیت اور تعلیم کے بارے میں آپ کو علم ہونا چاہئے۔

❸ آپ کو علم ہو کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں اور وہ کیا جاننا چاہتا ہے۔

❹ فون کرنے سے پہلے کاغذ پر مختصر اشارے تحریر کرلیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

❺ فون اس وقت کریں جب لاگت کم آئے اور اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ جس کو فون کرنا چاہتے ہیں ان کا اس وقت موڈ اچھا ہو تاکہ کام نکلوانے میں آسانی ہو۔

❻ فون کا نمبر احتیاط سے ڈائل کیجئے، غلط نمبر وقت اور پیسہ ضائع کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔

دوسرا مرحلہ :

❶ جہاں آپ نے فون کیا وہاں سے اگر آپ کو **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ** کہا جائے تو آپ **وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ** کہئے۔ اگر آپ کو فرد یا ادارے کا نام بتایا جائے یا ہیلو کہا جائے تو پھر آپ **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ** کہئے اور بتایئے کہ آپ کس فرد سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

❷ اگر لائن کٹ جائے تو پھر ٹیلی فون میں دی گئی ہدایات کے مطابق یا تو ریسیور رکھ دیں یا پھر ڈائل کرنے کا بٹن دبا دیں یا پھر سے نمبر ڈائل کریں۔

❸ گفتگو کو بالکل مختصر رکھئے اگر آپ کوئی تفصیل بتانا چاہتے ہیں لیکن سننے والا شخص کسی دباؤ میں ہے یا جان چھڑانا چاہ رہا ہے تو اس کا خیال رکھئے آپ نام اور نمبر ضرور نوٹ کریں۔

❹ جس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں اس پر صاف اور واضح انداز میں گفتگو کیجئے۔

❺ دوران گفتگو چند لمحے سکوت اختیار کیجئے تاکہ آپ کو آپ کے پیغام کا ردعمل مل سکے۔

❻ جب بھی گفتگو ہو تو پوری گفتگو کا خلاصہ دہرائیے۔

❼ آپ جس فرد سے بات کرنا چاہتے ہیں اگر وہ نہ ملے تو آپ دفتر کے ساتھی یا آپریٹر کو ضرور بتائیں کہ آپ کون ہیں، کس ادارے سے ہیں، آپ کا نمبر کیا ہے، آپ جس سلسلے میں گفتگو کرنا چاہ رہے ہیں وہ ضرور بتا دیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو آپ یہ بتا دیں کہ اتنی دیر بعد دوبارہ فون کریں گے یا وہ مطلوبہ شخص دفتر آ جائے تو ان سے فون کروایا جائے۔

❽ اگر آپ نے فون کیا ہے تو آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ بات کب ختم کرنی ہے۔

تیسرا مرحلہ:

❶ ٹیلی فون کالوں کا جواب دینے والے کو شائستہ اور مستعد ہونا چاہئے۔

❷ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ آپ کے ادارے کا ٹیلی فون نظام کیسا ہے۔

❸ بغیر پنسل اور کاغذ کے فون پر جواب نہ دیں۔

❹ اپنے فون کے قریب کاغذ، پنسل، دفتر کے متعلق ٹیلی فون ڈائریکٹری ضرور رکھئے۔

❺ جب آپ فون پر بات کر رہے ہوں تو گھبراہٹ کا اظہار مت کیجئے۔

❻ دوران گفتگو آپ اردگرد کے ماحول سے متاثر نہ ہوں اور اپنی توجہ کو تقسیم نہ کریں۔

❼ فون کے دوران اگر آپ کو فائل وغیرہ کی ضرورت پیش آ جائے تو ہولڈ مت رکھوائیے، تھوڑی دیر بعد فون کرنے کا وعدہ کیجئے۔

❽ اگر آپ نے پیغام لیا ہے تو وقت اور تاریخ ضرور تحریر کریں جب متعلقہ شخص واپس آ جائے تو آپ یاد دہانی کروا دیجئے ورنہ یہ بداخلاقی اور کاروباری آداب کے خلاف تصور کیا جاتا ہے۔

❾ اگر آپ نے کہیں فون کیا ہے مگر آپ کو احساس ہو گیا ہے کہ نمبر غلط ہے تو آپ کے فون

کے جواب میں جب آواز آئے تو آپ نمبر دہرا کر تصدیق کرلیں اپنے مخاطب سے اس کا نمبر پوچھنے کی کوشش نہ کریں۔

⑩ فون کا ریسیور اٹھانے کے بعد انتظار مت کروایئے۔ اگر آپ فوری طور پر بات نہیں کر سکتے تو بتا دیں کہ چند لمحوں کے بعد فون کر لیں ، ایسی صورت میں فون کرنے والے کو برا نہیں منانا چاہئے۔

⑪ بچے اگر فون پر جواب دیں تو انہیں صرف اپنا نام بتا دیں۔ گھر میں اپنے بچوں اور نوکروں کی تربیت کیجئے تا کہ وہ اہم فون یا خبر پر اپنی جان نہ چھڑا لیں۔

⑫ اگر آپ گھر میں اکیلے ہوں تو اجنبی فون کرنے والے کو زیادہ تفصیلات سے آگاہ نہ کیجئے۔

⑬ جب آپ کے پاس کوئی مہمان ہو تو بیرونی فون کم سے کم وصول کریں۔

⑭ ٹیلی فون اہم، فوری، پیغامات پہنچانے اور وقت بچانے کا ذریعہ ہے اسے تفریح کا سامان مت بنایئے۔

تنگدست کی مدد میں جو وقت صرف ہو وہ بڑا قیمتی ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

”(یہ صدقات) ایسے ضرورت مندوں کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں ایسے گِھر گئے ہیں کہ وہ (اپنے معاش کے لئے) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے۔ ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف لوگ انہیں مالدار سمجھتے ہیں۔تم ان کے چہروں سے ان کے حالات پہچان سکتے ہو۔ وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔“ (البقرہ 2: آیت 273)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ”بیشک ایک آدمی مرا اور جنت میں داخل ہوا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارا عمل کیا تھا؟ جواب دیا: میں لوگوں سے لین دین میں تنگدست کو مہلت دیتا تھا اور اس سے نقد یا متبادل لینے میں نرمی کرتا تھا۔ اس کی مغفرت کر دی گئی۔“ (بخاری، مسلم۔عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تب تک اپنے بندے کی مدد میں رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ہم سب کو چاہئے کہ اس وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنا قیمتی وقت غربا اور مساکین کی مدد میں صرف کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

تلاوت قرآن وقت کا بہترین استعمال

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی ﷺ) یہ ایک (بڑی) بابرکت کتاب (قرآن) ہے جو ہم نے آپ (ﷺ) پر نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' (صٓ 38 : آیت 29)

❷ ''کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔''

(محمد 47 : آیت 24)

❸ ''اے لوگو، یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی نصیحت آ گئی ہے جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔''

(یونس 10 : آیت 57)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری۔عن عثمان رضی اللہ عنہ)

❷ ''قرآن کے قاری سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجے چڑھتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا اور تیری منزل اس آخری حرف پر ہے جو تو پڑھے گا۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ ''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی 10 کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔'' (ترمذی۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

قرآن کریم تو سارا ہی خیر و برکت اور رحمت ہے لہٰذا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لئے وقت نکال کر قرآن مجید پڑھیں اور سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے اور غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

جہاد فی سبیل اللہ انسان کے قیمتی لمحات

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم یوں ہی (سیدھے) جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو پرکھا ہی نہیں جو (اللہ کی راہ میں) جہاد کرنے والے اور (اس کی خاطر) صبر کرنے والے ہیں۔'' (آل عمران 3: آیت 142)

حدیث رسول ﷺ:

''تم دشمن سے مڈبھیڑ (مقابلہ) کی تمنّا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو اور جب تمہاری ان سے مڈبھیڑ ہو جائے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ)

جہاد دین کی سربلندی، کفر کا خاتمہ اور انسانی بقا اور سلامتی کا ضامن ہے۔ جہاد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بندے غلامی سے آزادی حاصل کرتے اور صرف ایک معبود برحق کے غلام بنتے ہیں۔ اپنے اخلاق اچھے بنایئے اور اپنے نفس کی اچھی تربیت کیجئے، خود بھی دین اسلام پر عمل کیجئے اور لوگوں کو بھی دین اسلام پر عمل کرنے کی دعوت دیجئے، یہ سب جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

حیوانات پر شفقت کیجئے اپنا وقت قیمتی بنایئے

احادیث رسول ﷺ:

1. ''رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتے ہیں تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔'' (ترمذی، ابوداؤد۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

2 ''ایک آدمی کہیں جا رہا تھا کہ اسے شدید پیاس محسوس ہوئی، وہ کنوئیں میں اترا اور اس سے پانی پیا پھر وہ باہر نکلا تو اس نے دیکھا ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا اور کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے سوچا کہ اسے بھی ویسے ہی تکلیف ہو رہی ہے جیسے مجھے ہو رہی تھی تو اس نے اپنا (چمڑے کا) موزہ پانی سے بھرا اور کتے کو پلایا (یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا) اور اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرما دی۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

3 ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔'' (بخاری۔عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

4 ''ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم کی آگ میں چلی گئی۔ اس نے بلی کو باندھے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ وہ عورت نہ اسے پانی پلاتی، نہ کھانا دیتی اور نہ ہی آزاد چھوڑتی تھی کہ وہ زمین سے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارا کرے۔'' (بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

5 ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ (غذا کی کمی کی وجہ سے) اس کے پیٹ سے لگ چکی تھی (اسے دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اچھی حالت میں ان پر سواری کرو اور اچھی حالت میں انہیں چھوڑ دو۔'' (ابوداؤد۔عن سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ)

جانوروں کی خدمت پر صرف کئے ہوئے چند قیمتی لمحات کی وجہ سے ایک آدمی جنت کا حقدار بن گیا اور دوسری عورت اپنا وقت ضائع کرنے کی وجہ سے جہنم کا ایندھن بن گئی۔ جانوروں کے حقوق کا تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق خیال رکھئے اور دونوں جہاں کی کامیابی پایئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

دعوت دین وقت کا بہترین استعمال

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

1 ''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (لوگوں کو) اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور ان (مشرکین) سے بہترین طریقہ سے بحث کیجئے۔''

(النحل 16: آیت 125)

❷ ''اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دے انہیں اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (آل عمران 3: آیت 104)

❸ ''(اے نبی ﷺ) آپ (لوگوں سے) درگزر کیجئے، نیک کاموں کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایئے۔'' (الاعراف 7: آیت 199)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''میری طرف سے (دین کی ہر بات) آگے پہنچا دو خواہ وہ ایک ہی آیت ہو۔''

(بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی کسی کو بھلائی کی بات بتائے (دین کی تبلیغ کرے) اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔'' (مسلم۔عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ اس آدمی کو ہمیشہ تروتازہ رکھے جو میری احادیث سنے، اسے یاد کرے پھر آگے پہنچائے۔'' (ترمذی۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❹ ''ایک دیہاتی مسجد (نبوی) کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے ڈانٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ڈانٹو نہیں، اسے پیشاب کرنے دو۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: یہ مساجد پیشاب اور گندگی پھیلانے کے لئے نہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لئے ہیں۔(اس دعوت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دیہاتی نے چند جملے کہے جنہیں سن کر آپ ﷺ مسکرا دیئے) اس نے کہا: اے اللہ، مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرمانا۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: اے دیہاتی، تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو (ہم دونوں میں) محدود کر دیا ہے؟۔''

(بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت ہے اس میں بعض احکامات بہت ہی واضح انداز میں پیش ہوئے ہیں اور بعض احکامات کے صرف اصولی اشارے دیئے گئے ہیں تاکہ انسان ان سے نتیجہ نکال کر عمل کی راہ نکال

سکے۔ اسی طرح قرآن کریم میں وقت کے مؤثر استعمال کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے آپ ﷺ فجر کی نماز کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، رات میں اگر کوئی خواب دیکھا ہوتا تو اس کو بیان کرتے، لوگوں کے خوابوں کی تعبیر کرتے، سوالات کے جوابات دیتے، لوگوں کو تعلیم و تربیت دیتے۔ سورج نکلنے کے بعد آپ ﷺ تبلیغ کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو روانہ کرتے اور خود آپ ﷺ مدینہ کے بازاروں میں جا کر تبلیغ دین کا کام کرتے پھر عصر کی نماز کے بعد آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے جاتے جہاں آپ ﷺ نے رات گزارنی ہوتی وہیں پر تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن جمع ہو جاتیں پھر مغرب کی نماز پڑھتے، پھر عشا کی نماز کے فوراً بعد آپ ﷺ سونے کی تیاری کرتے۔ آپ ﷺ کی زندگی مبارکہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر کام کے لئے ایک وقت متعین ہونا چاہئے تبلیغ کے لئے بھی ایک مناسب وقت ہونا چاہئے کیونکہ ایک مبلغ کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار وقت کی تنظیم پر ہے۔ ایک مبلغ کو چاہئے کہ سامعین کے حالات، جگہ، موقع محل دیکھ کر تبلیغ کرے۔ آپ ﷺ ہر طبقے کو ان کی دینی حالت، علم و دانش اور بات ماننے کے جذبہ کو دیکھ کر گفتگو کرتے تھے۔ آپ ﷺ بڑے حکیمانہ انداز میں سامعین کے حالات کو سامنے رکھ کر انتہائی کامیاب طریقے سے انہیں سمجھاتے۔ ایک داعی کو چاہئے کہ وہ مخاطب کے مزاج کو جانتا ہو جو بات اسے بتا رہا ہو وہ اس کے لئے مفید بھی ہو، کبھی نصیحت کو مؤخر بھی کر دے، بات کو کسی دوسرے وقت کے لئے چھوڑ دے، کبھی جواب دینے سے رک جائے، کبھی قبل از وقت بات کر دے، یہ سب کچھ مخاطب کے ذاتی مزاج اور اس کی فطری صلاحیتوں کے مطابق ہو۔ اگر وقت، موقع محل دیکھ کر تبلیغ کی جائے تو اس کا نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔ تبلیغ کرتے وقت لوگوں کے ذوق اور وقت کی مناسبت کا خاص خیال رکھے تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں ہر روز نصیحت کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر روز تمہیں اس لئے نصیحت نہیں کرتا کہ کہیں تم نصیحت سے تنگ نہ آ جاؤ۔ میں تمہاری اسی طرح خبر گیری رکھتا ہوں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ ہماری خبر گیری

رکھتے تھے تاکہ ہم (نصیحت سے) اکتا نہ جائیں۔ (بخاری، مسلم)

روزانہ کچھ وقت دعوت و تبلیغ کے لئے خاص کر دیا جائے تو اس سے دنیا و آخرت میں کامیابی ہوگی، ان شآء اللہ تعالیٰ۔ ہم اپنے وقت کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے خرچ کریں تاکہ اس سرزمین پر اللہ عزّوجل کا قانون اور دین اسلام قائم رہے۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب ہم اپنا وقت تبلیغ دین کے لئے نکالیں گے ان شآء اللہ کامیابی حاصل ہوگی۔

امت مسلمہ کو دوسری امتوں پر اس لئے فضیلت اور سبقت حاصل ہے کیونکہ ان کے ذمہ انبیاء علیہم السلام والا کام ہے لوگوں کو دین کی دعوت دینا اور برے کاموں سے روکنا اس فرض کی ادائیگی کی وجہ سے مسلمان بہترین امت ہیں۔ ہم سب مسلمانوں کو فضول کاموں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے دین اسلام کی دعوت میں وقت خرچ کرنا چاہیئے تاکہ ہماری اور دوسروں کی آخرت بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 132، یوسف 12: آیات 39 تا 40

لقمان 31: آیات 13 اور 16 تا 19)

دعوت دین وقت کا اہم ترین تقاضا ہے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ”آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ کسی بستی کو ظلم سے (ناحق) تباہ کر دے جبکہ وہاں کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں۔“ (ہود 11: آیت 117)

❷ ”(اے مسلمانو) تم بہترین امت ہو جو انسانوں کی (راہ نمائی) کے لئے پیدا کی گئی ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“ (آل عمران 3: آیت 110)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

”تم میں سے جو بھی شریعت کے خلاف کوئی کام دیکھے تو اگر اس میں ہاتھ سے روکنے کی طاقت ہے تو ہاتھ سے روک لے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک لے

اگر زبان سے روکنے کی بھی ہمت نہ ہو تو دل میں اسے برا سمجھے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔''

(مسلم۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

دعوت دین میں امن و سلامتی اور ہر قسم کی خیر و برکت ہے۔ دعوت دین کا کام انبیاء علیہم السلام کی وراثت ہے اور انبیاء علیہم السلام کے وارثوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک نہیں کرتے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعوت دین کو پھیلانے کی وجہ سے مسلمان ایک بہترین امت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

دعوت دین کو چھوڑنے کا نقصان

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر (کی راہ کو) اختیار کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ (علیہما السلام) کی زبانی لعنت کی گئی۔ اس لئے کہ وہ (بہت زیادہ) نافرمانیاں کرنے لگ گئے تھے اور حد سے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو برے کاموں (کے ارتکاب) سے روکنا چھوڑ دیا تھا، وہ بہت ہی برا طرز عمل تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔'' (المآئدہ 5: آیات 78 تا 79)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

1 ''اللہ تعالیٰ کی حدود کے معاملے میں سستی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود میں داخل ہونے والوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو ایک ایسی کشتی میں سوار ہوں جو 2 منزلہ ہو۔ وہ قرعہ ڈال کر بعض کشتی کے اوپر کے حصے میں اور بعض نیچے کے حصہ میں بیٹھ جائیں۔ نیچے والوں کے پاس پانی موجود نہ ہو اور وہ بار بار اوپر والوں سے پانی لیتے ہوں آخرکار نیچے والے یہ سوچیں کیوں نہ ہو ہم کشتی کے نیچے سے سوراخ کر کے نیچے سے پانی حاصل کر لیں۔ اگر اس صورت میں اوپر والے نیچے والوں کو اس کام سے نہیں روکیں گے تو (کشتی ڈوبنے سے) دونوں ہلاک ہو جائیں گے اور اگر روک لیں گے تو دونوں نجات پا لیں گے۔''

(بخاری۔عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ)

❷ ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا کوئی عذاب بھیج دے پھر تم اس سے دعائیں بھی مانگو تو تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔'' (ترمذی۔عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں بستی کو الٹ دو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ، ان میں تیرا ایک ایسا بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی ہاں (مجھے معلوم ہے)، اس بستی کو اس آدمی پر اور اس کے رہنے والوں پر الٹ دو اس لئے کہ ان بستیوں میں علانیہ طور پر گناہ ہو رہے ہیں لیکن (اس قدر نافرمانیوں پر) اس کے ماتھے پر شکن تک نہیں آئی۔'' (بیہقی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

آج کل امت مسلمہ میں آپس کی لڑائیاں، مصائب، پریشانیاں، کثرت سے زلزلے آنا اور دیگر زمینی و آسمانی آفات کی وجہ اللہ تعالیٰ کی کثرت سے نافرمانیاں اور لوگوں کا دعوت دین کو چھوڑنا ہے۔ جو قومیں دین کی دعوت کو چھوڑ دیتی ہیں وہ عذاب الٰہی کا مستحق بن کر صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔ امت مسلمہ کے ہر فرد کو چاہئے کہ جب بھی وہ برائی دیکھے اسے ہر ممکن روکنے کی کوشش کرے اس طرح وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا اور دیگر لوگ بھی محفوظ رہیں گے۔

دو کاموں میں سے آسان کو اختیار کرنے میں وقت کی بچت ہے

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔'' (البقرہ 2: آیت 185)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان کام کا انتخاب فرماتے بشرطیکہ اس میں گناہ کا پہلو نہ ہو۔'' (بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

آسان کام کا انتخاب کرنے میں انسان کے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ اسے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ انسان بے جا تکلف، نفس کے امتحان اور وقت ضائع کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف مال محفوظ ہوتا ہے بلکہ اپنی صلاحیتوں کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے

کیونکہ ایسی جگہ پر صلاحیت صرف کرنا جہاں کامیابی ممکن نہ ہو یہ وقت کا ضیاع ہے۔ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتیں رکھی ہیں اس کے لئے خشکی، سمندر، فضا تمام کے تمام مسخر کر دیئے جب انسان مضبوط ارادوں اور عزائم سے کسی چیز کے حصول کی کوشش کرتا ہے تو وہ یقیناً اپنے مقصد کو پا کر رہتا ہے۔

دینی علم کا حصول ثواب اور وقت کا درست استعمال

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ”(اللہ) وہی تو ہے جس نے انہی ان پڑھ لوگوں میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس (اللہ) کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یقیناً وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔“ (الجمعہ 62: آیت 2)

❷ ”تم اللہ والے بن جاؤ (جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے) کیونکہ تم (اللہ کی) کتاب دوسروں کو سکھاتے اور خود بھی اسے پڑھتے ہو۔“ (ال عمران 3: آیت 79)

❸ ”(اے نبی ﷺ)، ان سے پوچھئے : کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ بیشک نصیحت (تو) عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں۔“ (الزمر 39: آیت 9)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ”جو ایسی راہ پر چلا جس میں وہ علم تلاش کر رہا تھا، اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔“ (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ”اور بیشک فرشتے طالب علم کے فعل سے رضامندی کی وجہ سے اس کی راہوں میں اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور بے شک عالم کے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تمام ستاروں پر اور بیشک علما انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں انبیاء علیہم السلام نے وراثت میں نہ تو درہم چھوڑے ہیں اور نہ دینار انہوں نے تو صرف اپنے بعد وراثت میں علم کو چھوڑا ہے جس نے علم حاصل کیا اس

نے بہت بڑا (وراثت انبیاء علیہم السلام کا) حصہ پالیا۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔عن ابی درداء رضی اللہ عنہ)

انسان پر اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے انعامات میں سے ایک علم کی عنایت ہے۔علم ہی کے ذریعہ انسان اچھے اور برے کی تمیز کرتا ہے۔علم وہ دولت ہے کہ جس کی بنا پر انسان کو فرشتوں پرفوقیت دی گئی۔علم کی بدولت حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل سے رہائی ملی اور مصر کی حکمرانی کا شرف حاصل ہوا۔

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیات 31 تا 33، یوسف 12: آیات 43 تا 57 اور العنکبوت 29: آیت 43)

دنیاوی امور میں مہارت حاصل کیجئے ، وقت کی بچت ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے کوشش کی اور بلاشبہ اس کی کوشش (اچھی یا بری) بہت جلد دیکھی جائے گی۔'' (النجم 53: آیات 39 تا 40)

❷ ''اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ مت بھولنا۔'' (القصص 28: آیت 77)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

''طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے ، ہر مومن ہی بہتر ہے۔ اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع دے ، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور خود کو عاجز نہ کرو۔ اگر تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا ایسا کرتا (تو یہ ہو جاتا) بلکہ کہو اللہ تعالیٰ نے جو مقدر میں لکھا اور چاہا وہ ہو گیا۔ بیشک ''اگر ،مگر'' کہنا شیطان کے اعمال کے دروازے کھولتا ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انسان کو نفع حاصل کرنے کے لئے محنت کرنا پڑے گی اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت کی رضا بھی حاصل ہو گی۔ اپنے نفس سے شکوہ کرنے کی بجائے محنت کیجئے، اپنے کئے پر افسوس اور گزرے ہوئے وقت کو برا بھلا کہنا ایمان میں کمی کی علامت ہے، اس سے بچئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب محنت کی، بکریاں چرائیں، تجارت کی، اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کئے بلکہ لوگوں کے کام بھی آئے اور انہیں

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب دی۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ علوم وفنون میں مہارت حاصل کریں۔ غفلت اورسستی چھوڑ دیں، اپنے فارغ اوقات میں فنون میں مہارت حاصل کیجئے اور اپنے فن میں خوب ماہر ہو جائیے۔

دنیا میں مسافروں کی طرح وقت گزاریئے اور آخرت کی تیاری کیجئے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اے میری قوم، یہ دنیا کی زندگی تو بس چند دن کی زندگی ہے اور ہمیشہ کا گھر تو آخرت ہی ہے۔'' (المؤمن 40 : آیت 39)

❷ ''جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔'' (الانعام 6: آیت 158)

❸ ''یہاں تک کہ جب ان (کفار) میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ کہنے لگتا ہے : اے میرے پروردگار، مجھے واپس (دنیا میں) بھیج دے تا کہ میں اب اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ یہ تو صرف ایک بات ہے جسے وہ کہنے والا ہوگا اور ان (سب مرنے والوں) کے درمیان دوبارہ اٹھائے جانے والے دن تک ایک پردہ (عالم برزخ) ہے۔'' (المؤمنون 23 : آیات 99 تا 100)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''دنیا میں اس طرح رہو جیسا کہ تم اجنبی یا مسافر ہو۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، آپ ﷺ کے جسم مبارک پر اس چٹائی کے اثرات نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ ہمیں اجازت دیجئے، ہم آپ ﷺ کے آرام کے لئے ایک (نرم) بستر کا انتظام کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا سے کیا سروکار، میں دنیا میں ایک مسافر کی طرح ہوں جو درخت کے سایہ میں آرام کرنے کے لئے (کچھ دیر) ٹھہرے پھر اسے چھوڑ کر آگے

چلا جائے۔'' (ترمذی۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❸ ''اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اگر صبح ہو جائے تو شام کا انتظا نہ کرو، بیمار ہونے اور موت سے پہلے کے اوقات کو غنیمت جان کر عمل کرو۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❹ ''قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو اور جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اسے دیکھ کر (کافر) لوگ ایمان لائیں گے لیکن اس وقت ایمان لانا بے فائدہ ہو گا اور ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''جو آدمی بھی دنیا سے رخصت ہوتا ہے وہ ضرور نادم (شرمندہ) ہوتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، کیسی ندامت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے نیک کام کئے ہوتے ہیں تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ میں نے اور زیادہ اچھے کام کیوں نہیں کئے اور جس نے برے کام کئے ہوتے ہیں وہ ان پر نادم ہوتا ہے کہ اس نے مرنے سے پہلے توبہ کیوں نہ کی اور نیک اعمال کیوں نہیں کئے (اپنا وقت ضائع کیوں کر دیا)۔''

(ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دنیا انسان کے لئے کوئی مستقل ٹھکانا نہیں بلکہ ایک عارضی ٹھکانا ہے۔ انسان کو دنیا میں ایک مسافر کی طرح زندگی گزارنی چاہیئے جو اکثر حالت سفر میں رہتا ہے اور اس کا یہ سفر موت پر ہی ختم ہوتا ہے اور پھر آخرت کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے اور زیادہ سے زیادہ آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر المنافقون 63: آیات 10 تا 11)

ڈائری کے ذریعہ اپنے وقت کو منظم کیجئے

انسان کی زندگی میں بعض لمحات ایسے آتے ہیں جن میں انسان آئندہ کی زندگی کے لئے اپنی ذات سے چند وعدے لیتا اور اپنے خالق حقیقی سے دعا کرتا ہے کہ ان لمحات میں وہ شکر بھی ادا کرتا رہے اور آئندہ زندگی کو بہتر سے بہتر انداز سے گزارنے کا عہد بھی کرتا ہے وہ لمحات درج ذیل ہیں :

1. کسی بڑے حادثے سے بچنے کی صورت میں یا کسی بڑے حادثے کو دیکھ کر۔
2. کسی جنازہ میں شریک ہوتے ہوئے یا قبروں کی زیارت کرتے ہوئے۔
3. شب قدر میں۔
4. اسلامی نئے سال کے آغاز پر۔

مندرجہ بالا چند لمحات انسان کو احساس دلاتے ہیں کہ زندگی مختصر ہے۔ لمحات کو قیمتی بنانے کے لئے کلینڈر اور ڈائری کا استعمال بہت مفید ہے۔

کیلنڈر اور ڈائری :

1. کیلنڈر کے ذریعے ہمیں ہر دن گزرنے کا احساس ہوتا ہے اور اسی احساس کے باعث ہمارے اندر قوت عمل پیدا ہوتی ہے۔
2. ڈائری ہماری زندگی اور اعمال کو منظم کرنے کا ذریعہ ہے۔
3. ڈائری کو بہتر طور پر استعمال کرنے سے یہ انسان کے لئے قابل بھروسا حوالہ بن جاتی ہے اس کے ذریعہ سے انسان کو اپنی شخصیت کی شناخت اپنا جائزہ اور محاسبہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

ڈائری کے استعمال کے فوائد :

1. ہم ڈائری کے ذریعہ ہر دن، ہر ماہ اور پورے سال کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔
2. ہم ڈائری کے ذریعے اپنے روزانہ کے معاملات کے نظام الاوقات کا تعین کرتے ہیں۔
3. ہم ڈائری کے ذریعے اپنی تمام مصروفیات، معاملات اور ذمہ داریوں کو تحریری صورت میں لاتے ہیں اور جہاں کمی رہ گئی ہو اسے پورا کرتے ہیں۔

ڈائری کے بہتر استعمال کے لئے تجاویز :

1. ہر تاریخ اور دن کے لئے ایک صفحہ ہو۔
2. اس میں اضافی صفحات بھی ہوں۔
3. ملاقات کے کالم میں آپ وقت، افراد کے نام اور مقام ضرور لکھیں۔
4. اپنے اوقات میں اس بات کا خیال رکھئے کہ ان میں نمازیں، قرآن کریم کی تلاوت

گھر کی ضروریات وغیرہ اور اصلاح ذات کے امور شامل ہوں۔

وقت ایک نعمت ہے جو تمام انسانوں کو برابری کی سطح پر دی گئی ہے۔ اس کی قدر کرتے ہوئے اسے قیمتی بنایئے اور منظم انداز میں زندگی گزاریئے، انسان میں بے شمار صلاحیتیں موجود ہیں ان کا اظہار اسی صورت میں ہوگا جب وقت کا درست استعمال کیا جائے۔ یاد رکھئے آخرت میں بھی دنیا کے اس وقت کا انسان سے پورا پورا حساب لیا جائے گا۔

ذکر اللہ سے غفلت دنیا اور آخرت کا بڑا نقصان ہے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، کہیں تمہارے مال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ پانے والے ہوں گے۔'' (المنافقون 63: آیت 9)

❷ ''اور جو شخص رحمٰن (اللہ) کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔'' (الزخرف 43: آیت 36)

❸ ''جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' (طٰہٰ 20: آیت 124)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اور جو نہیں کرتا ہے ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔''

(بخاری، مسلم۔ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال زندہ اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال مردہ کی ہے ﴾

❷ ''جو آدمی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو تو یہ مجلس قیامت کے دن اس کے لئے اللہ عزوجل کے ہاں حسرت و ندامت کا باعث ہو گی اور جو سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

(ابوداؤد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جو مجلس اللہ رب العزت کا ذکر کئے بغیر ختم ہو جائے ان کی مثال مردہ گدھے کی ہے

اور یہ ان کے لئے (قیامت کے دن) باعث حسرت ہوگی۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

4 ''وہ مجلس جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں قیامت کے دن یہ ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ اگرچہ وہ اعمال صالح اور ثواب کی بنا پر جنت میں داخل ہو بھی جائیں۔'' (مسند احمد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

5 ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

(ترجمہ) ''آپ پاک ہیں اے اللہ، اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''

(ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یہی دعا ہر کام کے اختتام پر بھی پڑھنی چاہئے ﴾

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت برتنا بہت ہی نقصان دہ ہے۔ ایسے انسان پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی زندگی کا سکون ختم، دعائیں قبول ہونا بند دل سخت، علم سے محرومی، ذلت و رسوائی گھیر لیتی ہے، ہر وقت فکر طاری رہتی، رزق میں تنگی طرح طرح کی آفات گھیر لیتی ہیں، رنج و فکر لاحق، بہت سے جسمانی اور روحانی امراض لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت پر شیطان حاوی ہو کر زیادہ گناہ کرواتا ہے جس کی وجہ سے دل سیاہ اور حق و باطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان ہر وقت ٹینشن اور ڈپریشن کا شکار رہتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مسائل اسے گھیر لیتے ہیں، اپنی زندگی کو پرسکون بنانے کے لئے ہر وقت ذکر کیجئے، اللہ عزوجل کے نیک بندے اٹھتے، بیٹھتے، لیٹے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ خوش ہو کر انہیں دنیا کی خوشگوار زندگی نصیب فرماتے ہیں اور آخرت میں بھی ایسے لوگوں کو بہت اعلیٰ مقام عطا فرمائیں گے۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الکہف 18: آیات 100 تا 101)

ذکر اللہ سے غفلت کی مجالس وقت کا ضیاع

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور اللہ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم دے چکا ہے کہ تم جب (کسی مجلس والوں کو) اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو (اس مجلس میں) ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو گے۔ یقین جانو کہ اللہ تمام کفار اور سب منافقین کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔''

(النسآء **4** : آیت **140**)

❷ ''(وہ دن آنے والا ہے) جس دن ہر نفس اپنی کی ہوئی نیکیوں اور برائیوں کو اپنے سامنے پائے گا تو آرزو کرے گا کہ کاش اس کے اور ان برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔ اللہ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔''

(ال عمران **3** : آیت **30**)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو آدمی کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کا وہاں بیٹھنا اللہ کی طرف سے خسارہ ہے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں اور نہ ہی اس کے نبی (حضرت محمد ﷺ) پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان پر حسرت کرے گی اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دین اسلام مثبت سرگرمیوں کی حمایت اور اس کے لئے حدود متعین کرتا ہے اور ایسی تمام سرگرمیوں کی مخالفت کرتا ہے جس میں دوسروں یا اپنا ، دین اور دنیا کے لحاظ سے نقصان ہو۔ یاد رکھیں برائی سے بچنے کا اہم ترین راستہ گناہ اور بدکرداروں سے دوری ہے جب ہر طرف فتنہ پھیلا ہوا ہو تو اس وقت برے دوست اور بری محفلوں سے دور رہیے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جایئے اور اپنی دنیا و آخرت سنواریئے اور جنت کے حقدار بن جایئے۔

رات کا وقت قیمتی بنانے کا طریقہ

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو (جہنم کے) خوف اور (جنت کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔'' (السجدہ 32 : آیت 16)

❷ ''اور اس (اللہ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے رات کو سونا اور دن میں اس کے فضل (رزق) کو تلاش کرنا بھی ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور سے سنتے ہیں۔'' (الروم 30 : آیت 23)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''آپ ﷺ (نماز) عشا سے پہلے سونا اور عشا کے بعد بات چیت کرنا ناپسند فرماتے تھے۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''وہ انسان ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے کی نماز پڑھی یعنی عصر اور فجر۔'' (مسلم۔عن عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''منافقین پر نماز فجر اور نماز عشا سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر وہ جان لیں کہ ان میں کتنا اجر ہے تو وہ ضرور حاضر ہوں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ آسمان و دنیا پر نزول فرماتے اور اعلان فرماتے ہیں، ہے کوئی مانگنے والا؟ اسے عطا کیا جائے ، ہے کوئی دعا مانگنے والا؟ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی گناہوں کی معافی طلب کرنے والا؟ اس کے گناہوں کو معاف کیا جائے۔ فجر ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''فرض کے بعد سب سے بہتر نماز قیام اللیل (تہجد کی نماز) ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے دن کو ہماری معاش اور دوسرے دنیاوی کاموں کے حل کا ذریعہ بنایا اور

رات کو آرام کا سبب بنایا ہے۔ رات کو وقت پر سونے اور صبح جاگنے سے صحت بہتر رہتی ہے۔ آج کل لوگ دن میں سوتے اور رات کو بے مقصد جاگتے ہیں بلکہ ان کی راتیں فضول کاموں ، گپ شپ ، عیب جوئی اور فضول باتوں میں گزرتی ہیں ۔ کتنا بڑا بدنصیب ہے وہ انسان جو رات کے وقت رب کو راضی کرنے کے بجائے فضول کاموں میں وقت برباد کر دیتا ہے ، ایسا انسان نہ تو نماز فجر وقت پر ادا کرسکتا ہے اور نہ ہی دوسرے نیک کاموں میں حصہ لیتا ہے۔ شیطان ایسے لوگوں کو رات بھرفضول باتوں میں لگا کر فجر کے وقت سلا دیتا ہے جس سے وہ فجر کی نماز سے محروم ہو جاتے ہیں۔ رات کو دیر تک جاگنا صرف طالب علم یا مسافر اور عبادات کرنے والے کے لئے جائز ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا کر خوب اجر پایئے

احادیث رسول ﷺ :

❶ ’’میں نے ایک آدمی کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا جس نے راستہ سے ایک درخت کاٹا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔‘‘ (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ’’جس کسی نے اس دنیا کی تکالیف میں سے کوئی تکلیف کسی مسلمان سے دور کی اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کی تکالیف اس سے دور کر دیں گے اور جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس وجہ سے دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد میں رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔‘‘ (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ’’ایمان کے **70** سے کچھ زیادہ درجے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ درجہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار ہے اور ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔‘‘ (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ذرا غور کیجئے کہ کتنے مسلمان راستے میں تکلیف دہ چیزوں سے پریشانی کا شکار ہوتے ہیں ان کے لئے آسانی پیدا کیجئے اور اپنے قیمتی لمحات کی قدر کرتے ہوئے انہیں خدمت خلق میں خرچ کیجئے تاکہ دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔

سستی اور کاہلی وقت ضائع کرنے کا سبب ہے

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

''اور وہ (منافق) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی سستی اور کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں وہ تو صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور وہ تو اللہ کو بہت ہی کم یاد کرتے ہیں۔'' (النسآء 4: آیت 142)

حدیث رسول ﷺ :

''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ، لوگوں میں کون زیادہ ہوشیار اور دور اندیش ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو موت کو یاد کرتا اور موت کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے۔ یہی لوگ دانشمند اور ہوشیار ہیں جنہوں نے دنیا اور آخرت میں عزت حاصل کی۔'' (ابن ماجہ۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

انسانی زندگی میں سستی اور کاہلی بڑی نقصان دہ ہے اور دین کے معاملے میں سستی کرنے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔سستی اور کاہلی کرنے والا انسان دنیا میں مالی اور دینی نقصان اٹھاتا ہے۔سستی کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ''ابھی ورنہ پھر کبھی نہیں'' کے اصول پر عمل کیجئے۔ ہمارے دین میں نمازوں کے اوقات، ترتیب ، ذمہ داریوں کا احساس، یہ ایسے امور ہیں جن کے باعث سستی کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا خوف، تقوٰی، احتساب، انسان کو سستی سے بچاتے ہیں اور انسان کی حفاظت اور مدد جاری رہتی ہے۔نماز جنازہ میں بھی ضرور شرکت کیجئے اور دل میں یہ خیال کیجئے کہ کل آپ بھی اسی طرح لوگوں کے کندھوں پر سوار ہوں گے اور ہر دن کو اپنی زندگی کا آخری دن سمجھئے اس طرح آپ کی قوت عمل تیز ہوجائے گی۔صبح وشام اپنے لئے چند لمحے ذکر و اذکار کے لئے ضرور نکالئے۔ سستی اور کاہلی کی بیماری کے باعث انسان اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکتا نہ آخرت کی تیاری کر پاتا ہے۔آج ہی اپنے نفس کو سستی اور کاہلی سے پاک کیجئے اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کیجئے۔

سستی اور کاہلی کا علاج :

حدیث رسول ﷺ :

''آپ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ

(ترجمہ) ''اے اللہ کریم، میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی، بزدلی، بڑھاپے اور بخیلی سے۔''

(بخاری، مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

بعض اوقات انسان سستی اور کاہلی کے باعث نہ صرف زندگی میں مالی نقصان اٹھاتا بلکہ اپنے عزیز و اقارب سے تعلقات بھی خراب کر لیتا ہے۔ یہ تساہل انسانی زندگی میں مادی طور پر تو نقصان دہ ہے مگر دین کے معاملے میں یہ تساہل بعض اوقات نفاق کی حدود تک لے جاتا ہے۔ تساہل کا علاج نفس کے خلاف ایک جہاد ہے جو ہر حالت میں کرنا ہوگا۔ اپنا جائزہ لیجئے کہ ماضی میں آپ کتنا وقت فرحت، فراغت اور حالات کی درستگی کے انتظار میں گزارتے رہے ہیں۔ آپ کیا حاصل کرنا چاہتے تھے ؟ اب تک کتنا حاصل کیا؟ اور جو حاصل نہیں کیا اس کی وجوہات کیا تھیں، محض سستی، کاہلی یا اللہ تعالیٰ کے خوف کی کمی وغیرہ۔ اپنے نفس کو غفلت سے پاک کرنے کی کوشش کریں، اپنے نفس کا سخت محاسبہ کریں، ان شآء اللہ کامیابی ہوگی۔ ہر انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس سے کہے کہ آج کے دن کوشش کر کے نیک اعمال زیادہ کرے۔

سورہ بقرہ اور سورہ ملک کی تلاوت دونوں جہاں کی کامیابی ہے

احادیث رسول ﷺ :

1. ''اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا جہاں سورہ بقرہ (2) کی تلاوت کی جاتی ہو۔''

(مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''قرآن میں 30 آیات والی ایک سورت ہے جو قیامت والے دن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اسے معاف کر دیا جائے گا وہ ہے:
تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔'' (ابو داؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ آسمانوں سے ایک آواز سنی۔ جب آسمان کی طرف دیکھا تو کہا: آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ آج وہ فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ وہ فرشتہ آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو 2 نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کسی نبی (علیہ السلام) کو نہیں دیئے گئے وہ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری (2) آیات ہیں۔ ان (آیات) میں سے کوئی حرف بھی پڑھو گے، اس کے بدلے میں بہت زیادہ ثواب دیئے جاؤ گے۔'' (مسلم۔عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

❹ ''جو آدمی رات کو (سونے سے پہلے) سورۂ بقرہ کی آخری 2 آیات پڑھ لے تو یہ اسے (ہر چیز سے) کافی ہو جائیں گی۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

اس سورہ مبارکہ کو حفظ کرنا اور رات کو سونے سے پہلے پڑھنا دنیا اور آخرت میں فائدہ مند ہے۔ اس کے علاوہ وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آخری پارہ یا آخری سورتیں زبانی یاد کر لیں اور ان کو روزانہ پڑھیں تاکہ بھول نہ جائیں اور زیادہ سے زیادہ ثواب کمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

صحت اور وقت کی قدر کیجئے

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''جب آپ فارغ ہو جائیں تو (عبادت میں) محنت کیجئے اور اپنے پروردگار ہی کی طرف رغبت کیجئے۔'' (الم نشرح 94: آیات 7 تا 8)

❷ ”(اے نبی ﷺ) جو کتاب (قرآن) آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ اس کی تلاوت کیجئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ بلاشبہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔“ (العنکبوت 29: آیت 45)

حدیث رسول ﷺ:

”بیشک تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا بھی اور تمہارے اہل و عیال کا بھی۔ ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرو۔“ (بخاری، مسلم۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: اپنے دلوں کو ایک گھڑی کے لئے آرام دیا کرو اس سے اس کی یادداشت تیز ہو گی۔ (حلیۃ الاولیاء)

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل کا کامیاب حل اور ہر موضوع کے لئے بہترین راہنمائی ہے۔ دین اسلام ہی انسان کی روحانی، جسمانی مجبوری کی شادابی کا مکمل انتظام کرتا ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے والا انسان کسی بھی مقام پر مایوسی، اکتاہٹ اور ذہنی تشویش کا شکار نہیں ہوتا بلکہ قرآن و سنت ہر موڑ میں اس کی راہنمائی کرتے ہیں اور اسے ہر تکلیف و پریشانی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ دین اسلام اس بات کی بھی تاکید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کی جائے خاص طور پر صحت اور وقت یہ دونوں اتنی عظیم نعمتیں ہیں کہ ان دونوں کی قدر کرنے والا انسان عام انسانوں سے ممتاز ہو جاتا ہے دنیا اور آخرت دونوں میں ترقی ملتی ہے۔ ہر تعمیری کام کے لئے جسمانی صحت اور تندرستی بہت ضروری ہے۔ مسلسل کام سے جس طرح انسان کا جسم تھک جاتا ہے اسی طرح دل و دماغ اور اعصاب بھی تھک جاتے ہیں۔ اس لئے کچھ وقت جسم کو آرام دینا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ مسلسل جسمانی یا دماغی محنت سے وقت کا پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا بلکہ اس کے منفی نتائج سامنے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو نیند کے لئے اسی لئے بنایا ہے تاکہ جسم کو آرام ملے اور پھر وہ تروتازہ ہو کر اپنے کام صحیح انداز میں سرانجام دے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے تندرستی ہزار نعمت ہے یہ نعمت اس وقت بنتی ہے جب اس سے

فائدہ اٹھا کر انسان عبادات، اذکار، تلاوت قرآن اور فرائض و واجبات کی پابندی کرے اور منکرات سے بچے۔ انسان عبادت میں مصروف ہو کر دل اور دماغ کا زنگ صاف کرے۔ نوجوانوں اور ادھیڑ عمر لوگوں میں حصول دولت کی ہوس اور جنسی آوارگی کے سامان کے لئے فکری اور ثقافتی یلغار مسلم معاشرے کو تباہی کے دہانے پر لے گئی ہے۔ فارغ اوقات ذکر الٰہی، عبادات اور دینی امور کے اہتمام اور دعوت و تبلیغ کے کاموں میں صرف ہونے چاہئیں۔ صحت کی بحالی کی صورت میں فارغ اوقات بے حیائی کے کاموں میں صرف کرنا فلمیں اور ڈرامے دیکھ کر دل کے آئینے کو زنگ آلود کرنا یہ انتہائی تباہ کن اور خسارے کا باعث ہے۔ فحاشی و عریانی، شیطانی خیالات، بری عادات اور برے تعلقات سے بچاؤ کا بہترین حل نماز کی پابندی اور ذکر و اذکار کا اہتمام ہے۔ اسے عادت بنائیے اور دین اسلام کے مطابق زندگی گزار کر آخرت کی کامیابی و کامرانی حاصل کیجئے۔

صبح کے وقت اپنے کام نمٹائیے، اس میں برکت ہے

حدیث رسول ﷺ:

”آپ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ، میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما، آپ ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح کے وقت کرتے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے، یہ (اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے) اپنا مال تجارت صبح کے وقت بھیجا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے) ان کو مال میں بڑا نفع ملتا تھا۔“ (ترمذی۔عن صخر رضی اللہ عنہ)

صبح کے اوقات کو ضائع مت کیجئے، فجر کی نماز سے پہلے اٹھئے، باجماعت نماز پڑھئے اور اس کے بعد اپنے کاموں میں مصروف ہو جایئے۔ اس طرح ہمیں اضافی وقت مل سکتا ہے۔ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان رات کو 9 بجے کے بعد جو کام ایک گھنٹے میں کرتا ہے صبح کے اوقات میں وہی کام صرف 20 منٹ میں کر سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کا وقت بڑا قیمتی اور بابرکت ہے اسے سو کر نہ گزاریئے۔ صبح کے وقت آپ بہت تیزی سے کام کر سکتے ہیں اس وقت میں اپنے کام سرانجام دیجئے اور خوب نفع کمائیے۔

صدقہ دے کر اپنا مال اور وقت قیمتی بنائیے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 276)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اے آدم کے بیٹے، میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خوب خرچ کروں گا۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس نے اپنی حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو دائیں ہاتھ میں لے کر قبول فرماتا ہے پھر اسے اس طرح پالتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''7 قِسم کے لوگ اس دن اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے بغیر کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ آدمی جس نے اللہ کی راہ میں صدقہ دیا اور اس صدقہ کو چھپایا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

صدقہ سے مراد ہے کہ انسان اپنے رزق حلال میں سے حسب توفیق اللہ تعالیٰ کی راہ میں فقراء و مساکین پر خیرات کر دے ایسا کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت اور ایمان کی نشانی ہے۔ اپنے فارغ اوقات کو کارآمد بنائیے، معذور، بیوہ، یتیم اور بے سہارا لوگوں کی مدد کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی ایسی جگہ پر مدد کریں گے جہاں اسے مدد کی ضرورت ہو گی۔

صدقات پر انعام اور جہنم سے آزادی

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''(اے مسلمانو) تم جو چیز بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو پہنچے گا اور تمہیں صرف اللہ کی رضا مندی کی طلب کے لئے ہی خرچ کرنا چاہئے اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو

گے تمہیں اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' (البقرہ 2: آیت 272)

❷ ''اور تم اس کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو وہ اس کی جگہ تمہیں اور دے دیتا ہے۔''

(سباء 34: آیت 39)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ خواہ آدھی کھجور سے کیوں نہ ہو۔''

(بخاری، مسلم۔عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ)

❷ ''صدقہ خطاؤں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' (ترمذی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''ہر صبح 2 فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک یہ دعا مانگتا ہے: اے اللہ، اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرما اور دوسرا یہ دعا مانگتا ہے: اے اللہ، بخیل کا مال تلف (ضائع) کر دے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

انسان جب کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی ضائع نہیں کرتے بلکہ اس کا دنیا و آخرت میں بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں۔ صدقہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اس کی وجہ سے دنیا و آخرت کے مصائب سے نجات ملتی ہے۔

عقل مند لوگ ایک وقت میں 2 کام کرتے ہیں

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں۔'' (آل عمران 3: آیت 191)

❷ ''اے ایمان والو، اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو۔'' (الاحزاب 33: آیت 41)

❸ ''وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔'' (النور 24: آیت 37)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اسلام کے احکام تو بہت ہیں۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اسی سے چمٹا رہوں (وہ میرے لئے کافی ہو جائے)

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی زبان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رکھو۔''

(ترمذی، ابن ماجہ۔عن عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ)

❷ ''کیا میں تمہیں سب سے بہترین عمل بتاؤں جو تمہارے رب کے ہاں بڑا پسندیدہ درجات کی بلندی کا باعث اور وہ تمہارے لئے سونا اور چاندی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے اور دشمن کی گردنیں اڑانے سے بھی بہتر ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، ضرور بتائیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔'' (ترمذی۔عن ابی دردا رضی اللہ عنہ)

❸ ''آپ ﷺ نے فرمایا: مُفَرِّدُوْنَ سبقت لے گئے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مُفَرِّدُوْنَ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کاش ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا عمل بہتر ہے تو ہم اس کو کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین زبان وہ ہے جو ذکر الٰہی میں مصروف رہتی ہے اور بہترین دل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات پر شکر ادا کرتا رہتا ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ۔عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

❺ ''جس آدمی نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ کے کلمات کہے تو جنت میں اس کے لئے ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔'' (ترمذی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❻ ''تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) تقدیس (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کے کلمات کو انگلیوں سے گنتے ہوئے پڑھا کرو کیونکہ قیامت کے دن انگلیوں سے گواہی لی جائے گی اور ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جاؤ ورنہ تم اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی، ابوداؤد۔عن یسیرہ رضی اللہ عنہا)

❼ ''جو بندہ خلوص دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے (تو اس کی قبولیت کے لئے) آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ یہ (کلمہ) عرش الٰہی تک جا پہنچتا ہے بہ شرط یہ کہ پڑھنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❽ ''بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔'' (ترمذی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

عقلمند لوگ وہ ہیں جو ایک وقت میں 2 کام کرتے ہیں۔ہاتھ پیر سے دنیا کماتے ہیں

اور زبان سے آخرت یعنی دنیاوی کاموں کے دوران بھی ذکر اللہ کرتے رہتے ہیں۔ عورتیں کھانا پکانے کے دوران ذکر اللہ کریں، ان شآء اللہ کھانا زیادہ لذیذ بنے گا اور آخرت میں بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آزمایئے۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ **2**: آیت **152**، الرعد **13**: آیت **28**

العنکبوت **29**: آیت **45** اور الجمعہ **62**: آیت **9**)

ایک وقت میں 2 کام کس طرح کریں؟

انسان اپنے اعضاء کو تربیت دے تو چند ماہ میں ہی ایک ساتھ **2** کام کرسکتا ہے یعنی ہاتھ پیر سے دنیا کمائے اور دماغ، زبان اور دل سے ذکر اللہ کرتا رہے۔ اگر آپ کسی ایک ذکر کے اسپیشلسٹ ہو جائیں مثلاً اَللّٰہُ اَکۡبَرُ یعنی کام کے دوران بھی اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہتے رہیں تو چند ماہ بعد آپ کی زبان خود بخود اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کا ورد کرنے لگے گی حتیٰ کہ سوتے وقت (یعنی دوران نیند) بھی آپ کی زبان، دل اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھتا رہے گا۔ ان شآء اللہ۔ اس طرح آپ کے لئے ایک وقت میں دوہرا نفع حاصل ہو گا۔ آزمایئے صرف **2** ماہ۔ مگر روزانہ اور ہر وقت۔ جب بھی آپ کوئی کام کریں (سوائے بیت الخلا، بیوی سے ہمبستری کے وقت) زبان سے کوئی ذکر اللہ کرتے رہیں مثلاً اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ یہ ذکر بہت چھوٹا ہونا چاہیے یعنی **2** الفاظ پر مشتمل ہو لیکن بامعنیٰ ہو۔ جب آپ کو زبان سے کسی کو جواب دینا ہو یا کچھ اور کہنا ہو تو اس وقت ذکر روک دیں اور اس کے بعد پھر شروع کر دیں باقی کاموں کے دوران ذکر کرتے رہیں۔ دوسرے اعضاء جسم (ہاتھ، پیر، آنکھ، کان) سے حسب معمول آپ اپنے دنیاوی کام کرتے رہیں۔ ذکر اللہ کار، بس، گاڑی، اسکوٹر میں بیٹھے ہوئے یا چلاتے ہوئے بھی بآسانی کر سکتے ہیں۔ کسی سے بات کرتے ہوئے آپ زبان سے ذکر اللہ کر سکتے ہیں یعنی آپ کانوں سے اس کی بات سنئے، آنکھوں سے دیکھئے مگر ذکر کرتے وقت ہونٹ نہ ہلایئے، دل میں پڑھئے اور جب ضرورت ہو زبان سے جواب دیدیں اور پھر ذکر

شروع کر دیں۔ شروع میں چند ہفتے آپ کو مشکل ہو گی اس کے بعد یہ عمل آسان ہو جائے گا۔ ان شآء اللہ تعالیٰ۔ اصل مقصد دل کو ذاکر بنانا ہے۔ شیطان آپ کو ذکر کرنا بار بار بھلائے گا اس کے لئے بہتر ہے کہ آپ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ کے ذاکر بن جائیں اس طرح شیطان سے حفاظت بھی اور ذکر بھی ہوگا۔ یاد رہے کہ آپ کو ہر وقت صرف ایک ہی ذکر کرنا ہے سوائے نماز کے بعد اور دوسرے کاموں کے وقت کی دعائیں پڑھنے کے۔ یہ اس لئے کہ اصل ہدف دل کو ذاکر بنانا ہے۔ ہر وقت **24** گھنٹے اور یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب آپ ایک ہی ذکر کے ذاکر ہوں۔ **3** سے **4** ماہ بعد (اگر آپ نے اس طریقہ پر سختی سے عمل کیا) آپ دیکھیں گے کہ رات سوتے وقت بھی آپ کا دل ذکر کر رہا ہو گا جب کہ آپ سو رہے ہوں گے۔ جب آپ دل کو ذکر کرتے ہوئے محسوس کریں تو ڈریں نہیں، یہ تو خوشی کی بات ہے کہ آپ کا دل **24** گھنٹے کا ذاکر بن گیا ہے اور اس کے بعد دن میں بھی آپ کا دل ذکر کرتا رہے گا اور آپ کے تمام کام بھی حسب معمول ہوتے رہیں گے۔ ان شآء اللہ تعالیٰ۔ اگر کوئی مشکل ہوتو اللہ رب العزت سے مدد مانگئے اللہ عزّوجل آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)۔

عبادت کا وقت مقرر ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ”یقیناً نماز مومنوں پر ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔“ (النسآء **4**: آیت **103**)

❷ ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے سراسر ہدایت ہے جس میں ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کے لئے روشن دلائل ہیں۔تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزے رکھنے چاہئیں، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کر لینی چاہئے۔“ (البقرہ **2**: آیت **185**)

❸ ”حج (پر جانے) کے مہینے معلوم ہیں جو شخص ان (مقررہ مہینوں) میں حج کی نیت کرے تو وہ دوران حج (احرام کی حالت میں) شہوانی فعل (بیوی سے جماع اور اس کے متعلقات)

گناہوں کے کام اور لڑائی جھگڑا نہ کرے اور تم جو بھی نیکی کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔"

(البقرہ 2: آیت 197)

احادیث رسول ﷺ:

❶ "سب سے افضل عمل نماز وقت پر پڑھنا ہے۔" (مسلم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید بھی مناؤ۔" (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

جس طرح ہماری عمروں کا ایک وقت مقرر ہے اسی طرح عبادت کا بھی وقت اور مہینہ مقرر ہے۔ اگر انسان رمضان کے مہینہ میں جان بوجھ کر روزے نہیں رکھتا تو وہ گناہ گار ہوتا ہے بہ وجہ مجبوری اسلام نے دوسرے دنوں میں رکھنے کی رخصت دی ہے۔ اسی طرح حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کا ایک معینہ وقت تک مال آپ کے پاس موجود ہونے پر ہے اگر وقت مقررہ یعنی ایک سال پورا ہونے پر ادا نہ کی تو وہ گناہ گار ٹھہرے گا۔ ہماری عبادتوں کا وقت سے بہت گہرا تعلق ہے اگر ان عبادتوں کو وقت پر ادا نہ کیا جائے تو ہمارے اجر وثواب ضائع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت پر عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس عبادت کو آخرت میں ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)۔

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر الزمر 39: آیت 54)

غیر ضروری ملاقاتوں سے پرہیز میں وقت کی بچت ہے

احادیث رسول ﷺ:

❶ "جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔"

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ "ہمیں آپ ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ ہم لوگوں سے ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق پیش آئیں۔" (معرفۃ علوم الحدیث۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

جہاں ضرورت ہو وہاں ملاقات کیجئے اور جہاں ضرورت نہ ہو وہاں کبھی ملاقات کے لئے نہ جایئے اس لئے کہ ایسی ملاقاتیں وقت ضائع کرنے کا سبب بنتی ہیں۔

اگر آپ کے پاس کوئی مہمان آئے تو اس کی خاطر و مدارت کیجئے اس لئے کہ آپ ﷺ نے مہمان کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کی ہے۔ مہمان جس درجے کا حامل ہو اسے وہی مقام دیجئے غیر ضروری ٹیلی فون رابطے بھی وقت اور مال کا ضیاع ہیں۔ اس سے انسان کا وقار کم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی **2** نعمتوں (صحت اور فراغت) کا غلط استعمال کرنے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ بن جاتا ہے۔

غیر ضروری سوالات وقت کا ضیاع ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''(یہ) اہل کتاب آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس ایک آسمانی کتاب لائیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) سے تو انہوں نے اس سے بڑی بات کا مطالبہ کیا اور (غیر ضروری سوال کرتے ہوئے) کہا تھا کہ آپ ہمیں کھلم کھلا اللہ دکھا دیں۔ آخر ان کے (اس) ظلم کی وجہ سے انہیں (آسمانی) بجلی نے آ لیا۔'' (النسآء **4**: آیت **153**)

❷ ''اے ایمان والو، تم ایسی چیزوں کے بارے میں (غیر ضروری) سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔'' (المآئدہ **5**: آیت **101**)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''ایک مرتبہ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے لٰہذا تم حج کرو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں جی ہاں کہہ دیتا تو یہ (ہر سال) واجب ہو جاتا اور تم (ہر سال) اسے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے وہیں چھوڑ دو جہاں میں نے تمہیں چھوڑا ہے (بلاوجہ سوالات نہ کرو)، تم سے پہلے لوگ زیادہ (غیر ضروری) سوالات کرنے اور انبیاء علیہم السلام سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو

اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو اس سے رک جاؤ (غیر ضروری سوال نہ کرو)۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ قیل و قال (کہا گیا، کسی نے کہا) کثرت سوال (غیر ضروری سوالات) اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔'' (بخاری۔عن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم (گناہ گار) وہ ہے کہ جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں (غیر ضروری) سوال کیا جو پہلے مسلمانوں پر حرام نہیں تھی اس کے سوال کی وجہ سے حرام قرار دے دی گئی۔'' (بخاری۔عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

❹ ''ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (غیر ضروری) سوالات کرنے لگے جب لوگوں نے بہت زیادہ سوالات کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو فوراً عرض کرنے لگے: ہم (اپنی اس غلطی پر) اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگتے ہیں۔'' (بخاری۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❺ ''لوگ مسلسل (غیر ضروری) سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے ذہنوں میں یہ سوال بھی آئے گا کہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا اللہ ہے، اللہ کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ جس آدمی کے ذہن میں اس طرح کے سوالات آئیں اسے چاہیئے وہ پڑھے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (ترجمہ) میں اللہ پر ایمان لایا۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❻ ''شیطان تمہارے ذہن میں یہ سوالات ڈالتا ہے کہ یہ چیز کس نے پیدا کی؟ یہ کس نے پیدا کی؟ یہاں تک کہ یہ سوال بھی ذہن میں آتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب یہ کیفیت پیدا ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھئے) اور مزید سوالات سے اپنے آپ کو بچایئے۔'' (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❼ ''حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو کیا کرے؟ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے غیر ضروری سوال

سمجھتے ہوئے) ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے حضرت عویمر رضی اللہ عنہ کو یہ ساری بات بتائی۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور وہ اسے قتل کر دے تو آپ اسے (قصاص کے طور پر) قتل کر دیں گے؟ وہ شخص (جس نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پایا ہے) کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق قرآن کریم کی آیات (النور 24 : آیات 6 تا 9) نازل فرمائی ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان (کتاب اللہ کے حکم کے مطابق) لعان کروایا۔ (بخاری)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: جو بات واقع نہیں ہوئی اس کے بارے میں سوالات نہ کرو جو واقع ہو چکی ہے وہی ہماری مشغولیت کے لئے کافی ہے۔''

سوال اسی وقت قابل قدر ہے جب عمل کرنے کے لئے کیا جائے۔ بحث و مباحثہ اور ریاکاری کے لئے نہیں۔ بعض لوگ بلاوجہ غیر ضروری سوالات کے جوابات لینے کی کوشش کرتے ہیں جس سے نہ صرف وہ اپنا بلکہ دوسروں کا بھی وقت ضائع کرتے ہیں لہٰذا ایسے سوالات سے پرہیز کیجئے۔

فضول باتوں اور مشغولیت سے بچئے یہ وقت کا ضیاع ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میرے (مومن) بندوں سے کہہ دیجئے صرف وہی بات کہیں جو بہترین ہو۔'' (بنی اسرائیل 17 : آیت 53)

❷ ''اور جو بیہودہ (باتوں اور کاموں) سے منہ موڑ لیتے ہیں۔'' (المؤمنون 23 : آیت 3)

❸ ''رحمن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہتے (ہوئے گزر جاتے) ہیں۔'' (الفرقان 25 : آیت 63)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اس کو قابو میں رکھو۔'' (طبرانی۔عن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے بچ جائے۔'' (بیہقی۔عن حسن رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے **3** چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے : ① اِدھر اُدھر کی بے فائدہ باتیں کرنا ② مال کو ضائع کرنا ③ زیادہ سوالات کرنا۔'' (بخاری۔عن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''مومن میں پیدائشی طور پر ساری عادتیں ہوسکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بری) لیکن خیانت اور جھوٹ کی (بری) عادت نہیں ہوسکتی۔'' (مسند احمد۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے (آگے) بیان کردے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دین اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو فضول باتوں سے بچائیں، اللہ عزّوجل کا دل میں خوف رکھیں، موت کو یاد رکھیں، یہی آخرت کے سفر کی تیاری ہے۔ کیا ہم نے اس سفر کی تیاری کر لی ہے؟ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بری عادتوں اور فضول کاموں سے بچائے اور نیکیوں کی توفیق عطا فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر القصص **28** : آیت **55**)

فرصت کی گھڑیاں

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''پس آپ کے رب کی قسم، ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔ ان اعمال کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔'' (الحجر **15** : آیات **92** تا **93**)

❷ ''بیشک کان، آنکھ، دل، ہر ایک سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ کی جائے گی۔''

(بنی اسرائیل **17** : آیت **36**)

❸ ''انسان جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے ایک نگہبان (اسے لکھنے کو) تیار ہوتا ہے۔''

(قٓ 50 : آیت 18)

حدیث رسول ﷺ :

''بیشک کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا مگر اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند ہوتے ہیں اور کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی وہ پروانہیں کرتا مگر وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

فرصت کی گھڑیاں انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں انہیں کارآمد بنانے کے لئے دنیا یا آخرت میں فائدے کا کام کیجئے۔ جو انسان فرصت کی گھڑیوں کو غنیمت جان کر اسے دین یا دنیا کے کسی کام میں صرف کرتا ہے وہ کبھی بھی ناکام نہیں رہتا اور جو انہیں ضائع کر دیتا ہے اسے ضرور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور آخرت کو بھلا دیا ان کے فرصت کے اوقات بدبختی، گناہ، خیانت اور بے فائدہ کاموں میں گزر جاتے ہیں۔ اپنے وقت کو ضائع نہ کیجئے اس کی حفاظت کیجئے یہ دنیا کی بہت بڑی نعمت ہے اس کا درست استعمال کیجئے۔

فضول خرچی، مال اور وقت کا ضیاع

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''کھاؤ، پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

(الاعراف 7 : آیت 31)

❷ ''اور وہ (نیک بندے) جب خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف (فضول خرچی) کرتے ہیں اور نہ ہی بخیلی برتتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال (میانہ روی) کی راہ اختیار کرتے ہیں۔'' (الفرقان 25 : آیت 67)

❸ ''بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔'' (بنی اسرائیل 17 : آیت 27)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اعتدال (میانہ روی) اختیار کرو، تم اپنی مراد پا لو گے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اچھی سیرت، اچھا طریقہ اور اعتدال (میانہ روی) نبوت کے 25 حصوں میں سے ایک حصہ (تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت) ہے۔'' (ابوداوٗد۔عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ)

تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا اعتدال کہلاتا ہے۔ یہ افراط وتفریط کا درمیانی راستہ ہے، افراط زیادتی کو کہتے ہیں اور تفریط کمی کو۔ افراط وتفریط دونوں بری صفات ہیں۔ میانہ روی ہر کام میں ہے مثلاً خرچ کے دوران انسان نہ فضول خرچی کرے نہ کنجوسی بلکہ ضرورت کے مطابق خرچ کرے تو یہ میانہ روی ہے۔ لباس پہنتے وقت اپنی استطاعت سے بڑھ کر غرور اور تکبر کے اظہار کے لئے لباس پہننا یا وسعت کے باوجود پھٹا پرانا لباس پہننا بھی افراط وتفریط کے زمرے میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے استطاعت کے مطابق انسان کو خرچ کرنے اور لباس پہننے وغیرہ کی تعلیم دی ہے۔ اعتدال سے انسان بہت سی برائیوں سے بچ جاتا اور حلال پر قناعت اور حرام سے پرہیز کرتا ہے۔ وہ انسان ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے جو اپنے جذبات، رجحانات اور خیالات پر قابو پا لے، اپنی خوشی، غمی رضامندی اور ناراضگی میں اعتدال اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں بھی میانہ روی اختیار کرے۔ جو آدمی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اپنی ہر خواہش کے پیچھے چلتا ہے، وہ افراط وتفریط کا شکار ہو جاتا ہے اور کبھی بھی پرسکون نہیں رہ سکتا۔ اسے چھوٹی باتیں بڑی لگتی ہیں، روشن پہلو تاریک نظر آتے اور اس کے دل میں بغض، حسد اور دیگر خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ تمام لوگوں کو اپنا مخالف سمجھنے لگ جاتا ہے اسے غم، تفکرات گھیر لیتے ہیں وہ ہر اٹھنے والی آواز کو اپنے خلاف سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے آپ اپنے آپ کو افراط وتفریط سے بچایئے۔ ہر چیز اور ہر آدمی کو اس کے مقام پر رکھئے۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں کتابوں، فرشتوں اور بندوں کو اسی مقام پر رکھئے جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا ہے رشتہ داریوں میں بھی یہ اصول مدنظر رکھئے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا نہ بنایئے، اپنی زندگی

میں توازن پیدا کر کے خوشحال زندگی گزاریئے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل ہو جایئے۔

کسی بھی معاملے میں میانہ روی سے کام لینا کامیابی ہے جبکہ فضول خرچی کرنا دنیا اور آخرت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس سے نہ صرف مال ضائع ہوتا ہے بلکہ مال کمانے کے لئے جو مزید وقت صرف کیا جاتا ہے وہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو فضول خرچی سے بچایئے، کھانا سادہ اور کم کھایئے، بغیر بھوک لگے کھانا نہ کھایئے، کھانے کا اصل مزہ اسی وقت آتا ہے جب بھوک کا احساس ہو۔ اکثر لوگ صرف کھانے پینے کی خاطر دور نکل جاتے ہیں جس سے وہ اپنا مال اور قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ وقت کی اہمیت کو سمجھئے اور فضول خرچی سے دور رہ کر دنیا اور آخرت کی کامیابی پایئے۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفرقان 25: آیات 63 تا 76)

کثرت سے سونا وقت کا ضیاع ہے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا اور ہم نے رات کو پردہ والی بنایا۔''

(النبأ 78: آیات 9 تا 10)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جب تم میں سے کوئی ایک سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر بیٹھ کر 3 گرہ لگاتا اور کہتا ہے ابھی رات بہت لمبی ہے سوئے رہو۔ اگر انسان بیدار ہو گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ بالکل چست، ہشاش بشاش اور خوشگوار موڈ والا ہوتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو وہ گندے نفس اور سستی و کاہلی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ کو سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز تھی۔ وہ آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات میں قیام کرتے (نماز تہجد پڑھتے) پھر رات کے چھٹے حصے میں سوتے تھے۔''

(بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

مشہور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: 4 چیزوں کی وجہ سے بیماریاں لگتی ہیں : ① زیادہ گفتگو کرنا (یعنی بے مقصد گفتگو کرنا) ② زیادہ سونا (8 گھنٹے سے زیادہ سونا) ③ ضرورت سے زیادہ کھانا ④ حد سے زیادہ جماع (بیوی سے ہمبستری) کرنا۔‘‘

نیند کی زیادتی کا علاج :

یہ ایک اعصابی بیماری ہے۔ جس کی وجوہات امراض گردہ وجگر اور منشیات کا استعمال ہے۔ روزانہ سوتے وقت باوضو ہوکر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ سے لے کر مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف 7: آیات 54 تا 56) تک پڑھیئے۔ ان شآء اللہ نیند طبعی حد تک کم ہوجائے گی۔

نیند جہاں بندوں پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے وہیں پر اس کی بے مثال قدرت کی دلیل بھی ہے، نیند کرنے سے جسم کو آرام وسکون ملتا ہے انسان کی تھکاوٹ دور ہوتی ہے اور انسانی جسم کے صحت مند ہونے میں نیند کا بہت بڑا کردار ہے۔ انسان دن کے وقت مسنون قیلولہ کرسکتا ہے اور سوبھی سکتا ہے لیکن دن کو بہت زیادہ سونا اور بے موقع سونا نقصان دہ ہے جس سے انسان کے اعضاء درست کام نہیں کرتے، سستی اور کاہلی کا غلبہ ہو جاتا ہے، دن کو بہت زیادہ سونا وقت کا ضیاع ہے۔ ہمارا دین ہمیں جلدی سونے اور جلدی بیدار ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ دن اور رات کو بے جا سونا جس سے نمازیں قضا ہو جائیں اور دیگر حقوق ادا نہ ہوسکیں بدبختی اور برائی کی جڑ ہے، بہت زیادہ سونا چہرے کو پیلا اور دل کو اندھا کر دیتا ہے۔

(مزید تفصیل کے لئے پڑھیئے ہماری کتاب ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل ونہار‘‘)

کامیاب لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ لندن کا سفر ایک آبی جہاز سے کر رہے تھے کہ اچانک طوفان آ گیا۔ سب لوگوں کو طوفان کی وجہ سے بڑی پریشانی ہوئی اور وہ ادھر ادھر دوڑ رہے تھے کیونکہ جہاز ہچکولے کھا رہا تھا۔ اسی جہاز میں ایک مشہور مورخ اور علامہ اقبال کے استاد تھامس آرنلڈ بھی سفر کر رہے تھے۔ مگر جب شبلی کی نظر تھامس آرنلڈ پر پڑی تو حسب سابق جہاز میں مصروف مطالعہ تھے۔ شبلی نعمانی نے آرنلڈ کے پاس جا کر

ان سے پوچھا کہ وہ کس طرح ان حالات میں بھی مطالعے میں مصروف رہ پا رہے ہیں ؟ تو آرنلڈ نے جواب دیا کہ اگر جہاز کو ڈوبنا ہو گا تو میں اس کو بچانے کے سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں، البتہ پریشان بیٹھ کر وقت ضائع کرنے سے بہتر تو یہی ہے کہ مطالعہ میں مصروف رہوں۔

اسٹیفن ہاکنگ (جسے آئن اسٹائن کے بعد گزشتہ صدی کا سب سے بڑا سائنس دان سمجھا جاتا ہے) کو ڈاکٹروں نے موٹر نیورون ڈیزیز بیماری کا حامل بتا کر اس کی زندگی کا تخمینہ لگایا اور بتایا کہ وہ مزید **2** سال زندہ رہیں گے، مگر اسٹیفن ہاکنگ نے ان **2** سالوں کو کسی اور مشغلے میں ضائع کرنے کے بجائے اپنی شہرہ آفاق کتاب A brief History of Time (وقت کی مختصر تاریخ) لکھی۔

ایک آدمی ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی کے گھر اس وقت ملاقات کے لئے آیا جب وہ موت کی آغوش میں جانے کے لئے بستر مرگ پر موت کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ البیرونی نے اس آدمی سے پوچھا کہ تمہیں وراثت کا فلاں مسئلہ معلوم ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اس آدمی نے کہا: جی ہاں، وہ مسئلہ تو مجھے معلوم ہے مگر آپ کی موت کا وقت قریب آ چکا ہے اس مسئلے کو جاننے کا آپ کو کیا فائدہ ہو گا؟ البیرونی نے کہا: نہ جان کر مرنے سے جان کر مرنا بہتر ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے وہ وراثت کا مسئلہ البیرونی کو بتایا۔ اس کے بعد جیسے ہی وہ باہر نکل رہا تھا تو اندر سے آواز آئی کہ البیرونی کا انتقال ہو گیا ہے۔

ایک مشہور جرمن فلسفی ایمونیل کانٹ روزانہ ساڑھے **4** بجے جب شام کی سیر کرنے نکلتے تو لوگ اپنی گھڑیوں کا ٹائم ملاتے تھے۔

ایسے سینکڑوں واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جس کسی انسان نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف اور صرف وقت کے صحیح استعمال اور محنت و مشقت سے کیا ہے۔ اگر انسان کو وقت کے صحیح استعمال کا ہنر آجائے تو اس کے لئے دنیا میں کوئی بھی عظیم کام انجام دینا ناممکن نہیں رہ جاتا۔

جن لوگوں کو زندگی سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے بھرپور فائدہ مطلوب ہو تو انہیں

چاہئے کہ وہ وقت ضائع نہ کریں اس لئے کہ وقت کا نام زندگی ہے، وقت کی ایک گھڑی ضائع کرنے سے جو نقصان ہوتا ہے بقائے دوام (ہمیشہ کی زندگی) بھی اس کی تلافی نہیں کرسکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ وقت کو ضائع کرنا خودکشی ہے۔ خودکشی کا لفظ جو عام معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہ تو پوری زندگی کی ہوتی ہے لیکن وقت کا ضائع کرنا ان مخصوص لمحات میں خودکشی ہے جنہیں ضائع کیا گیا ہے۔ وقت کو ضائع کرنے والے، فارغ بیٹھنے اور لہو و لعب میں مصروف رہنے والے افراد رفتہ رفتہ متزلزل، بے عملی ، پشیمانی، احساس کمتری اور حسد کا شکار ہوجاتے ہیں اور آہستہ آہستہ شاہراہ حیات کو چھوڑکر اِدھر اُدھر کے کونوں کو تلاش کرکے زندگی کے بقیہ لمحات گزارتے ہیں۔ وہ لوگ اس دنیا میں مقابلہ نہیں کرسکتے۔ یہ دنیا، دینی اور دنیاوی دونوں نقطہ نظر سے ایک مقابلہ کا میدان ہے۔ اس میں ہر وقت روانی اور باعمل ہونا ضروری ہے۔ جو لوگ وقت ضائع کرتے ہیں وہ ایک جگہ ٹھہر جاتے ہیں جب لوگ آگے بڑھتے ہیں تو عام آنکھیں انہیں پیچھے ہی دیکھتی ہیں، جب وہ اپنے آپ کو پیچھے محسوس کرتے ہیں تو شکست خوردگی اور منفی اندازفکر کا شکار ہوجاتے ہیں۔

ہمارے ہاں اوقات ضائع ہونے کی **2** بڑی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک کا تعلق انسان کی ذات سے ہے۔ بعض شخصیات کا مطالعہ کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے ان کے اوقات ضائع ہونے کی اصل وجہ ان کا نقطہ نظر ہے کہ دنیا میں ہر کام کا تجربہ خود ہی کرنا چاہئے، کسی سے کچھ سیکھنا اور کسی کے تجربات سے مدد لینا ذلت ہے۔ کچھ افراد کو بہت ہی زیادہ مقبولیت کا شوق ہوتا ہے۔ وہ گھر، دفاتر ، اسکول و کالج ، محلے یا ہر جگہ اپنی بڑائی اور مقبولیت چاہتے ہیں۔ نتیجتاً نہ وہ اپنا کوئی کام کرسکتے ہیں اور نہ دوسروں کا۔ کچھ لوگ فریب کا شکار ہوجاتے ہیں اور ہر کام کو اس انداز سے کرنا چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے اس میں اس جیسا کسی نے نہ کیا ہو۔ یہ معاملہ نہ صرف ان کے کاموں تک رہتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر وہ اپنی ذات میں بھی تکمیل کے خواہشمند ہوتے ہیں جو کہ یقیناً ایک مشکل اور ناممکن صورت ہے اور ان کا اس بات کا میلان ان کا اکثر وقت ضائع کرتا ہے۔ کچھ لوگ اس قسم کے بھی ہوتے

ہیں کہ وہ اپنے گھر، اپنے دفتر اور مختلف معاشرتی معاملات میں ہر کام اپنی مرضی کا چاہتے ہیں اور اپنی مرضی کے باعث وہ اپنے آپ کو بہت سے ان کاموں میں مصروف کر لیتے ہیں جو ان کے بغیر بھی بہ حسن وخوبی سرانجام پا سکتے ہیں، بالآخر ان کا اس قسم کا مشغول ہونا ان کے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ کچھ لوگ بغیر مقصد، بغیر سمجھ اور بغیر صلاحیت کے کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور غیر ضروری کاموں کو بھی اپنے اوپر لے لیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضروری کاموں کو ترک کرنا پڑتا ہے اور وقت کا جو بہتر استعمال ہو سکتا تھا وہ نہیں کر پاتے۔ سستی کے علاوہ **2** اور الفاظ کا عمومی استعمال بھی وقت کا ضیاع ہے۔ وہ پھر کبھی اور کل، انسان کی زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو کل کے لفظ کی طرح اتنے گناہوں، حماقتوں، وعدہ خلافیوں خشک امیدوں، غفلتوں، بے پرواہیوں اور اتنی برباد ہونے والی زندگیوں کے لئے جوابدہ ہو کیوں کہ اس کی آنے والی کل نہیں آتی۔ وقت ایک مرتبہ مر گیا تو اس کو پڑا رہنے دو، اب اس کے ساتھ اور کچھ نہیں کرنا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کی قبر پر آنسو بہاؤ اور آج کی طرف لوٹ آؤ۔ داناؤں کے رجسٹر میں کل کا لفظ کہیں نہیں ملتا۔ البتہ بے وقوفوں کی جنتریوں میں یہ بکثرت مل سکتا ہے۔ کامیابی کی شاہراہ پر بے شمار اپاہج سسکتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی تمام عمر کل کا تعاقب کرتے ہوئے اپنی قبر اپنے ہاتھوں سے کھودلی۔

اوقات ضائع ہونے کا ایک اور سبب اپنے کاموں کو ادھورا چھوڑنا ہے۔ کیونکہ ایک تو لوگ ہر کام کو مثالی انداز میں کرنا چاہتے ہیں جبکہ یہ ناممکن ہے۔ آدمی کو دیکھنا چاہئے کہ کن حالات اور کتنے وقت میں اس کام کو کرنا چاہئے۔ اس لحاظ سے ایک پروگرام بنایئے ایک وقت میں ایک ہی کام مکمل طور پر کرنا کسی نامکمل کاموں کا خون کر دینے سے بہتر ہے۔ ہر ملنے والا فرد دوست نہیں ہوتا اور نہ ہر فرد سے خوش گپیاں کی جا سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بعض افراد کی ناسمجھی اوقات کے ضیاع کا باعث ہوتی ہے۔ بے مقصد لٹریچر اور ناولوں کو پڑھنے کا شوق بھی اوقات ضائع کرنے کا باعث ہے۔ ٹی وی دیکھنے کا غیر اعتدال پسندانہ شوق، کرکٹ میچوں سے بے حد شغف، دفاتر اور فیکٹریوں سے ملازمین اور کارکنوں کی رہائش

گاہوں کا زیادہ فاصلہ اوقات کے ضائع ہونے کا ذریعہ ہے۔اس کے علاوہ ہمارے معاشرے کی غیر ضروری رسوم اور تقریبات جن میں خاندانی تقاضوں کے مطابق شرکت ضروری ہے اس کے علاوہ دعوتوں میں شرکت جہاں دن کا وقت دے کر شام کے قریب دعوت شروع کی جاتی ہے جو کہ مدعوئین کے مشترکہ طور پر قیمتی سینکڑوں گھنٹوں کو ضائع کر دیتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس طرح لوگوں کو ملنے جلنے کا موقع تو ملتا ہے۔لیکن یہاں تو ہر فرد اپنے سوٹ اور ٹائی کو ہی ٹھیک کر رہا ہوتا ہے اور خواتین کو کیمرے اور ویڈیو ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ بہرحال وقت تو ضائع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقت کو صحیح استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

کفار اور مشرکین سے دوستی وقت کا ضیاع ہے

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو ، تم اپنے علاوہ کسی (غیر مسلم) کو اپنا رازدار نہ بناؤ، وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تمہیں مشقت اور پریشانی لاحق ہو۔ان کے دلوں کی دشمنی ان کی زبانوں سے ظاہر ہوچکی ہے اور وہ اپنے سینوں میں جو (بغض و عناد) چھپائے ہوئے ہیں وہ بہت زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے آیات کو کھول کر بیان کر دیا، اگر تم عقل سے کام لو (اور غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ)۔خبردار، تم لوگ تو ان سے محبت رکھتے ہو جبکہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ تم تو سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (جبکہ وہ ایسا نہیں کرتے) وہ تمہارے سامنے تو اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کرتے ہوئے اپنی انگلیاں چباتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے غصہ میں ہی مر جاؤ۔ بیشک اللہ دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔''

(ال عمران 3 : آیات 118 تا 119)

❷ ''اے ایمان والو، تم یہود و نصاریٰ کو (اپنا) دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے دوستی کرے گا، وہ انہی میں سے ہوگا، یقیناً ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔'' (المائدہ 5 : آیت 51)

❸ ''وہ (کفار) تو چاہتے ہیں کہ اپنی (منہ کی) پھونکوں سے اللہ کے نور (دین اسلام) کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا، خواہ کفار اسے نا پسند ہی کریں۔''

(الصّف 61: آیت 8)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے اللہ تعالیٰ ہی (کی رضا) کے لئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ ہی (کی رضا) کے لئے دشمنی کی، اللہ ہی کے لئے دیا اور اللہ ہی کے لئے منع کیا، اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔''

(ابوداؤد۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''(قیامت کے دن) آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہو گا۔''

(بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❸ ''ایمان کی بلندی یہ ہے کہ اللہ کے لئے دوستی ہو، اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی ہو، اللہ عزّوجل کے لئے محبت ہو اور اللہ کے لئے بغض ہو۔'' (طبرانی۔عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

کفار اور مشرکین سے دوستی کرنا نقصان سے خالی نہیں ہے وہ کسی حالت میں بھی اسلام اور مسلمانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن نہیں دیکھنا چاہتے اور آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں ان سے دوستی کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کو مول لینا ہے جو سراسر وقت کا ضیاع ہے۔ مومنوں کو اپنے مومن بھائیوں کو ہی دوست بنانے کا حکم ہے اس کے بڑے فوائد اور ثمرات ہیں۔

(مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر ال عمران 3: آیت 27، المآئدہ 5: آیت 57، الممتحنہ 60: آیت 1، التوبہ 9: آیت 23)

کفار کے طور طریقے کو اپنانا وقت کا ضیاع ہے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اللہ نے فرمایا: (اے موسیٰ و ہارون علیہما السلام) یقیناً تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے۔ لہٰذا تم ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کی راہ کی (ہرگز) پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔''

(یونس 10: آیت 89)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو کسی قوم سے مشابہت رکھتا ہے وہ (قیامت کے دن) انہی میں سے ہو گا۔''

(ابوداؤد، ترمذی۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

❷ ''تم ضرور پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے، بالشت در بالشت اور ہاتھ در ہاتھ۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی گوہ (ایک جانور) کے بل میں گھسا ہو گا تو تم بھی اس کے پیچھے داخل ہو گے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا وہ (پہلی امتیں) یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اور کون؟'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

کفار خواہ مشرکین کی صورت میں ہوں یا یہود و نصاریٰ کی صورت میں ان کے طور طریقے کو اپنانا اور ان سے مشابہت رکھنا اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے۔ مثلاً سلور جوبلی گولڈن جوبلی اور ڈائمنڈ جوبلی پروگرام یہود سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جوبلی کا لفظ ''جوبل'' سے نکلا ہے جس کو عبرانی لفظ ''یوبل'' سے تبدیل کیا گیا ہے جس کا معنیٰ ہے ''مینڈھے کے سینگ'' یہود کا عقیدہ ہے کہ جب 9 ڈائمنڈ جوبلی منائی جاتی ہیں تو اس سے ان کی قسمت بدل جاتی ہے اور یہودی قوم میں انقلابی تبدیلی آ جاتی ہے۔ (التشبہ بالکفار واثرہ)

اسی طرح کرسمس عیسائیوں کی عید ہے اور عید نو روز اور عید مہرجان مجوسیوں کی عیدیں ہیں اس کے علاوہ سالگرہ، برسی، ویلنٹائن ڈے، اپریل فول، ہیپی نیو ائیر وغیرہ بھی کفار اور غیر مسلموں کے کلچر اور تہذیب کا حصہ ہیں۔ اسی طرح بسنت، جشن بہاراں، ہولی اور دیوالی ہندوؤں کے رسم و رواج ہیں، ان تمام طور طریقوں سے نہ صرف بے حیائی اور فحاشی پھیلتی ہے بلکہ مالی اور جانی نقصان بلکہ سب سے قیمتی چیز وقت کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ آج اگر ہم غور کریں تو آپ ﷺ کی پیشینگوئی بالکل صادق آتی ہے کہ مسلمان غیر مسلموں کے طور طریقے بالشت در بالشت اور ہاتھ در ہاتھ اپنائے ہوئے ہیں، جس سے نہ صرف مال اور وقت کا نقصان ہے بلکہ ایمان کا بھی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان طور طریقوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

کام کو تقسیم کیجئے اور وقت بچائیے

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''دنیا کی زندگی میں ان کے گزر بسر کے ذرائع ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے اور ان میں سے کچھ لوگوں کو دوسرے لوگوں پر فوقیت دی ہے تا کہ وہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکیں۔'' (الزخرف 43: آیت 32)

﴿ وضاحت : امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فوقیت اس لئے دی ہے تا کہ لوگ ایک دوسرے کے ماتحت ہو کر کام کریں ﴾

وقت بچانے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ کے تمام کام خود کرنے کے بجائے کام اپنے ماتحت افراد میں تقسیم کئے جائیں اور کام کی تقسیم کے وقت کام کرنے والوں کی صلاحتیں، تعلیمی قابلیت، مہارت اور تجربات کو سامنے رکھا جائے۔ ہر آدمی کو وہ ذمہ داری سونپی جائے جس کا وہ اہل ہو اور ماتحت لوگوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بڑوں کی بات مانیں جو ذمہ داری انہیں سونپی گئی ہے اسے امانت داری اور دیانت داری سے ادا کریں اس میں کسی قسم کی کوئی خیانت نہ کریں اپنے وقت کو اس ذمہ داری سے نبھانے کے لئے صرف کریں اس طرح سے نہ صرف بڑوں کا وقت بچے گا بلکہ کام بھی جلد ہو جائے گا۔

گزرا ہوا وقت قیامت تک واپس نہیں آئے گا

حدیث رسول ﷺ :

''جب بھی نئی صبح ہوتی ہے تو 2 فرشتے یہ آواز دیتے ہیں کہ اے انسان کی اولاد میں ایک نیا دن ہوں اور تیرے اعمال کا مشاہدہ کر رہا ہوں لہٰذا تو مجھ سے پورا فائدہ اٹھا لے اس لئے کہ میں دوبارہ قیامت تک واپس نہیں آؤں گا۔'' (حاشر نبوی ﷺ)

وقت کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ گزرنے کے بعد واپس نہیں آتا اس کا کوئی متبادل بھی نہیں بن سکتا۔ جو وقت گزر جائے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اسے واپس نہیں

لا سکتی۔ بوڑھا انسان خواہ کتنی ہی تمنائیں کرے اس کا جوانی کا وقت اسے واپس نہیں مل سکتا۔ انسان کا اصل وقت وہی ہے جو اس کے ہاتھ میں ہے ماضی کے واقعات کو یاد کر کے آنسو بہانا بے فائدہ ہے۔ مستقبل کو بھلانا بھی ضروری ہے اس لئے کہ جو انسان کے مقدر میں ہے اسے مل کر رہے گا۔ واقعہ رونما ہونے سے پہلے اس کی طرف دوڑنا ایسے ہے جیسے پھل پکنے سے پہلے توڑ لینا۔ ایسے پھل میں نہ خوشبو ہوتی ہے نہ ذائقہ۔

اس دنیا میں **2** قِسم کے لوگ رہتے ہیں۔ ایک قِسم ان غافل لوگوں کی ہے جو ہر کام کو کل کا لفظ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسری قسم ان اچھے لوگوں کی ہے جو ہر کام کو فوراً شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وقت ضائع کرنا بہت بڑا جرم ہے اور ضائع شدہ وقت دوبارہ کبھی نہیں آئے گا۔ وقت کو پہچانئے اس کو ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے ہی اس سے فائدہ اٹھا لیجئے ان شآء اللہ آپ کی دنیا و آخرت کی زندگی کے مسائل آسان ہو جائیں گے۔ جو وقت گزر گیا اس کی فکر مت کیجئے ابھی جو وقت باقی ہے اس کو مفید سے مفید تر بنایئے اس کی فکر کیجئے اس کو ضائع ہونے سے بچایئے۔ وقت کی بچت کے لئے چند مفید مشورے دیئے جاتے ہیں ان کو یاد رکھئے ان شآء اللہ تعالیٰ آپ کو ہر کام میں کامیابی حاصل ہو گی۔

① آپ ہر صبح پورے دن کا منصوبہ بنا لیجئے دن میں جو جو کام کرنے ہیں ان کو اپنی ڈائری یا کاغذ پر لکھئے جو کام مکمل ہو جائیں اسے کاٹ لیجئے ② آپ جب بھی کسی سے ملنے کا ارادہ کریں تو پہلے ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے اطلاع دے کر جایئے ③ آپ اپنے پاس ہمیشہ قلم کاغذ ضرور رکھیں جب بھی کوئی کام یاد آ جائے فوراً نوٹ کر لیجئے ④ اپنے آرام کے اوقات ایسے مقرر کیجئے جس سے نماز قضا نہ ہو ⑤ اپنا ہر کام بسم اللہ سے شروع کیجئے، ان شآء اللہ برکت ہو گی ⑥ کام کرنے کے دوران جب شیطانی خیال آئے تو اعوذ باللہ پڑھئے، ان شآء اللہ کام میں شیطان رکاوٹ نہیں ڈالے گا ⑦ جب آپ کا کام ٹیلی فون یا خط کے ذریعے ہو سکتا ہے تو اپنے متعلقہ لوگوں سے ملنے کی کوشش نہ کیجئے ⑧ جب آپ گاڑی میں سفر کرنے کا ارادہ کریں تو پہلے اپنی گاڑی کا ایندھن پورا بھروا لیجئے تاکہ راستے میں ایندھن ختم ہونے کی وجہ

سے دوبارہ اسٹیشن پر نہ جانا پڑے اس طرح آپ کا وقت بچ جائے گا ⑨ جب آپ چھوٹی دکان پر خریداری کرنے جائیں تو کھلی رقم اپنے پاس ضرور رکھئے ورنہ مشکل پیش آ سکتی ہے ⑩ قیمتی لمحات کو مفید بنائیے اور اپنی دنیا و آخرت بہتر سے بہتر بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت (وقت) کی قدر کیجئے۔

گانا سننا، سنانا، گناہ اور وقت کا ضیاع ہے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے بلاشبہ اہل نظر کے لئے ان (نشانیوں) میں عبرت (سبق) ہے۔'' (النور 24: آیت 44)

❷ ''بیشک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب (تیار) ہے۔'' (النور 24: آیت 19)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اس امت میں بھی لوگوں کی شکلیں بگڑیں گی اور زمین میں دھنسنے کے واقعات بھی پیش آئیں گے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، یہ کب ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب شراب سر عام پی جانے لگے، فحاشی بے حیائی اور گانا بجانا عام ہو جائے۔''

(ترمذی۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو کوئی تم میں سے برائی کی بات دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' (مسلم۔ عن طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ)

❸ ''حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساز کی آواز سنی، اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال دیں اور راستے سے دور ہٹ گئے اور مجھ سے کہنے لگے اب تمہیں کوئی آواز سنائی دیتی ہے۔ میں نے کہا: نہیں۔ پس انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے ایسی آواز سن کر ایسے ہی

کیا تھا۔“ (ابوداؤد۔عن نافع رضی اللہ عنہ)

جب انسان بالکل فارغ بیٹھا رہے نہ کوئی دین کا کام کرے اور نہ ہی دنیا کا تو اس وقت یہ فراغت کی نعمت اس کے لئے وبال بن جاتی ہے کیونکہ فارغ اوقات انسان کو شیطانی کاموں پر لگا دیتے ہیں۔ہمیں اپنے وقت کو ضائع کرنے کی بجائے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔غور کیجئے، ہم اپنا وقت کہاں اور کس طریقے سے ضائع کر رہے ہیں اس کے لئے ہمیں اپنی ذات اور اپنے افعال و کردار اور معاشرہ کا جائزہ لینا ہو گا اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی جائزہ لینا ہو گا کہ ہم اپنے اہل خانہ کے ساتھ کیا تعمیری کردار ادا کر رہے ہیں، کیا ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے یا کوتاہی کر کے بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں ؟ طبیعت میں سستی، کام چوری، آرام پسندی اور اپنے نفس کو عیش کا عادی بنانا انسان کی صلاحیتوں کو دیمک کی طرح کھا جاتے ہیں اور وقت کو ضائع کرنے کا ایک بڑا اور اہم سبب ہے۔ صلاحیت اور اہلیت کے باوجود کام کو مقررہ وقت پر ختم نہ کرنا ، لالچ اور خود غرضی کے لئے دوسروں کے کام کرتے رہنا اور اپنے کام میں دلچسپی نہ لینا۔ یہ ایسے امور ہیں جن کی وجہ سے وقت ضائع ہوتا ہے ، اسی وجہ سے ہماری بہت ساری صلاحیتیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ بری صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے بھی برا اثر پڑتا ہے اور آدمی اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر بیٹھتا ہے اس لئے بری صحبت سے بچیئے۔کسی سے مشورہ نہ کرنا بلکہ خود ہی کام کا فیصلہ کرنا بھی وقت کا ضیاع ہے۔ بلاوجہ اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالئے۔عقلمندوں کا قول ہے : جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ فحاشی اور برائی کی محفلیں ڈھول، باجے، ناچ گانا وغیرہ یہ بھی وقت کے ضیاع اور گناہ کے اسباب ہیں۔ یہ سب ناجائز ہیں، مسلمان کو چاہئے کہ ایسی محفلوں سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی بچائے۔

گزرے وقت سے عبرت اور نصیحت حاصل کیجئے

انسان کے لئے بے حد ضروری ہے کہ ماضی میں ہونے والے واقعات سے عبرت حاصل کرے ۔ ماضی میں مختلف اقوام کے ساتھ جو واقعات پیش آ چکے ہیں ان سے باخبر

رہے تا کہ بہتر طور پر اپنے بہتر مستقبل کا تعین کر سکے ۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو ماضی کی یادوں اور باتوں کو محفوظ رکھنے کے لئے حافظہ دیا ہے اسی طرح مستقبل کے فیصلوں کے لئے سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی طاقت بھی عطا کی ہے تا کہ ماضی کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسان اپنے بہتر مستقبل کے لئے اچھی حکمت عملی اپنا سکے ۔ بہتر یہی ہے کہ مومن مسلمان اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے اپنے گزرے ہوئے لمحات سے عبرت حاصل کرے۔ مومن مسلمان شب و روز سے غافل نہ ہو بلکہ غور و فکر کرتے ہوئے عبرت حاصل کرے۔ ہر مومن کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ کسی بھی کام کے لئے مناسب وقت کونسا ہے؟ غوروفکر کے ساتھ اس وقت کا تعین کیا جانا چاہئے اور پھر اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صدق دل سے اپنی تمام توانائیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بہتر کام کے لئے صرف کیا جانا چاہئے ۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی بابرکت ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے روزمرہ نظام زندگی کو اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق گزاریں ۔ ہر روز فجر کی نماز کے وقت بیدار ہو جایئے اور رات کو جلدی سو جایئے ۔

مسلمان کو صبح سویرے اٹھ کر اپنی روزمرہ کی زندگی کا آغاز اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کرنا چاہئے ۔قرآن کی تلاوت کرنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ سارا دن اس کے ہاتھ سے کسی دوسرے مومن کو نقصان نہ پہنچے۔ اپنے اعمال کو پرکھنے کے لئے ہر دن کے آخر میں اور ہر ہفتہ ، مہینہ اور ہر سال کے آخر میں اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اور اپنی اصلاح کرتے رہنا چاہئے ۔

قرآن وسنت میں وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت

وقت کی قدر و قیمت سے تمام لوگ باخبر اور بخوبی واقف ہیں کہ وقت کو کوئی بھی نہ خرید سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کا ذخیرہ کرسکتا ہے۔ وقت کیا ہے ایک بہتا ہوا دریا ہے جس طرح دریا کی گزری ہوئی لہر واپس نہیں ہوسکتی، اسی طرح گیا وقت بھی دوبارہ ہاتھ نہیں آ سکتا۔ نہ کسی کا بچپن اور نہ کسی کو جوانی دوبارہ مل سکتی ہے اور نہ ہی کوئی بڑھاپے سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں بہت سے دلائل ملتے ہیں جن سے وقت کی قدرو قیمت اوراہمیت کا اندازہ ہوتا اور پتہ چلتاہے کہ اسلام میں وقت کی کتنی قدر و قیمت ہے اور اسلام نے اپنے پیروکاروں کوکس طرح سے وقت کو استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور وقت کو برباد کرنے والوں کو وعید سنائی ہے۔

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں کہیں بھی کسی چیز کی قَسم کھائی ہے وہ اس کی اہمیت اور افادیت کو اپنے بندوں کو بتانے کے لئے کھائی ہے۔
قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے وقت کی قَسم کھائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

’’زمانہ کی قَسم ، بیشک انسان سراسر نقصان میں ہے۔‘‘ (العصر 103 : آیات 1 تا 2)

ان آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمانہ کی قسم کھائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری آیات بھی ایسی ہیں جن میں وقت کے کسی خاص حصے کی قسم کھائی ہے۔جیسے: وَالْفَجْرِ ’’قَسم ہے فجر کے وقت کی‘‘ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ’’قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کے وقت کی جب وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے۔‘‘

اس کے علاوہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کے وقت کو دن اور رات کے 5 حصوں میں فرض کیا۔ دن اور رات کے 5 مختلف اوقات میں نماز کوفرض کرنے کا مطلب یہی ہے کہ ہر مومن اورمسلم وقت کاخیال رکھے اور اس بات کا بھی خیال رکھے کہ جس کام کا جو وقت ہے اس کواسی وقت انجام دیا جائے کسی بھی کام کو اس کے متعین وقت سے ٹال کر نہ انجام دیا جائے۔

حدیث رسول ﷺ :

’’قیامت کے دن کوئی بھی شخص اپنی جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک وہ 5 سوالوں کے جواب نہ دے لے: (1) عمر کہاں گزاری (2) جوانی کس کام میں کھپائی (3) مال کہاں سے کمایا (4) مال کہاں خرچ کیا (5) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا۔ (ترمذی۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

کوئی انسان اپنے اوقات کو اسی وقت پورے طور پر استعمال میں لاسکتا ہے جب کہ وہ

اپنے اوقات کو منظم کرے اور وقت کے کسی بھی لمحے کو بیکار نہ جانے دے۔ ہر بڑے آدمی کی بڑائی کا راز یہی ہے کہ اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو کام میں لگایا اور اپنی ایک بھی سانس اور ایک بھی لمحہ بے کار جانے نہیں دیا۔ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ انسان تفریحات کو بھول جائے اور ہمہ وقت کام میں الجھا رہے، اسلام جامع مذہب ہے اور اس نے انسانی نفسیات کی تمام الجھنوں اور پیچیدگیوں کو سامنے رکھا ہے۔اسلام نے جائز تفریحات سے دل بستگی کرنے اور دل بہلانے کی اجازت دی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے مومن صرف **3** چیزوں کا آرزو مند ہوتا ہے: ① توشہ آخرت کی فراہمی ② معاش کے لئے تگ ودو ③ حلال چیزوں سے لطف اندوزی۔

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ ہر ایک مسلمان کو اپنے اوقات کس انداز میں ترتیب دینا چاہئے اور ایک مومن ومسلم سے اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ اپنے اوقات کو یا تو عبادت میں لگائے اوراس کے بعد معاش کے حصول میں صرف کرے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: فرائض کے بعد جو فریضہ انسان پر عائد ہوتا ہے وہ حلال کمائی کا حصول ہے اور اس کے بعد جو وقت بچے وہ اس کو جائز تفریحات میں صرف کرے۔ اسلام نے جہاں ہر چیز کے حدود بتائے ہیں وہیں اس نے تفریحات کے بھی حدود بتائے ہیں۔

بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ماضی کی خوش کن یادوں میں یا پھر ماضی کی تلخیوں میں کھوئے رہتے ہیں اور بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مستقبل کے حسین خواب دیکھتے ہیں اور آرزوں اور تمناؤں کے محل تعمیر کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ غور سے دیکھا جائے تو ماضی گزر چکا ہے اور مستقبل آنے والا ہے اور آنے والا وقت کیسا ہوگا اس بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں۔ اس لئے اصل وقت جو ہر انسان کو حاصل ہے وہ حال کا وقت ہے جس میں آپ اور ہم جی رہے ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں کہ اوقات **3** طرح کے ہیں: ① وہ وقت جس کے بارے میں انسان کچھ سوچتا نہیں ہے کہ وہ کیسے گزرا، مشقت میں یا عیش وعشرت میں ② وہ

وقت جو آنے والا ہے جو ابھی تک نہیں آیا ہے، انسان نہیں جانتا ہے کہ اس کے آنے تک وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں اور اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ اس میں اس کے ساتھ کیا فیصلہ فرمانے والے ہیں ③ وہ وقت جو حاضر و موجود ہے جس میں انسان کو اپنے رب کے احکام کی پاسداری کے ساتھ بھرپور جدوجہد کرنی چاہیئے، اس طرح اگر آنے والا وقت نہ بھی مل سکا تو کم ازکم موجودہ وقت کے ضائع ہونے پر حسرت تو نہیں ہوگی اور اگر آنے والا وقت آ گیا تو اس کا حق بھی وہ اسی طرح ادا کرے جس طرح پہلے وقت کا کیا ہے اور انسان اپنی آرزوؤں کو پچاس سال تک دراز نہ کرے بلکہ جو وقت ملا ہوا ہے اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کا عزم کرے۔ اس طرح اس وقت کا استعمال کرے گویا یہ اس کی زندگی کے آخری لمحات ہیں۔

مصائب کے وقت صبر وقت کو قیمتی بنا دیتا ہے

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''صبر اور نماز کے ذریعہ (اللہ تعالیٰ سے) مدد طلب کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 45)

❷ ''اور (نیک لوگ وہ ہیں جو) تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی (جنگ) کے وقت صبر کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے اور پرہیز گار ہیں۔'' (البقرہ 2: آیت 177)

❸ ''پس صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ وہ لوگ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی نوازش اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔''

(البقرہ 2: آیات 155 تا 157)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''صبر روشنی ہے۔'' (مسلم۔ عن ابی مالک رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی (مصائب پر) صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جسے صبر کی توفیق مل گئی سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور عمدہ نعمت کسی کو نہیں ملی۔''

(بخاری، مسلم۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ موسیٰ (علیہ السلام) پر رحم فرمائے انہیں بہت زیادہ تکالیف پہنچائی گئیں انہوں نے ان پر صبر کا مظاہرہ کیا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❹ ''مومن مرد اور مومنہ عورت کی جان ، اولاد اور مال پر مصائب آتے رہتے ہیں (وہ ان پر صبر کرتے ہیں یہی مصائب ان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں) یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں تو ان کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جسے ہمیشہ خوشیاں نصیب ہوں، ہر انسان کو دنیا میں مختلف مصائب اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب انسان پر کوئی پریشانی آئے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھے اور اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اسے دنیا میں بھی مصائب سے نجات عطا فرماتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کا بہترین بدلہ عطا فرماتے ہیں۔صبر کے بغیر کوئی چارہ نہیں آخر کار صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ اگر انسان صبر کا عادی بن جائے تو اس کے لئے ہر مصیبت برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔جس پر اسے دنیا میں بھی سکون اور آرام میسر آتا ہے اور آخرت میں بھی اسے کامیابی ملتی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : آزمائش کے وقت مجھے 2 آدمیوں کی باتوں نے بڑا فائدہ پہنچایا :
① ایک شرابی کو شراب پینے کے جرم میں قید کیا گیا اس نے مجھے کہا: اے احمد، ثابت قدم رہنا، تمہیں سنت کے راستے میں کوڑے لگائے جاتے ہیں جبکہ مجھے شراب پینے پر کئی بار کوڑے مارے گئے اور میں نے ان پر بھی صبر کیا ② جب مجھے قید کر کے جیل کی طرف لے جایا جا رہا تھا ایک دیہاتی نے مجھے کہا: اے احمد، صبر کرنا، اگر تم شہید بھی کئے گئے تو فوراً جنت میں جاؤ گے۔ ان دو افراد کی باتوں نے مجھے آزمائش میں بہت بڑا سہارا دیا۔

(لاتحزن: تالیف ڈاکٹر عائض القرنی)

صبر کا انعام :

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ''بیشک (اللہ کی راہ میں) صبر کرنے والوں کو (ان کے صبر کا) بے حساب اجر دیا جائے گا۔'' (الزمر 39 : آیت 10)

❷ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلہ میں جنت کے بالا خانے دیئے جائیں گے۔'' (الفرقان 25: آیت 75)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اللہ عزّوجل نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کی 2 محبوب چیزوں (آنکھوں) کے ذریعے آزماؤں (اس کی بینائی ختم کر دوں) وہ اس مصیبت پر صبر کرے تو اس کے بدلہ میں ضرور اس کو جنت عطا کروں گا۔'' (بخاری۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور دکھایئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کالے رنگ کی عورت (جنتی ہے)۔ اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ آپ ﷺ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے (کہ وہ مجھے اس بیماری سے نجات عطا فرمائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس بیماری پر صبر کرو تو یقیناً تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری صحت یابی کے لئے دعا کر دوں؟ اس عورت نے کہا: میں صبر کرتی ہوں لیکن آپ ﷺ میرے لئے یہ دعا فرما دیں کہ میں اس بیماری کے دوران بے پردہ نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے یہ دعا فرما دی۔'' (بخاری، مسلم۔عن عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ جس آدمی سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے مصائب سے دوچار کر دیتے ہیں (تاکہ صبر کرنے پر اس کے گناہوں کو مٹا دیں یا اس کے درجات بلند فرما دیں)۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں کسی مومن بندہ سے اس کی دنیا کی محبوب ترین چیز (اولاد) لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے بدلہ میں اسے ضرور جنت عطا فرماتا ہوں۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''جب کسی بندہ کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے بچے کی جان لے لی؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں۔ پھر پوچھتے ہیں: کیا تم

نے اس کے دل کے پھل کو توڑ لیا؟ وہ کہتے ہیں : جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں : میرے بندہ نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں : اس نے آپ کی تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْدِ (تعریفوں والا گھر) رکھو۔'' (ترمذی۔عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو یتیم پایا اس پریشانی میں انہوں نے وقت ضائع نہیں کیا بلکہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے علم سیکھنے میں مصروف ہو گئے اور اپنے وقت کے ایک بہت بڑے امام کے مرتبے پر فائز ہوئے۔

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ معذور ہو گئے تھے اس پریشانی میں انہوں نے صبر کا مظاہرہ کیا اور بڑی عمدہ کتب جامع الاصول اور النہایۃ فی غریب الحدیث تصنیف کیں۔ اس طرح اور بھی بے شمار مثالیں ہیں کہ پریشانی میں صبر کرنے والوں نے بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیئے اور اپنے وقت کا صحیح استعمال کر کے دنیا و آخرت میں کامیابیاں پائیں۔

(مزید پڑھیئے ترجمہ وتفسیر اٰل عمران 3 : آیت 200 ، الاعراف 7 : آیت 137 اور حٰمٓ السجدۃ : آیت 24)

ماہ و سال تیزی سے گزر رہے ہیں

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''بیشک دنیا کی زندگی کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو ہم نے آسمان سے برسائی پھر اس سے مل کر زمین سے نباتات نکلیں جس میں سے لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی رونق پکڑی اور لہلہا اٹھی اور اہل زمین نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس (فصل کو کاٹنے) پر قادر ہو چکے ہیں تو (اچانک) دن یا رات میں اس پر ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا پس ہم نے اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیا گویا وہ کل (وہاں) موجود ہی نہ تھی۔ ہم اسی طرح اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔''

(یونس 10 : آیت 24)

❷ ''اور (اے نبی ﷺ) ان (لوگوں) کو دنیا کی زندگی کی مثال بیان کیجئے کہ وہ اس پانی کی مانند ہے جو ہم آسمان سے نازل فرماتے ہیں پھر اس سے زمین پر مختلف قسم کا گھنا سبزہ اگتا ہے پھر وہ (سبزہ) خشک ہو کر گھاس بن جاتا ہے جسے ہوائیں (اِدھر سے اُدھر) اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔'' (الکھف 18: آیت 45)

❸ ''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ اب بھی غفلت میں پڑے (حق سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں۔'' (الانبیاء 21: آیت 1)

حدیث رسول ﷺ:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک وقت قریب نہ ہو جائے (دن رات چھوٹے نہ ہو جائیں) سال ایک مہینہ کے برابر، مہینہ ایک ہفتہ کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر، دن ایک گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کے برابر۔'' (ترمذی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

اس دنیا سے انسان کو اتنے ہی مختصر وقت میں نفع حاصل ہوتا ہے جتنا بارش کے برسنے سے سبزہ کے اگنے کی مدت ہوتی ہے پھر یہ دنیا ویسے ہی ختم ہو جاتی ہے جیسے یہ کھیتی چورا چورا بن جاتی ہے۔ ہم زندگی کے گزرنے والے دنوں پر خوشیاں مناتے ہیں جب کہ زندگی کا ہر اگلا دن ہمیں موت کے قریب لے جا رہا ہے ایک سال مکمل ہو کر دوسرے سال کا شروع ہونا اس دنیا کے فنا اور اس کے تیزی سے گزرنے کا واضح اشارہ ہے مہینے اور سال بڑی تیزی سے گزر رہے ہیں اور ہم ابھی بھی غفلت میں سوئے ہوئے ہیں۔ ایک عقلمند آدمی کے لئے روزمرہ کے واقعات اور آئے دن اٹھائے جانے والے جنازوں میں عبرت ہے کہ وہ اپنی گناہوں والی زندگی اور غفلت سے بیدار ہو جائے اور یہ یاد رکھے کہ وہ موت جس کی آغوش میں دوسرے لوگ جا چکے ہیں اس کا اگلا ہدف وہ بھی ہے۔ یاد رکھئے، موت سے کوئی نہیں بھاگ سکتا۔ یہ ماہ و سال ایسے ہی گزر جائیں گے کہ پتہ ہی نہیں چلے گا۔ ہر انسان اپنا خود ہی محاسبہ کرے، اگر اس نے اچھے اعمال کئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کی خوب تعریف کرے اور اگر برے اعمال کئے ہیں تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے اور فوری طور پر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور آئندہ گناہ سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ

معاف فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری آخرت بھی بہتر سے بہتر بنائے۔ (آمین)۔

مستقل مزاجی اختیار کیجئے اور وقت بچایئے

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''بیشک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (الاحقاف 46: آیت 13)

❷ ''(اے نبی ﷺ) آپ لوگوں کو اسی (دین) کی طرف بلاتے رہئے اور خود بھی قائم (ثابت قدم) رہئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے۔'' (الشوریٰ 42: آیت 15)

❸ ''اگر وہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے (مستقل مزاجی اختیار کرتے) تو ہم انہیں پانی سے خوب سیراب کرتے۔'' (الجن 72: آیت 16)

حدیث رسول ﷺ:

❶ ''میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ، مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے کہ میں اس پر ثابت قدم رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اسی پر ثابت قدم رہو۔'' (ترمذی۔عن سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی (مستقل مزاجی) کے ساتھ ہو خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔'' (بخاری۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

مستقل مزاجی سے مراد یہ ہے کہ کسی کام کو شروع کرنے کے بعد اس وقت تک بیچ میں نہ چھوڑا جائے جب تک وہ مکمل نہ ہو جائے۔ اس میں وقت اور مال دونوں کی بچت ہے۔ بار بار تجربات کرنے سے انسان نہ صرف اپنا مال ضائع کرتا بلکہ اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کر دیتا ہے۔ مستقل مزاجی ایک بہت بڑی نعمت اور تمام کامیابیوں کی اصل بنیاد ہے۔ مستقل مزاجی کے بغیر دین و دنیا کا کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ مستقل مزاجی کے لئے بسا اوقات تکالیف بھی برداشت کرنا پڑتی اور کبھی ناکامی بھی ہوتی ہے، ناکامی پر غم نہ کیجئے آخرکار کامیابی ضرور ملتی ہے۔ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى۔ مستقل مزاجی کے لئے چیونٹی سے سبق لیجئے جو بار بار دیوار پر

چڑھتی اور گر جاتی لیکن اس کے باوجود بھی مستقل مزاجی اختیار کرتی ہے آخرکار اسے کامیابی مل ہی جاتی ہے۔ اگر کبھی ناکامی ہو بھی جائے تو پریشان نہ ہوں بلکہ اسے اپنا امتحان سمجھئے۔ صبر اور پختہ عزم کے ساتھ بار بار آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے۔ مومنوں کی طبیعت میں ثابت قدمی، منصوبہ سازی اور پختہ عزم ہوتا ہے جبکہ منافقین شکوک وشبہات کا شکار رہتے ہیں۔ کوئی بھی قوم اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ مستقل مزاجی اور ثابت قدمی اختیار نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ بسا اوقات اپنے بندوں کو مصائب میں مبتلا کر کے ان کی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کا امتحان لیتے ہیں۔ جب وہ اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں تو انہیں بہت سے انعام و اکرام سے نوازتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی زندگی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ انہوں نے ہر قسم کے مصائب کو برداشت کیا اور مستقل مزاجی اختیار کرتے ہوئے حق پر ثابت قدم رہے۔ آپ بھی اپنے اندر یہ صفت پیدا کر کے نہ صرف دنیا کی زندگی میں کامیابی حاصل کیجئے بلکہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ سے خوب انعام و اکرام پایئے۔ (مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر التکویر 81: آیات 27 تا 28)

نماز کی پابندی وقت کا صحیح استعمال ہے

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

1. ''اے ایمان والو، صبر اور نماز کے ذریعہ (اللہ سے) مدد طلب کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 153)
2. ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

(البقرہ 2: آیت 43)

3. ''(یہ لوگ) جنتوں میں (ہوں گے) سوال کریں گے مجرمین سے کہ تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے آئی؟ وہ (جہنمی) جواب دیں گے: ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔''

(المدثر 74: آیات 40 تا 43)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

1. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت یہ تھی: ''نماز کا اور اپنے ماتحت لوگوں کا خیال رکھنا۔''

(ابن ماجہ۔ عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''آپ ﷺ کو جب بھی کوئی غم اور پریشانی لاحق ہوتی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے: اے بلال، ہمیں نماز کے ذریعے راحت پہنچاؤ۔ (ابوداؤد۔عن سالم رضی اللہ عنہ)

❸ ''آپ ﷺ کو جب بھی کوئی معاملہ فکر مند کرتا تو آپ ﷺ نماز میں مصروف ہو جاتے۔''

(ابوداؤد۔عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک ملک (مصر) میں داخل ہوئے جہاں ایک ظالم بادشاہ (حکمران) تھا۔ (وہ جب کسی خوبصورت عورت کے ساتھ اس کے خاوند کو دیکھتا تو خاوند کو قتل کروا کر عورت کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا، اگر عورت کے ساتھ باپ یا بھائی ہوتا انہیں قتل تو نہ کرواتا لیکن عورت کو پھر بھی اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا تھا) اسے یہ اطلاع دی گئی کہ ابراہیم (علیہ السلام) ایک انتہائی خوبصورت عورت کے ساتھ آئے ہیں۔ بادشاہ نے فوراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا: تمہارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: یہ میری بہن ہے۔ بادشاہ نے کہا: اسے میرے پاس بھیج دو۔ آپ علیہ السلام نے حضرت سارہ علیہا السلام کو اس کے پاس بھیجنے سے پہلے یہ سمجھا دیا کہ میرے اور آپ کے علاوہ یہاں کوئی مومن نہیں ہے (اور مسلمان آپس میں اسلامی بھائی بہن ہیں)۔ میں نے تمہیں (ظالم بادشاہ کے سامنے اسلامی) بہن کہا ہے، اگر وہ تم سے پوچھے تو تم بھی اپنے آپ کو میری بہن ہی کہنا، مجھے جھوٹا ظاہر نہ کرنا (ورنہ وہ مجھے قتل کر دے گا) پھر ظالم بادشاہ نے بری نیت کے ساتھ حضرت سارہ علیہا السلام کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو انہوں نے (تھوڑی دیر اجازت چاہی اور) فوراً وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور عرض کیا: اے اللہ، میں آپ اور آپ کے نبی علیہ السلام پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنے جسم کو اپنے شوہر کے علاوہ ہر ایک سے محفوظ رکھا ہے۔ پس اب اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ (حضرت سارہ علیہا السلام کے دعا مانگتے ہی) بادشاہ زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا اور (سارہ علیہا السلام سے) التجائیں کرنے لگا کہ اب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا میرے لئے اس مصیبت سے چھٹکارے کی دعا کر دیں۔ حضرت سارہ علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ پہلی حالت پر آ گیا لیکن ٹھیک ہونے کے بعد اس نے دوبارہ وہی حرکت کی جو پہلے کی تھی۔ تیسری مرتبہ ٹھیک ہونے

کے بعد اس نے اپنے کارندوں کو بلا کر کہا: تم میرے سامنے عورت نہیں بلکہ کسی شیطان کو لائے ہو۔ اسے (سارہ علیہاالسلام کو) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور بطور خادمہ ہاجرہ (علیہاالسلام) بھی اسے دے دو۔ حضرت سارہ علیہاالسلام جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ وہ کھڑے (نفل) نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے (دوران نماز ہی) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا: کیا معاملہ پیش آیا؟ حضرت سارہ علیہاالسلام نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے کافر کی چال ناکام بنا دی اور ایک خادمہ (حضرت ہاجرہ علیہاالسلام) بھی دلوا دی۔ (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نماز وہ عظیم عمل ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے پریشانیوں کا حل اور ہر کام کے لئے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ **2**: آیت **45** ﴾

پانچوں نمازیں وقت پر ادا کریں۔ نماز روح کا سکون اور علاج ہونے کے ساتھ ساتھ مصائب سے نجات کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام اور نیک بندوں نے اپنے غم اور پریشانیوں کا نماز کے ذریعے علاج کیا۔ جب دشمن سامنے ہو تب بھی نماز پڑھنے کا حکم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت غم اور پریشانی سے نجات دینے والی چیز نماز ہے۔ دن رات میں **5** نمازیں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں، یہ گناہوں کا کفارہ ہونے کے ساتھ ساتھ درجات کی بلندی، غم اور پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ ہیں، نماز پڑھنے سے دل کو راحت اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔ اس میں انسان ہر عضو کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مصروف کرتا ہے جس سے انسان کے دل اور روح کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے آپ بھی باجماعت نماز کی پابندی کیجئے، آپ بھی نماز کے ذریعے بہت سے مصائب سے نجات پالیں گے۔ ان شآء اللہ العزیز۔

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ **2**: آیت **238** اور القلم **68**: آیات **42** تا **43**)

نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا وقت کو قیمتی بنانا ہے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

”اور (اے نبی ﷺ) آپ ان لوگوں کے پاس رہئے جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اس (اللہ) کی رضا (خوشنودی) کے طلبگار رہتے ہیں، ان سے اپنی نگاہوں کو مت پھیریں کہ آپ دنیا کی زیب و زینت کے طلبگار بن جائیں اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنے ذکر

سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرے، اس کی اطاعت مت کیجئے اور جس کا (نافرمانی والا) معاملہ حد سے گزر چکا ہو۔" (الکہف 18 : آیت 28)

احادیث رسول ﷺ :

❶ "اور اچھی صحبت کی مثال کستوری والے کی ہے اگر آپ کو اس سے کچھ بھی نہ ملا تب بھی خوشبو ضرور آپ کو پہنچے گی اور بری مجلس کی مثال بھٹی والے کی ہے اگر آپ کو اس کی تپش نہ بھی لگی تو دھوئیں سے ضرور تکلیف ہو گی۔" (بخاری، مسلم۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❷ "آدمی اپنے ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ دیکھے کسے اپنا دوست بناتا ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ "میری خاطر محبت کرنے والوں، مجلس کرنے والوں اور ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو گئی ہے۔" (مؤطا امام مالک۔عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

❹ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔"

(ترمذی۔عن معاذ رضی اللہ عنہ)

❺ "وہ جو لوگوں سے میل جول رکھتا اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر بھی کرتا ہے، اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے۔" (ترمذی، ابن ماجہ۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اس کی عادات و کردار کا پتہ چلتا ہے اور اچھے ساتھیوں کی مجلس میں بیٹھنے کا اچھا اثر ہوتا ہے۔

وعدے کی پابندی وقت پر کیجئے

فرمان الٰہی ہے :۔ (ترجمہ)

❶ "اور تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔"

(البقرہ 2 : آیت 40)

❷ ''اور وعدے کو پورا کرو۔ اس لئے کہ (قیامت کے دن) وعدے کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔'' (بنی اسرائیل 17 : آیت 34)

❸ ''مومنوں میں سے ایسے لوگ بھی (موجود) ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد (وعدے) کو سچ کر دکھایا۔'' (الاحزاب 33 : آیت 23)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر 5 نمازیں (مقررہ وقت پر) فرض کی ہیں جس نے ان کو (وقت کی) پابندی سے ادا کیا اور ان کو معمولی جان کر ضائع نہ کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (ابوداؤد، نسائی۔عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

❷ '' منافق کی تین (بڑی) نشانیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''آپ ﷺ نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی سے ایک ہزار اشرفیاں قرض مانگیں۔ اس نے اس سے کہا : گواہ لاؤ، اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے۔ اس نے کہا : کوئی کفیل (ضامن) لاؤ، اس نے کہا: اللہ بطور ضامن کافی ہے۔ اس آدمی نے ایک ہزار اشرفیاں اسے ایک مقررہ وعدے پر دے دیں پھر جس نے قرض لیا تھا اس نے دریا کی طرف سفر کیا تاکہ اپنے وعدے کے مطابق قرض ادا کرے لیکن اسے کوئی سواری نہ ملی۔ آخرکار اس نے ایک لکڑی لی اس میں ایک ہزار اشرفیاں اور ایک خط رکھ کر منہ بند کر کے دریا میں بہا دیا اور کہنے لگا: اے اللہ، تو بخوبی جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ایک ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تو میں نے تیری ضمانت دی، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو میں نے تجھے بطور گواہ پیش کیا جسے اس نے قبول کیا۔ اب میں نے بہت کوشش کی ہے کہ مجھے کوئی سواری ملے اور میں وعدے کے مطابق قرض ادا کر دوں لیکن مجھے سواری نہیں ملی اب میں یہ امانت تیرے حوالے کرتا ہوں (کہ تو اسے اس آدمی تک پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی دریا میں بہا دی۔

ادھر جس نے قرض دیا تھا وہ اس خیال سے دریا کے کنارے آیا کہ شاید کوئی سواری آئے جس پر سوار ہو کر وہ آدمی میرا قرض لا رہا ہو۔ اتنے میں اس نے دریا میں ایک لکڑی دیکھی تو اس نے اس نیت سے اٹھا لیا کہ شاید یہ جلانے کے کام آ جائے جب اسے چیر پھاڑ کر دیکھا تو اس میں اشرفیاں اور خط پایا۔ پھر وہ آدمی جس نے قرض ادا کرنا تھا دوبارہ ایک ہزار اشرفیاں لے کر آ پہنچا اور اپنا عذر پیش کیا ۔ قرض لینے والے نے سوال کیا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ ایک لکڑی میں اشرفیاں اور خط رکھ کر بھیجا تھا۔ اس نے کہا: اللہ نے وہ اشرفیاں پہنچا دیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں پھر وہ آدمی واپس لوٹ گیا۔ (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : جب انسان سچی نیت سے وعدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے میں اس کی خوب معاونت کرتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ نے وقت مقررہ پر قرض کی ادائیگی کروا دی اس سے نہ صرف وقت بچا بلکہ حقدار کو حق بروقت پہنچا۔ آپ بھی وعدہ پورا کرنے کی مکمل کوشش کیجئے یا کم از کم وعدہ کو پورا کرنے کی نیت ضرور رکھئے ﴾

وعدہ کو وقت پر پورا نہ کرنا ہمارے معاشرے میں ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے اگر مذکورہ آیات پر غور کیا جائے تو جو لوگ وعدہ خلافی کرتے ہیں، وعدہ کو وقت پر پورا نہیں کرتے، وہ لوگ بہت بڑے خسارے کا سودا کر رہے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وعدہ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیجئے تا کہ وعدہ کو وقت پر پورا کیا جا سکے۔ وعدہ کرتے وقت ہمیشہ ان شآء اللہ کہئے ، یہ سنت ہے۔ جب کسی سے وعدہ کریں تو اس کو ہر قیمت پر وقت پر پورا کیجئے اگر درمیان میں کوئی مجبوری آ جائے تو جس سے وعدہ کیا تھا اسے اس کے بارے میں بتا دیجئے تا کہ عین وقت پر پریشان نہ ہونا پڑے وہ اپنا کوئی دوسرا انتظام کر لے۔ اگر یہ ناممکن ہو تو جھوٹ نہ بولئے جو اصل حقیقت ہے وہ بتا دیجئے اور مہلت مانگئے تا کہ آخرت میں اس کا حساب نہ دینا پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت اور وعدہ کی پابندی کی بہت تاکید فرمائی ہے اس لئے انسان پر وقت کی پابندی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وعدہ کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

ہر کام اچھے طریقے سے کرنے پر وقت بچتا ہے

فرمان الٰہی ہے :۔(ترجمہ)

❶ ''جن لوگوں نے نیک کام کئے ان کے لئے نہایت اچھا بدلہ ہے اور مزید (دیدار الٰہی) بھی ہے اور (قیامت کے دن) ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت نہیں ہو گی۔ یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' (یونس 10: آیت 26)

❷ ''جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کئے ان کے لئے بھلائی ہے۔'' (الزمر 39: آیت 10)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو حسن و خوبی کے ساتھ انجام دینے (احسان) کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ جب جانور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو (جو شخص کوئی جانور ذبح کرے) تو آلہ ذبح کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو تکلیف سے جلد از جلد نجات دے کر آرام پہنچائے۔'' (مسلم۔عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

❷ ''ہر نماز اس طرح پڑھو گویا کہ یہ تمہاری آخری نماز ہے۔'' (طبرانی۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

اسلام دین فطرت ہے اور انسان کو فطرت سے ہم آہنگ بنانا چاہتا ہے کہ انسان جو بھی کام کرے اس میں حسن، جمال ہو۔ انسان کے افکار، جذبات و احساسات میں احسان ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ''احسان'' ضروری قرار دیا ہے۔ جب دل میں احسان ہو گا تو انسان کائنات اور زندگی سے ہم آہنگ ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ ہر کام کو حسن و خوبی سے اختیار کرنا اللہ تعالیٰ نے لازم قرار دیا ہے۔ ذبیحہ کو آرام پہنچانے کا حکم اسی لئے دیا جا رہا ہے کہ ذبیحہ کی تکلیف لمحوں سے زیادہ نہ بڑھے۔ انسان کو اپنی طبیعت کے تقاضوں پر نہیں چلنا چاہئے بلکہ اس کے ہر عمل، سوچ میں احسان والی جھلک نظر آنی چاہئے۔ اس طرح جو شخص ذہن میں یہ تصور رکھ کر نماز پڑھے گا کہ یہ میری آخری نماز ہے تو اسے زیادہ سے زیادہ بہتر طور پر پڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اسی طرح ہر کام کو اچھے طریقے سے سرانجام دینے کی ہدایت آپ ﷺ کے افعال و اعمال میں قدم قدم پر ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام کو قرآن وسنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

گھر بیٹھے اسلام سیکھئے

1 بذریعہ خط وکتابت کورس (انگلش یا اردو) 2 قرآن کریم عربی (چھوٹا، بڑا سائز) 3 قرآن کریم مترجم اردو (چھوٹا، بڑا سائز) 4 قرآن کریم کا لفظی وبامحاروہ آسان اردو ترجمہ 5 قرآن کریم مترجم فارسی 6 40 دن میں گھر بیٹھے قرآن اور نماز پڑھنا سیکھئے 7 عربی سیکھئے (قرآن کریم ونماز کی دعاؤں سے) 8 مختصر تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ 9 مختصر سیرت النبی ﷺ 10 ایک ہزار منتخب احادیث ماخوذ از بخاری شریف 11 ایک ہزار منتخب احادیث ماخوذ از مسلم شریف 12 ایک ہزار منتخب احادیث ماخوذ از مشکوۃ شریف 13 آپ ﷺ کے لیل ونہار 14 بیماریاں اوران کا علاج مع طب نبوی ﷺ 15 سہل وآسان حج وعمرہ 16 دنیاوی تفکرات اور آخرت میں کامیابی کیلئے 17 اولاد کی تعلیم وتربیت 18 عورتوں کے مسائل اور ان کا حل 19 مریض کی نماز 20 قصص الانبیاء علیہم السلام 21 مختصر سیرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم 22 بڑے گناہوں سے بچاؤ کیسے؟ 23 غم نہ کریں 24 عدت کے مسائل 25 نماز پڑھنا سیکھئے 26 قربانی کے مسائل 27 زکوۃ کی فرضیت، وعید اور نصاب 28 وقت کا بہترین استعمال 29 اولیاء اللہ کی کرامات 30 مختلف پمفلٹس واسٹیکرز



الاعلام الاسلامی
ISLAMIC COMMUNICATION TRUST
Spreading the Word of Allah Worldwide

ملنے کے پتے:

کراچی
کمرہ نمبر 10، دوسری منزل، گلشن ٹیرس (بلڈنگ)، نزد جامع کلاتھ مارکیٹ
ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: 32210209 / 32627369

دفتری اوقات: صبح 11 بجے تا شام 7 بجے تک (تعطیل: بروز اتوار)

e-mail : islamisforall@hotmail.com

Visit our Website : www.islamis4all.com
For all our Books and Correspondence Course

لاہور
F-1 رحمان پلازہ۔4، فاطمہ جناح روڈ، لاہور
فون: 36367338 - 36366207

اسلام آباد
المسعود اسلامی بکس، دکان نمبر B-10، بلاک B-4
مرکز F-8، اسلام آباد۔فون: 2261356